سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین
رنگین شمارہ
Monthly Magazine
Faizan-e-Madina
ماہنامہ
فیضانِ مدینہ
(دعوتِ اسلامی)
جنوری 2023ء/جُمادَی الاُخریٰ 1444ھ
فرمانِ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ
جو شریعت وطریقت کو الگ الگ کہے ہمیں اُس سے الگ رہنا ہے۔
خود احتسابی کا عمل اپنائیے 15
بے تکلفی (Frankness) 21
ملکِ شام کا تعارف وفضائل 27
اوصافِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ 34
بولتے کنکر 54

بدہضمی کا علاج

جس شخص کو بدہَضْمی کی شکایت ہو اور وہ سورۃُ المُرسَلٰت کی آیت نمبر 43 اور 44 پڑھ کر اپنے ہاتھ پر دَم کرکے اُسے اپنے پیٹ پر پھیرے اور کھانے وغیرہ پر دَم کرکے کھانا کھایا کرے اِن شَآءَ اللہ بدہضمی کی شکایت دُور ہوجائے گی۔

(فیضانِ سنّت، 1 / 609، گھریلو علاج، ص78)

ہر حاجت و مراد پوری ہوگی

ہزار بار "یَاشَیْخ عَبْدَ الْقَادِرِ شَیْئًا لِلّٰہِ" پڑھے اوّل و آخر دُرود شریف 10، 10 بار پڑھ کر داہنے ہاتھ پر دَم کرکے اسے زیرِ کلہ یعنی رخسار کے نیچے رکھ کر سوجائے ہر حاجت و مراد پوری ہوگی۔ اِن شَآءَ اللہ (مدنی پنج سورہ، ص232، کام کے اوراد، ص4)

قبر کے دبانے سے حفاظت کا وظیفہ

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مرضُ الموت میں سورۃُ الاخلاص کی تلاوت کی وہ فتنۂ قبر میں مبتلا نہیں ہوگا اور قبر کے دبانے سے بھی محفوظ رہے گا۔ (معجم اوسط، 4 / 222، حدیث: 5785)

ڈینگی وائرس کا روحانی علاج

سورۃُ الرّحمٰن (پارہ 27) مریض کو پڑھ کر سنائی جائے تو وہ تین دن میں اِن شَآءَ اللہ ٹھیک ہوجائے گا۔

سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

ماہنامہ

رنگین شمارہ

فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

جنوری 2023ء / جُمادَی الاُخریٰ 1444ھ

شمارہ: 01 — جلد: 7

مہ نامہ فیضانِ مدینہ دُھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

بفیضانِ نظر: سراجُ الْاُمّہ، کاشِفُ الغُمّہ، امامِ اعظم، حضرت سیّدُنا **امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت** رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم: اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدّدِ دین و ملّت، شاہ **امام احمد رضا خان** رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت **علامہ محمد الیاس عطّار قادری** دامت برکاتہم العالیہ
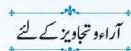
+9221111252692 Ext:2660
WhatsApp: +923012619734
Email: mahnama@dawateislami.net
Web: www.dawateislami.net

قیمت	رنگین شمارہ: 150 روپے	سادہ شمارہ: 80 روپے
ہر ماہ گھر پر حاصل کرنے کے سالانہ اخراجات	رنگین: 2500 روپے	سادہ شمارہ: 1700 روپے
ممبر شب کارڈ (Membership Card)	رنگین: 1800 روپے	سادہ شمارہ: 960 روپے

بکنگ کی معلومات و شکایات کے لئے: Call/Sms/Whatsapp: +923131139278
Email:mahnama@maktabatulmadinah.com
ڈاک کا پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

(قسط:01)

مردِ مؤمن

مفتی محمد قاسم عطّاری*

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ قَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ﳓ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَكْتُمُ اِیْمَانَهٗۤ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰهُ وَ قَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَیِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْؕ وَ اِنْ یَّكُ كَاذِبًا فَعَلَیْهِ كَذِبُهٗۚ وَ اِنْ یَّكُ صَادِقًا یُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُكُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ(۲۸)﴾

ترجمۂ کنزُالعرفان: اور فرعون والوں میں سے ایک مسلمان مرد نے کہا جو اپنے ایمان کو چھپاتا تھا: کیا تم ایک مرد کو اس بنا پر قتل کرنا چاہ رہے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور بیشک وہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے روشن نشانیاں لے کر آیا ہے اور اگر بالفرض وہ غلط کہتے ہیں تو ان کی غلط گوئی کا وبال ان ہی پر ہے اور اگر وہ سچے ہیں تو جس عذاب کی وہ تمہیں وعید سنا رہے ہیں اس کا کچھ حصہ تمہیں پہنچ جائے گا۔ بیشک اللہ اسے ہدایت نہیں دیتا جو حد سے بڑھنے والا، بڑا جھوٹا ہو۔

(پ24، المؤمن:28)

تفسیر:

اس آیت میں اٰلِ فرعون کے مؤمن کا ذکر ہوا، اس کے متعلق مفسرین کا ایک قول یہ ہے کہ یہ مؤمن فرعون کا چچازاد بھائی تھا اور حضرت موسیٰ علیہ السّلام پر ایمان لاچکا تھا لیکن اپنا ایمان فرعون اور اس کی قوم سے چھپاتا تھا کیونکہ اسے اپنی جان کا خطرہ تھا اور یہی وہ شخص تھا جس نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے ساتھ نجات حاصل کی تھی اور ایک قول یہ ہے کہ وہ شخص اسرائیلی تھا جو اپنا ایمان فرعون اور اس کی قوم سے مخفی رکھتا تھا۔ امام ابنِ جریر طبری رحمۃُ اللہِ علیہ نے پہلے قول کو راجح قرار دیا ہے۔ (طبری، پ24، المؤمن، تحت الآیۃ:28، 11/54)

آیت میں بیان کردہ واقعے کا پس منظر:

آیت میں مذکور مردِ مؤمن کے ایمان افروز اور جرأت مندانہ کلام کا سیاق و سباق یہ ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیٰ نبیّنا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام خداوندِ قدوس کی طرف سے معجزات کے ساتھ فرعون کے پاس آئے اور اسے دعوتِ اسلام دی تو فرعون اور اس کے ساتھیوں نے کہا کہ موسیٰ (علیہ السّلام) تو جادوگر ہے اور بہت بڑا جھوٹا ہے۔ پھر انہوں نے غضب ناک ہو کر یہ فرعونی حکم جاری کیا کہ موسیٰ پر ایمان لانے والوں کے بیٹوں کو قتل کر دو اور ان کی عورتوں کو زندہ چھوڑ دو اور خود حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے متعلق فرعون نے مجنونانہ جوش میں کہا کہ مجھے چھوڑ دو تاکہ میں موسیٰ کو قتل کردوں اور وہ اپنے رب کو بلالے۔ معاذاللہ۔ فرعون نے اپنی اس ساری کاروائی پر لوگوں کے

* نگرانِ مجلسِ تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

سامنے یہ سیاسی انداز اختیار کیا کہ اے لوگو! مجھے ڈر ہے کہ موسیٰ یا تو تمہارا دین بدل دے گا یا پھر ملک میں فساد برپا کرے گا۔ یہ باتیں سن کر حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے خدا کی بارگاہ میں عرض کی کہ میں ایسے ہر متکبر و منکرِ قیامت کے مقابلے میں رب کی پناہ لیتا ہوں۔

جب حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کی اور اس کے فضل و رحمت پر بھروسا کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس فتنے کو سرد کرنے کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی حمایت میں ایک اجنبی شخص کو کھڑا کر دیا، جو حضرت موسیٰ علیہ السّلام پر ایمان تو رکھتا تھا لیکن لوگوں سے اپنا ایمان چھپاتا تھا۔ اس مردِ مومن نے لوگوں سے کہا کہ کیا تم ایک شخص کو بلا دلیل صرف اس وجہ سے قتل کرنا چاہ رہے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے، حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ (یعنی حضرت موسیٰ علیہ السّلام) اس دعوے پر تمہارے پاس تمہارے حقیقی رب کی طرف سے ایسے روشن معجزات لائے ہیں جن کا تم مشاہدہ بھی کر چکے ہو اور اِن سے اُن کی صداقت ظاہر اور ان کی نبوت ثابت ہو گئی ہے اور حقانیت کے ثابت ہو جانے کے باوجود اُن کی مخالفت کرنا اور وہ بھی اِتنی کہ اُنہیں قتل کر دیا جائے کسی صورت بھی درست نہیں۔ پھر سمجھانے کے لئے اس مردِ مؤمن نے لوگوں کو ان کی سمجھ کے مطابق کلام کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر بالفرض وہ جھوٹے ہوں تو انہیں قتل کرنے کی ضرورت ہی نہیں کیونکہ ایسے بڑے معاملے میں جھوٹ بول کر وہ اس کے وبال سے بچ نہیں سکتے بلکہ (خود ہی) ہلاک ہو جائیں گے اور اگر وہ سچے ہیں (جو حقیقت میں یقیناً ہیں) تو جس عذاب سے وہ تمہیں ڈرا رہے ہیں اس کا انکار کرنے کی وجہ سے وقوعی طور پر تمہیں کچھ عذاب پہنچ ہی جائے گا، تو ایسی صورت میں اگر تم انہیں قتل کر دو گے تو اس سے بڑی بلا و سزا اور عذاب اپنے سر لوگے، الغرض، ان کے جھوٹا ہونے کی صورت میں انہیں قتل کرنا فضول ہے اور سچا ہونے کی صورت میں تمہارا اپنا نقصان ہی نقصان ہے اور ویسے بھی جو حد سے بڑھنے والا ہو اور اتنا بڑا جھوٹا ہو کہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے تو اللہ تعالیٰ اسے ہدایت نہیں دیتا (تو اس اعتبار سے بھی اگر بالفرض وہ جھوٹے ہوئے تو رسوا ہو جائیں گے، لہٰذا بہر صورت تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ انہیں قتل نہ کرو۔) (مدارک، المؤمن، تحت الآیۃ:28، ص1057- ابن کثیر، المؤمن، تحت الآیۃ:28، 7/126 تا 128، ملتقطاً)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اٰلِ فرعون کے مؤمن سے بہتر ہیں:

یہاں اٰلِ فرعون کے مؤمن کا ذکر ہوا، اسی ضمن میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت ملاحظہ ہو کہ ایک مرتبہ حضرت علیُّ المرتضیٰ کرّم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا: اے لوگو! مجھے اس شخص کے بارے میں بتاؤ جو لوگوں میں سب سے زیادہ بہادر ہے۔ لوگوں نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! آپ (سب سے زیادہ بہادر ہیں)۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں (میں ایسا نہیں ہوں)۔ لوگوں نے پوچھا: پھر وہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ کیونکہ میں نے دیکھا کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو قریش نے پکڑ رکھا تھا۔ ان میں سے ایک دوسرے کو (نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ایذا دینے پر) ابھار رہا تھا اور دوسرا آگے کسی اور کو بھڑکا رہا تھا۔ قریش نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے کہہ رہے تھے کہ تم وہی ہو جس نے تمام معبودوں کو ایک بنا دیا ہے۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ) اللہ عزّوجلّ کی قسم! (خوف و دہشت کے) اُس وقت ہم میں سے کوئی بھی مدد کے لئے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف نہ بڑھا مگر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آگے بڑھ کر محبوب کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قریب ہوئے اور آپ رضی اللہ عنہ کسی کو مارتے، دوسرے سے مقابلہ کرتے اور کہتے: تم برباد ہو جاؤ، کیا تم ایک شخص کو اس لئے قتل کر رہے ہو کہ وہ کہتے ہیں **"میرا رب اللہ تعالیٰ ہے"۔**

یہ فرمانے کے بعد حضرت علی المرتضیٰ کرّم اللہ وجہہ الکریم نے وہ چادر اٹھائی جو آپ نے زیبِ تن کر رکھی تھی اور اتنا روئے

کہ آپ کی داڑھی تر ہو گئی۔ پھر فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر کہتا ہوں، کیا آلِ فرعون کا مؤمن بہتر ہے یا ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ قومِ فرعون کے مؤمن سے بہتر ہیں؟ (مراد یہ ہے کہ یقیناً ابو بکر ہی بہتر ہیں کیونکہ) آلِ فرعون کا مؤمن اپنے ایمان کو چھپاتا تھا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے ایمان کا اعلان کرتے تھے۔ (مسند البزار، 3/14، حدیث: 761 ملتقطاً)

آئینِ جوانمرداں، حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں رُوباہی

اسباق:

1 اہلِ حق مردانِ خدا پر ہمیشہ ایسے حالات آتے رہے کہ انہیں بادشاہوں اور طاقتوروں کے مظالم کا سامنا کرنا پڑا۔

2 مردِ مومن کچھ وقت کے لئے تو اپنا ایمان چھپا سکتا ہے لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ بڑے سے بڑے موقع پر بھی وہ ایمان اور حق بات چھپا کر بیٹھا رہے۔

3 اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں، منکروں اور کاذبوں سب تک حق کی بات ضرور پہنچاتا ہے لیکن قبولِ حق پر مجبور نہیں کرتا کہ ایمان جبر و قہر سے نہیں بلکہ اپنی مرضی سے لانا مطلوب ہے۔

4 نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے متبعین کی تائید و حمایت کے لئے کھڑے ہونا اور اِس میں اپنی جان تک کی پرواہ نہ کرنا خدا کے پسندیدہ بندوں کا وصف ہے۔

5 اپنے اقتدار کی بقا کے لئے جھوٹے نعرے بنانا اور لوگوں کو باطل چیز بھی ملمع کاری سے حق کے رنگ میں دکھانا ہمیشہ سے وقت کے فرعونوں کا وطیرہ رہا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے خدا کی بارگاہ میں عرض کی کہ میں ایسے ہر متکبر و منکرِ قیامت کے مقابلے میں رب کی پناہ لیتا ہوں۔

6 زور آور ظالم و غاصب کے مقابلے میں حقیقی مدد اور پناہ، جبار و قہار خداوندِ عالم ہی کی بارگاہ سے طلب کی جائے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کیا۔

7 حق کی تائید میں زورِ بازو سے پہلے دلیل کی طاقت سے مخاطب کو قائل کرنے کی کوشش کی جائے۔

8 دلائل دینے میں لوگوں کے عقل و شعور اور مراتب کا خیال رکھ کر کلام کیا جائے تاکہ حکمت و موعظۂ حسنہ پر پوری طرح عمل ہو سکے۔

9 عبادت و اخلاق، صداقت و سخاوت، شفقت و رِقّت کی طرح بلند ہمتی اور جرأت و شجاعت میں بھی کوئی شخص سیدنا صدیق اکبر رضی اللہُ عنہ کے برابر نہیں ہے۔

10 معیار و مقدار اور سفر و حضر میں ہر طرح نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سب سے زیادہ تائید و خدمت اور حمایت و نصرت صدیقِ اکبر رضی اللہُ عنہ نے کی۔

11 شیرِ خدا، سیدنا علیُّ المرتضیٰ کرّم اللہ وجہہ الکریم، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ سے بے پناہ محبت فرماتے تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ کی شان منبر پر بیٹھ کر بیان فرمائی اور آپ کا ذکر کر کے محبت میں گریہ وزاری فرمائی۔

(جاری ہے)

کاموں کو مہارت کے ساتھ کرنا

(Doing Things Skillfully)

مولانا محمد ناصر جمال عطّاری مَدَنی*

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اِذَا عَمِلَ اَحَدُكُمْ عَمَلاً اَنْ يُّتْقِنَهٗ یعنی اللہ پاک کو پسند ہے کہ جب تم میں سے کوئی کام کرے تو وہ اُسے مہارت و پختگی کے ساتھ کرے۔

(مسند ابی یعلیٰ، 4/20، حدیث:4369)

شارحینِ حدیث کی بیان کردہ شرح کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ کی امداد عمل کرنے والے پر اس کے عمل کے اعتبار سے اترتی ہے۔ ہر وہ شخص جس کا عمل زیادہ پختہ اور کامل ہو تو اُس کا ثواب بھی دگنا ہو جاتا ہے، جب بندہ اس اعتبار سے بڑھ جاتا ہے تو اللہ پاک اُسے اپنا محبوب بنالیتا ہے۔(التیسیر، 1/269) نیز اللہ کریم نے جسے ہنر سے نوازا ہے تو وہ مخلوقِ خدا کی طرف سے ملنے والی رقم پر نظر نہ رکھے بلکہ اللہ کی دی ہوئی صلاحیت استعمال کرکے مخلوق کو فائدہ پہنچائے تاکہ وہ عملاً اللہ پاک کی نعمت کا شکر گزار بن سکے۔(فیض القدیر، 2/363)

اسلام کی ایک خوبی یہ ہے کہ یہ اپنے ماننے والوں کو اپنے حصّے کی ذمہ داری نبھانے کی تاکید کرتا ہے، اُسے پورا کرنے والے کی حوصلہ افزائی بھی فرماتا ہے اور پورا نہ کرنے کی صورت میں دنیا و آخرت میں ملنے والی سزاؤں اور نقصانات سے ڈراتا ہے، غالباً یہی وجہ ہے کہ ماضی کی اسلامی تاریخ کو روشن رکھنے میں ذمہ داری کے احساس نے بھرپور کردار ادا کیا ہے۔

احساسِ ذمہ داری کا تقاضا یہ ہے کہ کام بروقت کیا جائے اور صلاحیتوں کے بھرپور اظہار کے ساتھ کیا جائے۔ اگر ایسا نہ ہو تو نتائج ٹھیک نہیں نکلتے مثلاً شعبۂ تدریس سے جُڑے افراد میں پڑھانے کی مہارت نہ ہو تو طلبہ کے مستقبل کا بیڑا غرق ہو جاتا ہے، نااہل لوگ میڈیکل کی فیلڈ سے جُڑ جائیں تو انسانی جان کے ضائع ہونے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں، شعبۂ تعمیرات میں مہارت کی کمی ہو تو لوگوں کی جان اور سرمائے دونوں کے برباد ہونے کے چانسز بہت زیادہ ہوتے ہیں، دین سے وابستہ جتنے بھی شعبے ہیں اگر اُن میں مہارت کی کمی ہو تو بے عملی تیزی کے ساتھ پھیلتی ہے اور جہالت کے طوفانوں کا مقابلہ کرنے میں بڑی دشواری پیش آتی ہے۔ اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِن سنگین نتائج سے دنیا کو بچانے کیلئے عملی زندگی (Practical Life) میں مہارت کی اہمیت (Importance Of Skills) واضح فرمائی ہے اور اِسے اللہ پاک کا پسندیدہ عمل قرار دیا ہے۔

کسی بھی کام کو مہارت کے ساتھ کرنے کے لئے چند باتیں حاضر ہیں، اگر اِن کا خیال رکھا جائے تو اچھے نتائج برآمد ہوسکتے ہیں، وہ باتیں یہ ہیں:

(1) اپنی صلاحیتیں بڑھاتے رہئے آج کی دنیا میں تقریباً ہر فیلڈ کے تقاضے بدلتے جارہے ہیں اور ہر شعبے میں نئے نئے چیلنجز کا بھی سامنا ہے لہٰذا جو بندہ اپنی صلاحیتوں کو اپ ڈیٹ نہ رکھے اور تقاضوں کے مطابق اُنہیں نہ بڑھائے تو بہت ممکن ہے کہ وہ پیچھے رہ جائے لہٰذا اپنے شعبے میں ترقی کرنے کیلئے اپنی صلاحیتوں کو بھی بڑھاتے رہئے اور مہارتوں میں اضافہ کیجئے۔

(2) خود پر تنقید کیجئے ایک شخص نے بہت محنت سے انگوروں

* ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث،
المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)

کی تصویر بنائی وہ تصویر حقیقت کے اتنے قریب تھی کہ پرندے اُن انگوروں کو اصلی سمجھ کر کھانے کے لئے آنے لگے جس کی وجہ سے یہ تصویر لوگوں کی توجہ کا مرکز بنی ہوئی تھی، وہ دل کھول کر تعریفیں بھی کر رہے تھے مگر اِس کے باوجود انگوروں کی تصویر بنانے والا مکمل طور پر مطمئن نظر نہیں آرہا تھا، کسی نے وجہ پوچھی تو اُس نے خود پر تنقید کرتے ہوئے کہا: انگور کی تصویر تو حقیقت سے قریب بنی ہے کہ پرندے بھی قریب آرہے ہیں مگر جس آدمی کے ہاتھ میں انگور کا گچھا ہے اُس کی تصویر اصل جیسی معلوم نہیں ہورہی کیونکہ پرندے انگوروں کا خوشہ تھامے آدمی سے خوف زدہ ہوکر دور نہیں بھاگ رہے، اِس خامی کا مجھے اعتراف ہے لہٰذا میں اس تصویر پر مزید محنت کروں گا۔ اگلے دن اُس نے اِس کمی کو پورا کیا اور اپنا مقصد حاصل کرلیا۔ (یادرکھئے! جاندار کے چہرے کی تصویر کاغذ، دیوار، کپڑے وغیرہ پر بنانا جائز نہیں، یہ مثال صرف سمجھانے کے لئے دی گئی ہے۔)

”خوش فہمی“ اور ”خود پسندی“ ہمارے ماہر بننے میں دو بہت بڑی رکاوٹیں ہیں، یہ ہمیں خود پر تنقید سے روکتی ہیں یوں باتوں کے میدان میں ہم خود کو قد آور شخصیت تو ثابت کر دیتے ہیں مگر عمل کا میدان خالی کا خالی رہتا ہے، ضروری ہے کہ اپنی کامیابیوں کا تنقیدی جائزہ لیتے رہیں آپ کو بہتری کے مزید امکانات (Possibilities) نظر آئیں گے اور یہ امکانات آپ کو ماہر بنانے میں بہت مددگار ثابت ہوں گے۔

3 ”ڈیلی پلانر“ ڈیزائن کیجئے مقاصد (Goals) اور ترجیحات (Priorities) کو حاصل کرنے میں ہر دن کو پلان کرنا بہت اہمیت رکھتا ہے، ڈیلی پلانر ڈیزائن کرنے کا بہت بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ ہر کام کی نیّت واضح ہوجاتی ہے اور درست نیت کی برکت سے اُس کی سمت (Direction) بھی ٹھیک رہتی ہے اور رحمتِ خداوندی شامل ہونے کی وجہ سے وہ کام پایۂ تکمیل تک بھی پہنچ جاتا ہے۔ ڈیلی پلانر جتنا سادہ، آسان اور ہر کام کو ایک دوسرے سے جوڑنے والا ہوگا تو وہ کام بہت آسانی سے ہوتا چلا جائے گا۔

بالخصوص کام میں جو توجہ درکار ہوتی ہے اُسے بھی برقرار رکھنے میں بہت مدد ملتی ہے۔

4 اسکرین ٹائم کم کردیجئے کسی بھی کام میں بے توجہی، لاپرواہی اور مہارت کا بھرپور استعمال نہ ہوسکنے کا بہت بڑا سبب موبائل وغیرہ کی اسکرین پر نظریں گاڑے رکھنے کی عادت بھی ہے اور تھوڑی تھوڑی دیر میں نوٹیفیکیشن، اسٹیٹس، ٹویٹ، واٹس ایپ گروپس میں آنے والے میسجز وغیرہ کیلئے موبائل اسکرین دیکھنے کی عادت اتنی خراب ہے کہ ڈرائیونگ کرتے ہوئے، آپریشن تھیٹر میں، کچن میں کام کرتے ہوئے، آفس میٹنگز وغیرہ میں بھی جان نہیں چھوڑتی، جس کا نتیجہ جانی یامالی نقصان کی صورت میں نکلتا ہے۔ اسکرین کو بہت زیادہ ٹائم دینے کی عادت ہمیں ہماری اسکلز کے بھرپور استعمال سے روکنے میں بہت اہم کردار ادا کرتی ہے لہٰذا اگر آپ چاہتے ہیں کہ اپنے کام پر فوکس رکھیں اور پوری مہارت کے ساتھ اُسے انجام دیں تو پہلی فرصت میں آپ کو اسکرین ٹائم کم کرنے کی پریکٹس کرنے کی ضرورت ہے، اگر آپ نے اس مرض پر قابو پالیا تو اُن خوابوں کی تعبیر جاگتی آنکھوں سے دیکھیں گے جو آپ کو شاہراہ زندگی میں کامیابی کا سفر جاری رکھنے پر ابھارتے ہیں۔

5 وقت کی تقسیم کاری میں دیانت داری دکھایئے ڈیلی پلانر کے ذریعے ہم یہ طے کرتے ہیں کہ آج کون سا کام کرنا ہے اور ٹائم ٹیبل کے ذریعے ہم یہ طے کرتے ہیں کہ کون سا کام کس وقت پر کرنا ہے اور کس کام کو کتنا ٹائم دینا ہے لہٰذا یہاں بھی پوری دیانت داری کا لحاظ رکھنا ضروری ہے، ہر کام کے لئے ایک وقت مقرر ہو اور ہر وقت کے لئے کام ہو تاکہ ہم میدانِ عمل میں اپنی مہارت کا بروقت استعمال کرکے ترقی و کامیابی کے زینے چڑھتے چلے جائیں۔

اللہ کریم ہمیں مہارت کی نعمت سے نوازے اور مہارت کا صحیح استعمال کرنے کی توفیق بھی عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(تیسری اور آخری قسط)

اللہ والوں کا مدد کرنا اللہ ہی کا مدد فرمانا ہے

مولانا عدنان چشتی عطّاری مَدَنی*

اس بات میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ اللہ کریم کے محبوب اور مقبول بندے مدد کرتے ہیں لیکن اس کا ہرگز ہرگز یہ مطلب نہیں کہ یہ حضرات ذاتی طور پر، خود بخود، مستقل مشکل کُشا ہیں، مَعاذَ اللہ۔ کوئی مسلمان ایسا عقیدہ رکھنا تو دور کی بات ایسا سوچ بھی نہیں سکتا۔ مسلمانوں کا عقیدہ تو یہ ہے کہ امداد صرف اور صرف اللہ کریم ہی کی ہے، اللہ پاک کے محبوب بندے اس مدد کا وسیلہ، ذریعہ اور سبب ہیں اور اللہ کے نیک بندے جو مدد کرتے ہیں وہ حقیقت میں اللہ ہی کی طرف سے مدد ہوتی ہے۔

جلیلُ القدر فقیہ و محدث، شیخ الاسلام حضرت امام تقی الدین علی سُبکی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ اِسْتِمداد و اِسْتِعانت کو بہت سی احادیثِ صریحہ سے ثابت کرکے ارشاد فرماتے ہیں: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مدد مانگنے کا یہ مطلب نہیں کہ آپ کو خالق اور فاعلِ مستقل ٹھہراتے ہوں، کوئی مسلمان یہ بات ہرگز نہیں سوچ سکتا، کلام کو اس معنی پر ڈھال کر مدد مانگنے سے روکنا، دین میں دھوکا دینا اور مسلمانوں کو پریشانی میں ڈالنا ہے۔[1]

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں: اَلْمُسْتَغَاثُ بِهٖ فِي الْحَقِيْقَةِ: هُوَ اللهُ تَعَالٰى، وَ النَّبِيُّ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم وَاسِطَةٌ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ الْمُسْتَغِيْثِ یعنی حقیقی مددگار تو اللہ پاک ہی ہے، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تو اللہ پاک اور مدد مانگنے والے کے درمیان واسطہ و وسیلہ ہیں۔[2]

اعتراض کرنے والے کو چاہئے کہ مدد مانگنے والوں سے پوچھ کر تو دیکھے کہ "تم انبیاء و اولیاء کو خدا مانتے ہو، خدا کا ہم پلہ مانتے ہو، خود سے قدرت رکھنے والا، ہمیشہ ہمیشہ سے مستقل مددگار سمجھتے ہو یا انہیں اللہ کریم کے مقبول بندے، اس کی بارگاہ میں عزت ووجاہت والے، اُسی کے حکم سے اُس کی نعمتیں بانٹنے والے مانتے ہو؟ دیکھو تو تمھیں کیا جواب ملتا ہے۔"[3]

استغاثہ، تَوَسُّل، سفارش وغیرہ ایک ہی ہیں:

جب اللہ کے محبوب بندے مدد کا وسیلہ، واسطہ، ذریعہ اور سبب ہیں تو اس سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ استغاثہ، توسل دونوں ایک ہی عمل کے مختلف نام ہیں، اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت امام سبکی فرماتے ہیں: وَ اِذَا تَحَرَّرَتْ هٰذِهِ الْاَنْوَاعَ وَ الْاَحْوَالَ فِي الطَّالِبِ مِنَ النَّبِيِّ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم، وَظَهَرَ الْمَعْنٰى، فَلَا عَلَيْكَ فِي تَسْمِيَتِهٖ: تَوَسُّلًا، اَوْ تَشَفُّعًا، اَوِ اسْتِغَاثَةً، اَوْ تَوَجُّهًا، لِاَنَّ الْمَعْنٰى فِي جَمِيْعِ ذٰلِكَ سَوَاءٌ یعنی اور جب میں نے (توسل و استغاثہ وغیرہ کی) تمام اقسام اور رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے (مدد) مانگنے کے تمام احوال لکھ دیئے اور معنی بھی ظاہر ہو گیا تو تم پر کوئی حرج نہیں کہ اسے توسل، سفارش، استغاثہ اور توجّہ میں سے کوئی بھی نام دے دو کیونکہ ان سب کا ایک ہی مطلب ہے۔[4]

حضرت امام احمد بن حجر مکی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ نے بھی توسل،

* ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث
المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)

استغاثہ، اور شفاعت کے بارے میں یہ نقل فرمایا ہے کہ ان میں فرق نہیں ہے: وَلَا فَرقَ بینَ ذکرِ التَّوَسُّلِ وَالِاسْتِغَاثَۃِ وَالتَّشَفُّعِ وَالتَّوَجُّہِ بِہٖ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اَوْ بِغَیْرِہٖ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ وَکَذَا الاَوْلِیَاء یعنی رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم، انبیائے کرام اور اولیائے عظام سے توسل، استغاثہ، تشفع اور توجہ میں کوئی فرق نہیں۔[5]

اتنی صاف وضاحت کے بعد یہ کہنا سراسر الزام ہے کہ انبیاء و اولیاء سے مدد مانگنے والے، ان حضرات کو قادر اور مستقل جان کر مدد مانگتے ہیں۔ ایسے الزام تراشوں کے بارے میں امامِ اہلِ سنّت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (یہ) ایک ایسی سخت بات ہے جس کی شناعت (بُرائی) پر اطلاع پاؤ تو مدتوں تمہیں توبہ کرنی پڑے، اہلِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ پر بدگمانی حرام، اور ان کے کام کہ جس کے صحیح معنی بے تکلف درست ہوں خواہی نخواہی مَعَاذَاللہ معنی کفر کی طرف ڈھال (کر) لے جانا قطعاً گناہِ کبیرہ ہے۔[6]

کیا فوت شدہ سے مدد مانگنا شرک نہیں؟

فوت شدہ سے مدد مانگنا شرک ہے یا نہیں اس سوال کا جواب جاننے کے لئے امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت پڑھئے جو کچھ آسان الفاظ میں پیشِ خدمت ہے: اللہ والوں سے مدد مانگنے کے مخالفین، بیچارے کم علم لوگوں کو اکثر دھوکا دیتے ہیں کہ یہ تو زندہ ہیں فلاں عقیدہ یا معاملہ اِن سے شرک نہیں، وہ مُردہ ہیں اُن سے شرک ہے یا یہ تو پاس بیٹھے ہیں اِن سے شرک نہیں، وہ دور ہیں اُن سے شرک ہے وغیرہ وغیرہ۔ ایسی باتیں کرنا سخت جہالت ہے، جو شرک ہے وہ جس کے ساتھ کیا جائے شرک ہی ہو گا، ایک کے لئے شرک نہیں تو کسی کے لئے بھی شرک نہیں ہو سکتا۔ کیا اللہ پاک کے شریک مُردے نہیں، زندے ہو سکتے ہیں! دور والے نہیں ہو سکتے، پاس کے ہو سکتے ہیں! انبیاء نہیں ہو سکتے حکیم ہو سکتے ہیں! انسان نہیں ہو سکتے، فرشتے ہو سکتے ہیں!

حاشَالِلّٰہ! اللہ تبارک و تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں ہو سکتا، مثلاً جو بات، نِدا، خواہ کوئی شے جس اعتقاد کے ساتھ کسی پاس بیٹھے ہوئے زندہ آدمی سے شرک نہیں وہ اُسی اعتقاد سے کسی دور والے یا مُردے بلکہ اینٹ پتھر سے بھی شرک نہیں ہو سکتی، اور جو ان میں سے کسی سے شرک ٹھہرے وہ قطعاً یقیناً تمام عالم سے شرک ہو گی۔

مزید فرماتے ہیں: مسلمان اس نکتے کو خوب محفوظ ملحوظ رکھیں، جہاں ان چالاکوں، عیاروں کو کوئی فرق کرتے دیکھیں کہ فلاں عمل یا فلاں اعتقاد فلاں کے ساتھ شرک ہے فلاں سے نہیں، یقین جان لیجئے کہ نرے جھوٹے ہیں، جب ایک جگہ شرک نہیں تو اس اعتقاد سے کسی جگہ شرک نہیں ہو سکتا۔[7]

انتقال کے بعد بھی مدد مانگنا جائز ہے

مُحَقِّق عَلَی الْاِطلاق، شیخ عبدُ الحقّ مُحَدِّث دِہلوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کُلُّ مَنْ یُّسْتَمَدُّ بِہٖ فِیْ حَیَاتِہٖ یُسْتَمَدُّ بِہٖ بَعْدَ وَفَاتِہٖ، یعنی جس سے اس کی زندگی میں مدد مانگنا جائز ہے، اس سے انتقال کے بعد بھی مدد مانگنا جائز ہے۔ مشائخِ عظام میں سے ایک ولی نے فرمایا: میں نے چار اولیاء کو دیکھا ہے کہ وہ اپنی قبروں میں اُسی طرح تصرف کرتے ہیں جس طرح اپنی زندگی میں کرتے تھے یا اس سے بھی بڑھ کر۔ (ان میں سے ایک) حضرت معروف کرخی، اور (دوسرے) حضرت شیخ عبد القادر جیلانی ہیں، اور دو اور بزرگ شمار کئے۔ (یاد رہے یہ صرف چار ہی اولیاء نہیں ہیں بلکہ جو کچھ ان بزرگ نے خود دیکھا، پایا، اُس کو بیان کر دیا۔)[8]

اللہ ربُّ العزّت ہمیں اسلافِ کرام کے بتائے ہوئے عقائد و نظریات پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام، ص383 (2) شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام، ص379 (3) فتاویٰ رضویہ، 21/331 بتغیر (4) شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام، ص383 (5) الجوہر المنظم، ص61 (6) فتاویٰ رضویہ، 21/329 (7) فتاویٰ رضویہ، 21/326، 327 بتصرف (8) اشعۃ اللمعات، 1/762-لمعات التنقیح، 4/215۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 7 سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

1 جنّت میں بوڑھوں کے سردار کون ہوں گے؟

سُوال: حضرتِ سیّدُنا امام حسن اور حضرتِ سیّدُنا امام حسین رضی اللہ عنہما جنّت میں نوجوانوں کے سردار ہوں گے تو بوڑھوں کے سردار کون ہوں گے؟

جواب: سب سے پہلے تو یہ یاد رکھئے کہ جنّت میں کوئی بوڑھا نہیں ہوگا۔ (مراٰۃ المناجیح، 8/385 ملخصاً) جنّت میں سب کے سب جنّتی (ہمیشہ) 30 برس کے (معلوم) ہوں گے۔ (ترمذی، 4/244، حدیث:2554) دُنیا میں جو بوڑھے ہو کر یا کم عمر ہی میں فوت ہوئے ہوں گے وہ بھی جنّت میں جوان ہوں گے یعنی سب 30 برس کے معلوم ہوں گے۔ (ترمذی، 4/253، حدیث:2571) البتہ دُنیا میں جو بوڑھے ہو کر فوت ہوئے ہوں گے جنّت میں اُن کے سردار مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرتِ سیّدُنا صِدّیقِ اکبر اور مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرتِ سیّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہما ہوں گے۔ (ترمذی، 5/376، حدیث:3685- مدنی مذاکرہ، 11 شعبان شریف 1441ھ)

2 خدمتِ دِین کے لئے صحت کی دُعا مانگنا

سُوال: اگر کوئی شخص بیمار ہو تو کیا وہ کسی بزرگ سے اپنے لئے یہ دُعا کروا سکتا ہے کہ اللہ پاک مجھے خدمتِ دِین کے لئے صحت و عافیت عطا کرے؟

جواب: ایسی دُعا کروا سکتا ہے بلکہ اِسی لئے صحت و عافیت مانگنی چاہئے کہ یااللہ! صحت دے تاکہ ہم بہتر طریقے پر تیری عبادت کرسکیں اور تیرے دِین کی خدمت کرسکیں بے شک یہ دُعا مانگنے کا بہت اچھا انداز ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 10 محرم شریف 1440ھ)

3 ماں باپ دونوں کی فرماں برداری فرض ہے

سُوال: عُموماً دیکھا گیا ہے کہ ہر جگہ ماں کی اَہمیت بیان کی

جاتی ہے، Messages بھی عموماً ماں کی شان بیان کرنے والے ہی چلائے جاتے ہیں مگر باپ سے متعلق اِس طرح کا سلسلہ نہیں ہوتا، آپ اِس حوالے سے کچھ راہ نمائی فرمادیجئے۔

جواب::جی ہاں! گاڑیوں پر بھی لکھا ہوتا ہے:"ماں کی دُعا جنّت کی ہوا"ماں اور باپ دونوں کا اپنا اپنا مقام ہے،دونوں کی فرماں بَرداری اَولاد پر فرض ہے۔یادرہے کہ "تعظیم باپ کی زیادہ اور خدمت ماں کی زیادہ کی جائے گی۔"(فتاویٰ رضویہ، 24/390ملخصاً)ماں کا تذکرہ اِس وجہ سے بھی زیادہ کیا جاتا ہے کہ ماں کے اِحسانات بہت زیادہ ہوتے ہیں،باپ صرف بچے کو پیار کرتا ہے جبکہ ماں پیار کرنے کے ساتھ ساتھ اس کا گند بھی اُٹھاتی،اسے سُلاتی،کپڑے پہناتی اور اسے نہلاتی بھی ہے،باپ عام طور پر یہ سب نہیں کرتا۔یوں بچے کا رُجحان ماں کی طرف بڑھ جاتا ہے اور وہ باپ کے مقابلے میں ماں سے زیادہ مانوس ہوجاتا ہے۔(مدنی مذاکرہ،9محرم شریف1440ھ)

4 نَلی کا سُرخ گودا کھانا کیسا؟

سُوال:گوشت کی نَلی کا گودا جس کا آدھا رنگ سفید اور آدھا کالا ہوتا ہے ایسی خون والی نَلی کھانا کیسا ہے؟

جواب:یہ گودا ہوتا ہے اسے کھاسکتے ہیں۔شروع میں اس کا کچھ حصہ سُرخ ہوتا ہے لیکن یہ خون نہیں ہوتا،اس کا تو نام ہی"گودا"ہے۔جیسے تربوز اندر سے لال ہوتا ہے اس کو خون نہیں کہا جائے گا،اِسی طرح گوشت بھی تو لال ہوتا ہے۔

(مدنی مذاکرہ،9محرم شریف1440ھ)

5 رَحمت بڑی ہے یا نعمت؟

سُوال:رَحمت بڑی ہوتی ہے یا نعمت؟

جواب:اللہ پاک کی طرف سے جو بھی شے ملے وہ بڑی ہی ہوتی ہے!بعض اوقات نعمت کے ساتھ زحمت بھی آجاتی ہے مثلاً جس کو بولنے کی نعمت ملی ہو وہ اچھا بولتا ہے،لیکن اس نعمت کے ساتھ زحمت لگی ہوئی ہے کہ ہوسکتا ہے یہ شخص تکبر میں مبتلا ہوجائے یا دوسروں کو گھٹیا جانے یا اپنی آواز کا ناجائز استعمال کرنے لگے۔بہر حال دنیاوی نعمت کا رَحمت سے مقابلہ ہو ہی نہیں سکتا اور اللہ پاک کی رحمت میں کمزوری ناممکن ہے۔ اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿وَ رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍؕ﴾ ترجمۂ کنزُالایمان:اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہے۔

(پ9،الاعراف:156)

یادرہے!بعض اوقات بلکہ بارہا نعمت دنیاوی نقصان کا باعث بنتی ہے۔دولت ہوگی تو ڈاکو آئے گا جبکہ غریب فٹ پاتھ پر سویا ہوا ہوگا اس کو کوئی نہیں چھیڑے گا،بہر حال نعمت،نعمت ہے اور رحمت،رحمت ہے،نعمت میں امتحان ہے،رحمت میں امتحان نہیں ہے۔ہم اللہ کریم سے رحمت کا سُوال کرتے ہیں اور جو نعمت ملے اس پر بھی رَحمت کا سایہ طلب کرتے ہیں کہ کوئی نعمت ہمارے لئے دنیا و آخرت کے نقصان کا باعث نہ بنے۔(مدنی مذاکرہ،بعد نمازِ تراویح،پہلی رمضان شریف1441ھ)

6 عصر یا مغرب کے بعد جھاڑو لگانا کیسا؟

سُوال:کیا شام کی نماز کے بعد گھر میں جھاڑو دے سکتے ہیں؟

جواب:شام کی نماز سے مُراد اگر عصر کی نماز ہے تو عصر کے بعد دِن ہوتا ہے اور دن میں جھاڑو نکالنے(لگانے)میں بالکل حرج نہیں اور اگر اس سے مغرب کی نماز مُراد ہے تو مغرب کی نماز کے بعد رات ہوجاتی ہے،اور بزرگانِ دِین رحمۃُ اللہ علیہم نے رات میں جھاڑو نکالنے(لگانے)کو تنگدستی اور غربت آنے کا سبب لکھا ہے۔(سنی بہشتی زیور،ص600ماخوذاً)البتہ رات کو جھاڑو نکالنا(لگانا)جائز ہے۔

(مدنی مذاکرہ،بعد نمازِ عصر،3رمضان شریف1441ھ)

7 مچھروں سے بچنے والا لوشن جسم پر لگا کر مسجد جانا کیسا؟

سُوال:مچھروں سے بچنے کے لئے جسم پر لوشن لگاتے ہیں تو کیا اِس حالت میں مسجد جاسکتے ہیں؟

جواب:اگر اُس لوشن سے بدبو نہیں آتی تو اُسے لگا کر مسجد جانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(مدنی مذاکرہ،بعد نمازِ تراویح،4رمضان شریف1441ھ)

مفتی محمد ہاشم خان عطاری مَدَنی*

دارُالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے چار منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

1 پوسٹر زپر قرآنی آیات مختلف ڈیزائن میں لکھنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کمپیوٹر پر محافل وغیرہ کے لئے مختلف پوسٹر بنائے جاتے ہیں، کیا ان میں قرآنی آیات کو مختلف ڈیزائن میں لکھ سکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر ان قیودات کا لحاظ رکھا جائے تو قرآنی آیات کو ڈیزائن میں لکھنے کی اجازت ہے:

1 قرآنی آیات رسمِ عثمانی کے مطابق ہوں اور کوئی حرف کم یا زیادہ نہ کیا جائے کہ رسمِ عثمانی توقیفی ہے جو نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا تعلیم فرمودہ ہے اور اس کے باقی رکھنے پر اُمّت کا اجماع ہے۔

2 ایسا انداز اختیار نہ کیا جائے کہ جاندار کی تصویر بَن جائے کہ اس میں آیاتِ قرآنی کا استخفاف ہے نیز اگر اس پوسٹر کو پرنٹ کیا گیا تو یہ تصویر کے حکم میں آنے کی وجہ سے بھی ناجائز ہوگا کہ جب کوئی ثبت ہوکر چَھپ جائے تو اس پر تصویر کا اطلاق ہوتا ہے اور بلا اجازتِ شرعی جاندار کی تصویر بنانا، ناجائز و حرام ہے اور احادیث میں اس کی شدید وعیدات بیان ہوئی ہیں۔

3 اگر ان آیات کو لکھنے سے مقصود تلاوت ہو تو فونٹ اتنا چھوٹا، مدہم، باریک یا ملا ہوا نہ ہو کہ تلاوت کرنا مشکل ہو جائے کہ یہ مکروہ اور مقصد کے خلاف ہے البتہ اگر مقصود تبرک ہو تو کوئی حرج نہیں۔ اس کی نظیر آیات پر مشتمل تعویذ ہیں کہ ان کو باریک تحریر میں لکھنے کی بھی اجازت ہے کہ یہاں مقصود تبرک ہے اور وہ حاصل ہو رہا ہے۔

4 لکھنے کا انداز یا جگہ ایسی نہ ہو جسے عرف میں بے ادبی سمجھا جاتا ہو مثلاً کسی حقیر چیز کی حکایت ہو یا بیک گراؤنڈ قرآنی آیت کے مناسب نہ ہو۔

یاد رہے! اگر ان قیودات کا لحاظ نہ رکھا جائے تو ڈیزائن بنانا ممنوع و ناجائز ہوگا۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 "اللہ نبی پر درود پڑھتا ہے" کہنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ "اللہ نبی پر درود پڑھتا ہے" کہنا کیسا؟ اور اگر کسی نے ایسا کہہ دیا تو اس پر کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اللہ تعالیٰ نبی پر درود پڑھتا ہے، اردو محاورے کے لحاظ سے کہنا درست نہیں۔ تفصیل یہ ہے کہ

درود کی نسبت جب اللہ تعالیٰ کی طرف کی جائے تو اس سے مراد رحمت نازل فرمانا ہوتا ہے اور جب اس کی نسبت فرشتوں کی طرف کی جائے تو اس سے مراد استغفار کرنا ہوتا ہے اور جب اس کی نسبت عام مومنین کی طرف کی جائے تو اس سے مراد دعا کرنا ہوتا ہے اور بمعنی نزولِ رحمت درود کے لئے پڑھنے کا لفظ اردو محاورے میں استعمال نہیں ہوتا، اس لئے درود

* شیخ الحدیث و مفتی دار الافتاء اہلِ سنّت، لاہور

پڑھنے کی نسبت خالقِ کائنات جل جلالہٗ کی طرف درست نہیں بلکہ اس کے بجائے یوں کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ درود بھیجتا ہے۔

لیکن اگر کسی شخص نے خدائے وحدہٗ لا شریک لہٗ کی طرف پڑھنے کی نسبت کر دی تو اس پر وہ حکمِ کفر یا گمراہی کا مستحق ہر گز نہیں، بلکہ وہ گنہگار بھی نہیں، فقط اردو محاورے کے لحاظ سے الفاظ درست نہیں ادا کر سکا۔ کفر و گمراہی اور گنہگار نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ کلام کرنے کی نسبت ذات وحدہٗ لا شریک لہٗ کی طرف خود قرآنِ کریم میں موجود ہے۔ اور اہلِ سنت کی تمام کتبِ عقائد میں متکلم ہونا اس کی صفت بیان کیا گیا ہے۔ مگر اس کا کلام انسانوں کی طرح زبان ولَب اور الفاظ و آواز کا محتاج نہیں، اس کا کلام انسانوں کی عقل سے وراء ہے، وہ اپنی شان کے مطابق کلام فرماتا ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

3 وضو کرتے وقت ٹپکتے ہوئے قطروں سے کپڑوں کو بچانا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ وضو کرتے وقت ٹپکتے ہوئے قطروں سے کپڑوں کو بچانے کا حکم کیوں دیا گیا ہے؟ اس کے متعلق رہنمائی فرمادیں۔

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وضو کرنے میں اعضائے وضو سے ٹپکنے والے قطرے چونکہ مائے مستعمل ہوتے ہیں اور مائے مستعمل کے نجس ہونے میں فقہائے کرام کا اختلاف ہے، اس لئے ان قطروں کو کپڑوں پر گرانے سے منع کیا گیا ہے، اور اس بات کو آدابِ وضو میں سے شمار کیا گیا ہے کہ وضو کرنے والا اپنے کپڑوں کو وضو کے قطروں سے بچائے۔ البتہ یہ یاد رہے کہ صحیح و معتمد و مفتیٰ بہ مذہب میں مائے مستعمل ناپاک نہیں، لہٰذا اعضائے وضو سے ٹپکنے والے قطرے کپڑوں پر گرنے سے کپڑے ناپاک نہ ہوں گے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

4 ظہر کی سنّتِ قبلیہ پڑھنے کے لئے وقت تنگ ہو تو؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر ہم مسجد میں ظہر کی نماز پڑھنے کے لئے گئے اور جماعت کھڑی ہونے میں دو تین منٹ باقی ہیں کہ سنتِ قبلیہ پڑھنے کی صورت میں ایک دو رکعت نکل جانے کا اندیشہ ہے تو ایسی صورت میں میرے لئے کیا حکمِ شرعی ہے کہ مجھے سنتیں پڑھ کر جماعت میں شامل ہونا چاہئے یا بغیر سنتیں پڑھے ہی جماعت میں شامل ہو جاؤں؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

دریافت کی گئی صورت میں ظہر کی سنتوں میں مشغولیت کے سبب جبکہ آپ کو ایک دو رکعت فوت ہونے کا اندیشہ ہے تو پھر آپ کو سنتیں پڑھنے کی اجازت نہیں بلکہ سنتیں پڑھے بغیر فوراً ہی جماعت میں شامل ہو جانا آپ کے لئے ضروری ہے۔

مسئلے کی تفصیل:

فجر کی سنتوں کے علاوہ دیگر سنتوں کے حوالے سے حکم یہ ہے کہ سنتیں پڑھ کر اگر امام کے پہلی رکعت کے رکوع میں جانے سے قبل جماعت میں شرکت ممکن ہو تو پہلے سنتیں ادا کرے پھر جماعت میں شریک ہو۔ لیکن اس صورت میں سنتوں کی ادائیگی کے لئے جماعت کی صف میں کھڑا ہونا جائز نہیں بلکہ اپنے گھر پڑھے یا بیرونِ مسجد کسی پاک جگہ پڑھے اور یہ ممکن نہ ہو تو اگر اندر جماعت ہوتی ہو تو صحن میں پڑھے اور اگر اس مسجد میں اندر باہر دو درجے نہ ہوں تو ستون وغیرہ کی آڑ میں پڑھے کہ اس میں اور صف میں حائل ہو جائے۔ اور اگر سنتوں کی مشغولیت کے سبب رکعت فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو پھر سنتیں پڑھنے کی اجازت نہیں بلکہ سنتیں پڑھے بغیر فوراً ہی جماعت میں شامل ہو جانا ضروری ہے اور ان سنتوں کو فرض کے بعد دو رکعت سنتوں کی ادائیگی کے بعد پڑھ لیں۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

خود احتسابی (Self-Accountability) کا عمل اپنائیے

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطّاری

میں ماضی میں ایک دکاندار کے ساتھ ہوتا تھا، ان کے پاس ایک ڈائری ہوتی تھی، ہر روز کی جو سیل ہوتی وہ اس میں لکھتے رہتے، ساتھ ہی چائے، روٹی، لنچ اور ٹرانسپورٹ وغیرہ کے جو اَخراجات ہوتے وہ بھی لکھتے اور پھر آخر میں حساب لگاتے کہ آج کتنا کمایا اور کتنا خرچ ہوا؟ نفع ہوا یا نقصان؟ نفع ہوا تو اس کا تَناسُب گزشتہ دن کے اعتبار سے کتنا رہا؟ کم، زیادہ یا پھر برابر؟

یہ کام عموماً اپنی دنیا بہتر بنانے کی خاطر کاروباری لوگ کرتے ہیں جو پہلے رجسٹر وغیرہ بنا کر رکھتے تھے، اب کمپیوٹر میں فیڈ کر لیتے ہیں، جو دکاندار ادھار پر سامان بیچتے ہیں عموماً اسے بھی وہ لکھتے رہتے ہیں اور پھر مہینا ختم ہونے پر حساب کر کے گاہک سے پیسے لے کر اگلے مہینے کیلئے اس کا نیا کھاتہ کھول لیتے ہیں، روزانہ اور ماہانہ کی بنیاد پر حساب کتاب کے علاوہ کاروباری لوگوں کے حِساب کرنے کے دو مواقع اور بھی ہوتے ہیں 31 جون اور 31 دسمبر۔ کاروباری لوگ سال کو دو حصوں میں تقسیم کرتے اور اسے کلوزنگ کا نام دیتے ہیں، اپنے پچھلے حِساب کتاب کو کلوز کر کے اگلا حِساب کتاب شروع کرتے ہیں۔ یوں ہی دُنیا میں یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ کیریئر پلاننگ وغیرہ کے نام پر کئی لوگ ماضی کو سامنے رکھ کر حال کو اور حال کو سامنے رکھ کر مستقبل کو دیکھتے اور اسے پہلے سے مزید بہتر کرنے کا سوچتے ہیں۔

الغرض! دنیا میں کئی چیزوں کے حِساب کتاب ہوتے، ان کے حساب کتاب رکھے جاتے اور ان میں بہت غور کیا جاتا ہے۔ یوں کہہ لیجئے کہ آج حالت یہ ہو چکی ہے کہ **"جہاں ہمیشہ جینا نہیں ہے وہاں کے حِساب کتاب سے فُرصت نہیں ہے اور جہاں کبھی مَرنا نہیں ہے وہاں کے حِساب کتاب کیلئے وقت ہی نہیں ہے۔"** ہو سکتا ہے کہ آپ نے بھی 31 دسمبر 2022ء کو اپنے کئی معاملات کا سابقہ حساب کتاب کلوز کر کے نیا حساب کتاب شروع کر دیا ہو، ماضی میں کاروبار وغیرہ کے اندر جو نقصانات اور کوتاہیاں آپ سے ہوئیں وہ دوبارہ نہ ہوں اس کی بھی آپ نے کوئی پلاننگ وغیرہ کر لی ہو اور یوں دنیاوی مستقبل کو بہتر سے بہترین بنانے کے اہداف طے کرنے کے ساتھ ساتھ ان پر عمل بھی شروع کر دیا ہو۔

مگر میرا سوال یہ ہے کہ گزشتہ سال کے کاروبار وغیرہ کے نقصان کو پورا کرنے اور اپنے نئے سال کو مزید بہتر کرنے کے لئے اہداف طے کر کے ان پر عمل شروع کر دینے کے ساتھ ساتھ گزشتہ سال بلکہ پچھلی پوری زندگی میں اگر نیکیاں ہم سے کم اور گناہ زیادہ ہوئے، اس اُخْرَوی خسارے کو سوچ کر کیا ہم نے نئے سال میں نیکیاں زیادہ کرنے بلکہ نیکیاں ہی کرنے کا کوئی پلان تیار کر کے اس پر عمل شروع کر دیا؟ گزشتہ سال ہم

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے پیش کیا گیا ہے۔

سے جو نمازیں قضا ہوئیں، جو روزے قضا ہوئے بلکہ جو بھی حقوقُ اللہ اور حقوقُ العباد پچھلے سال ہم سے ضائع ہوئے یا ہم نے ضائع کیئے ان سے ہم نے سچی توبہ کرلی؟ اور جن حقوق کی تلافی ممکن تھی ان کی تلافی کرلی؟ یا پھر ان کی تلافی کا کوئی پلان تیار کر کے اس پر عمل شروع کر دیا ہے؟

حال ہی میں دنیاوی مستقبل کے لئے جس طرح ہم سوچ رہے ہیں تو کیا مستقبل میں ہمارے ساتھ پیش آنے والے سب سے اہم معاملات یعنی موت اور قبر کے بارے میں بھی ہم نے کوئی غور و فکر کیا؟ ان کے لئے بھی جیسی تیاری ہونی چاہئے ویسی تیاری کا ہم نے کوئی منصوبہ بنا کر اس پر عمل شروع کر دیا؟ دن بھر میں کتنا کمایا اور کتنا خرچ کیا اس کا حساب کتاب رکھنے کے ساتھ ساتھ کیا ہم اس بات کا بھی حساب کتاب کرتے ہیں کہ آج میں نے کتنی نیکیاں اور کتنے گناہ کیئے؟ کم آمدنی اور زیادہ خرچ پر جس طرح ہم غم زدہ اور پریشان ہوتے ہیں اس طرح کیا روزانہ زیادہ گناہوں اور کم نیکیوں پر بھی ہم اَفْسُردَہ ہوتے ہیں؟ کاروبار میں جس دن ہمیں نفع نہ ہوا ہو اور ہم نے نقصان ہی اٹھایا ہو، اس دن تو ہمارا مُوڈ آف ہو جاتا، افسوس ہونے لگتا اور کسی سے بات کرنے کا دل نہیں کرتا تو جس دن ہم سے نیکیاں کم اور گناہ زیادہ ہوئے یا پھر صرف گناہ ہی ہوئے تو کیا اس دن اپنے اُخْرَوِی خسارے اور نقصان کے بارے میں سوچ کر خود کو مَلامَت کی اور ہمیں اپنی حالت پر رونا آیا؟

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ روزانہ رات کو اپنے پاؤں پر دُرّہ (یعنی چمڑے کا چابک) مار کر اپنے آپ سے پوچھتے کہ تو نے آج کیا کیا ہے؟ (احیاء العلوم، 5/141)

نیز آپ رضی اللہ عنہ کا اِرشادِ مبارک ہے: ”اس سے پہلے کہ تمہارا حساب لیا جائے اپنا حساب کرلو۔“ (ترمذی، 4/208) سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ تو یقینی جنّتی ہیں، آپ نے اپنے لئے اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے جنّت کی بشارت بھی سُنی ہے لیکن پھر بھی اپنے اَعمال کا اس طرح مُحاسبہ کرتے تھے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی روزانہ اپنا مُحاسبہ کریں کہ آج ہم نے کیا کیا ہے؟ کتنی نیکیاں کی ہیں؟ نَعُوْذُ بِاللہ گناہ تو نہیں کیئے؟ گناہ ہونے کی صورت میں توبہ کریں اور اس کی تلافی کریں مثلاً کسی بندے کو تکلیف دی ہے تو توبہ کرنے کے ساتھ ساتھ اس بندے سے مُعافی مانگ کر اسے راضی بھی کریں۔ مَعاذَ اللہ کوئی نماز قضا کر دی ہے تو توبہ کرنے کے ساتھ ساتھ اس قضا نماز کو ادا بھی کریں۔ اور یہ توبہ اور تلافی کا سِلسلہ ہر روز ہی ہونا چاہئے۔

حضرت سیّدُنا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مومن اپنے نفس پر حاکم ہے، وہ رضائے الٰہی کی خاطر اس کا محاسبہ کرتا رہتا ہے اور دنیا میں نفس کا محاسبہ کرنے والوں کا حساب آخرت میں آسان ہو گا جبکہ محاسبہ نہ کرنے والوں کا حساب بروزِ قیامت سخت ہو گا۔ حضرت سیّدُنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اللہ پاک اس بندے پر رحمت فرمائے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا اور اس پر سختی کرتے ہوئے اسے اس کی خرابیاں گنواتا، ان خرابیوں پر اس کی مذمت کرتا اور اسے لگام ڈال کر قراٰنِ کریم کا پابند کر دیتا ہے۔ (احیاء العلوم، 5/138 ملخصاً)

میرے شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ کے ہم پر جو احسانات ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ ہمیں خود احتسابی کا ذہن دیتے ہیں، اور اس اہم کام کو ہمارے لئے آسان بنانے کی خاطر آپ نے ہمیں **”نیک اعمال“** نامی رسالہ بھی عطا فرمایا ہے، لہٰذا میری تمام عاشقانِ رسول سے **فریاد** ہے! قیامت کے دن حساب میں آسانی کیلئے آپ بھی اس رسالے کو حاصل کر کے آج ہی سے اللہ کی رضا کیلئے اپنا احتساب شروع کر دیجئے، اللہ کریم ہمیں اِس نئے عیسوی سال کو گناہوں سے بچتے ہوئے نیکیوں میں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نوٹ: یاد رہے کہ میرے پیر صاحب کی طرف سے اسلامی بھائیوں کے لئے 72، اسلامی بہنوں کیلئے 63، جامعۃُ المدینہ کے طلبہ کیلئے 92، طالبات کے لئے 83، بچوں کے لئے 40، خصوصی اسلامی بھائیوں یعنی گونگے بہرے اور نابیناؤں کے لئے 27، جیل کے قیدیوں کے لئے 52 اور حج و عمرہ کرنے والوں کے لئے 19 ”نیک اعمال“ ہیں۔

(قسط:01)

کیا اجتہاد کا دروازہ بند ہے؟

مفتی محمد قاسم عطّاری*

آج کل کچھ طبقوں میں یہ جملہ دہرانے کا فیشن عام ہے کہ اسلام زوال پذیر ہے اور اس کی بڑی وجہ اجتہاد کا دروازہ بند ہونا ہے اور اس بندش کا سبب علمائے دین ہیں کیونکہ ان پر جمود طاری ہے، وہ زمانے کی رفتار کے مطابق چل نہیں پا رہے۔ آیئے ذرا عقلِ سلیم کی روشنی میں اس الزام کا تجزیہ کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ سوال جعلی حکیموں اور جعلی ڈاکٹروں کے اُس احتجاج کی طرح ہے جنہیں حکومت کے محکمۂ صحت سے یہ شکایت ہے کہ انہیں پریکٹس کیوں نہیں کرنے دی جارہی؟ لوگوں کا علاج کیوں نہیں کرنے دیا جارہا؟ اس کا جواب ہر معقول شخص یہی دے گا کہ آپ نااہل ہیں اور نااہلوں کو لوگوں کی جان سے کھیلنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی، لہٰذا آپ کے لئے طبی اجتہاد کا یہ دروازہ بند ہے۔ یہی معاملہ دینی احکام کا ہے کہ نااہلوں سے کہا جاتا ہے کہ آپ نااہل ہیں اور نااہلوں کو لوگوں کے دین و ایمان سے کھیلنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی لہٰذا آپ کے لئے شرعی اجتہاد کا یہ دروازہ بند ہے۔ اس بندش پر نااہلوں کا احتجاج جاری ہے۔ تو حقیقت یہ ہے کہ جس اجتہاد سے منع کیا جاتا ہے وہ نااہلوں کا اجتہاد ہے۔

اِن نااہلوں اور قابلِ بندش لوگوں میں کئی طرح کے افراد داخل ہیں، وہ بھی کہ جنہوں نے قرآن و حدیث پڑھا ہی نہیں لیکن اجتہاد فروشوں کے بقول انہیں اِس دلیل سے اجتہاد کی اجازت دیدی جائے کہ چونکہ ملک کے لوگوں نے انہیں منتخب کرکے کسی دارالحکومت کی کسی بڑی سی بلڈنگ میں بٹھایا ہوا ہے، لہٰذا وہ اجتہاد کریں گے۔ اب علماء کہتے ہیں کہ بھئی یہ بلڈنگ میں بیٹھے لوگ کیسے اجتہاد کریں گے؟ انہیں تو نماز پڑھنی بھی نہیں آتی، سورۂ اخلاص پڑھتے ہوئے ان کی زبان اٹکتی ہے، قرآن کی سورتوں کے نام انہیں یاد نہیں، وغیرہا۔ اب ہر صاحبِ عقل شخص خود غور کرلے کہ ایسے لوگوں کو جعلی ڈاکٹروں کی طرح اجتہادی پریکٹس سے منع کیا جائے یا لوگوں کے دین و ایمان سے کھیلنے کے لئے دینی اجتہاد کی اجازت دی جائے؟ ہر معقول آدمی یہی جواب دے گا کہ ایسوں کو اجتہاد کی ہرگز اجازت نہیں ہونی چاہیے اور یہ بالکل درست ہے کیونکہ اجتہاد، امت مسلمہ کی بہت بڑی ذمہ داری، منصب اور امانت ہے اور خداوند کریم نے فرمایا: ﴿ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَاۙ ﴾ ترجمہ: **بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں ان کے سپرد کرو۔** (پ5، النسآء: 58) اور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: فاذا ضیعت الامانة فانتظر الساعة، قال: کیف اضاعتها؟ قال: اذا وسد الامر الی غیر اهله فانتظر الساعة ترجمہ: جب امانت ضائع کی جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔ سائل نے پوچھا، امانت کیسے ضائع ہوگی؟ تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب کوئی اہم کام (عہدہ، ذمہ داری، منصب) کسی نااہل کے سپرد کردیا جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔ (بخاری، 1/36، حدیث: 59)

اَن پڑھ خود ساختہ مجتہدین کی طرح، اجتہاد کا دروازہ ان لوگوں کے لئے بھی بند قرار دیا جاتا ہے جنہوں نے قرآن و حدیث پڑھا تو ہے مگر وہ نفس کے بندے اور خواہشات کے غلام ہیں، اُن کا اجتہاد اسلام سے دور اور خواہشات کے قریب کردیتا ہے، اُن کا ہر اجتہاد حلال و جائز کہنے کی طرف ہی جاتا ہے، اُن کے ہر اجتہاد
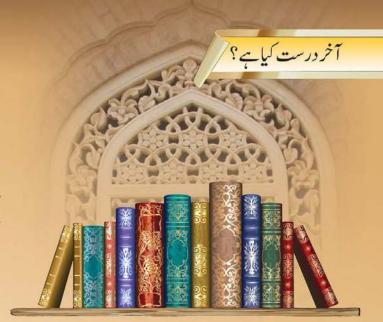
* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

www.facebook.com/
MuftiQasimAttari/

کا مطلب یہی نکلتا ہے کہ سابقہ چودہ سو سال کے لوگوں نے دین غلط سمجھا اور آج ہم دین کو صحیح سمجھ رہے ہیں۔ یہ لوگ بھی اجتہاد کے حوالے سے نااہل ہیں۔ ایسے لوگوں کی نااہلیت سمجھنے کے لئے قرآن کا ذرا گہرائی سے مطالعہ کرنا پڑے گا۔ وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا﴾ "تو ان کے بعد وہ نالائق لوگ ان کی جگہ آئے جنہوں نے نمازوں کو ضائع کیا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی تو عنقریب وہ جہنم کی خوفناک وادی غی سے جاملیں گے۔" (پ16، مریم:59) اس آیت کا سیاق و سباق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ مریم میں کثیر انبیاءِ کرام علیہم الصّلوٰۃ والسّلام کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ یہ وہ ہستیاں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے نبوت و رسالت کا منصب عطا کر کے ان پر اپنا خصوصی احسان کیا، انہیں ہدایت پر فائز کیا اور انہیں شریعت کی تشریح کے لئے منتخب کرلیا۔ ان ہستیوں کی عملی حالت و کیفیت یہ ہے کہ جب ان کے سامنے اللہ کریم کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو یہ سجدہ کرتے اور روتے ہوئے گر پڑتے ہیں لیکن ان کے بعد ایسے لوگ آئے جو ناخلف اور نااہل تھے اور ان کی نااہلی کی علامت یہ تھی کہ "اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ" "انہوں نے نمازوں کو ضائع کیا" اور "وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ" "نفس کی خواہشات کی پیروی کو اپنی زندگی بنالیا" تو فرمایا، "فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا" "تو عنقریب وہ جہنم کی خوفناک وادی غی سے جاملیں گے۔" "غَیّ" جہنم کی ایک وادی بھی ہے اور سرکشی کو بھی عربی میں "غَیّ" کہا جاتا ہے۔

اب یہاں پر آیات کا مربوط بیان دیکھیں کہ پہلے کاملین کا تذکرہ فرمایا، جو کتابِ الٰہی سن کر روتے اور سجدے کرتے ہیں یعنی نہایت باعمل ہیں لیکن پھر بتایا کہ ان کے بعد ایسے لوگ آئے جنہوں نے بے عملی کو شِعار بنایا کہ نمازیں برباد کیں، خواہشات کے غلام بنے اور اسی بے عملی و بدعملی کی زندگی میں پڑے رہے تو یہ لوگ سیدھے راستے سے بہکنے، بھٹکنے والے اور جہنم کا ایندھن ہیں۔

اب قرآن کی روشنی میں ہم اپنے زمانے کے لوگوں پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔ ہمارے یہاں جو پرچون کی طرح گلی گلی اجتہاد کی دکان کھولنے کی بات کرکے پھر خود ہی شوقِ اجتہاد پورا کرنے لگتے ہیں یا کسی حکومتی بلڈنگ میں بھاری الاؤنس لے کر بیٹھنے والوں کو اجتہاد کی اجازت دینے کی باتیں کرتے ہیں، ان سب کی ایک ہفتے کی زندگی دیکھ لیں، وہ پروفیسرز ہوں یا مفکر کہلانے والے، عالمی اسکالر کا لقب رکھنے والے یا دنیاوی پڑھے لکھے افراد، اخبار میں کالم کے ایک دو صفحے لکھ دینے والے یا دو چار کتابوں کے مصنفین، زیادہ تر اجتہاد کی بات یہی کرتے ہیں، ان سب کے ایک ہفتے کی عملی حالت چیک کرلیں کہ نماز پڑھتے ہیں یا نہیں؟ آپ کو معلوم ہوجائے گا کہ "اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ" یعنی **"انہوں نے نمازیں ضائع کیں" کے پکے عامل ہوں گے** اور "اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ" **ترجمہ: "انہوں نے خواہشات کی پیروی کی۔"** کا کامل نمونہ نظر آئیں گے۔

سال 2002ء کے بعد کی بات ہے کہ ایک صاحب اجتہاد کی بہت زیادہ باتیں کرتے تھے حتی کہ ان کے انٹرویو وغیرہ بھی اس موضوع پر میگزینوں میں کبھی کبھار چھپتے تھے۔ ان صاحب کا اجتہاد یہاں تک پہنچا ہوا تھا کہ تھوڑی بہت شراب پی لینا بھی ان کے نزدیک کوئی اتنا مسئلہ نہیں تھا، ان کے نزدیک شراب پینا بھی اجتہادی مسئلہ ہی تھا۔ بعد میں پتہ لگا کہ وہ موصوف خود بھی دو چار چسکیاں لگالیتے تھے۔

تو جناب، یہ ہیں وہ حضرات جن کے متعلق علما فرماتے ہیں کہ ایسوں کے لئے اجتہاد کا دروازہ بند ہے اور جہاں تک حقیقی اور اہل علماء کا تعلق ہے تو وہ آج بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اجتہاد کرتے ہیں، جو نئے مسائل پیش آتے ہیں ان پر غور و فکر کرکے ان کے حل تلاش کرتے ہیں۔

اس وقت پوری دنیا میں جو اسلامک بینکنگ چل رہی ہے، کیا یہ پورا نظام امام اعظم سیدنا امام ابوحنیفہ یا سیدنا امام شافعی رضی اللہ عنہما یا ہدایہ و فتح القدیر کے مصنفین جعل اللہ مقامھما فی اعلی علیین نے بیان فرمایا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اسلامک بینکنگ اور اس کے مربوط و منظم طریقۂ کار کے اجتہادی استخراج و استنباط کا سہرا آج کے زمانے کے اہلِ اجتہاد علماء ہی کے سر پر سجا ہوا ہے۔ ملائیشیا، انڈونیشیا، قطر، بحرین، عمان، دبئی کے علماء ہی نے اسلامی بینکنگ کی بنیاد رکھی اور اسے عملی طور پر کامیاب کرکے دکھایا، پھر پاکستان کے متعلقہ لوگوں نے ان ہی ممالک کے علماء کی اتباع میں مزید کام کیا۔

(جاری ہے)

محبوبِ خدا سے ملنے کی جگہ

مولانا ابو الحسن عطاری مَدَنی*

44 اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ ترجمہ: میں حوض (کوثر) پر تمہارا پیش رو ہوں گا۔[1]

45 اَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ ترجمہ: میں تمہارا گواہ ہوں گا۔[2]

ایسی احادیثِ مبارکہ ذخیرۂ حدیث میں الفاظ کے مختصر سے فرق سے بکثرت موجود ہیں۔ بعض روایات میں ''اَنَا'' کی جگہ ''اِنِّی'' مروی ہے، نیز بعض روایات میں یہ دونوں فرامین ایک ہی روایت میں بھی مروی ہیں اور ''اَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ'' کے الفاظ جدا بھی مروی ہیں۔

نیز کثیر روایات سے پتا چلتا ہے کہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے یہ مبارک فرامین ایک نہیں بلکہ کئی مواقع پر ارشاد ہوئے۔

ایک تفصیلی روایت میں ہے کہ حضور نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے شہدائے اُحد پر آٹھ سال کے بعد ایسے نماز پڑھی کہ جیسے آپ زندوں اور فوت شدگان سے رخصت ہو رہے ہوں، پھر آپ منبر پر جلوہ گر ہوئے اور فرمایا: میں تمہارے آگے پیش رو ہوں اور میں تمہارا گواہ ہوں اور تمہارے وعدہ کی جگہ حوض ہے اور میں اسے اپنی اس جگہ سے دیکھ رہا ہوں اور میں تم پر یہ خوف نہیں کرتا کہ تم میرے بعد شرک کرو گے لیکن میں تم پر دنیا کا خوف کرتا ہوں کہ تم اس میں رغبت کر جاؤ۔

صحابۂ کرام اس فرمان سے سمجھ گئے تھے کہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پردہ فرمانے کا وقت قریب آچکا ہے جیسا کہ راویِ حدیث حضرت عقبہ بن عامر فرماتے ہیں: ''فَكَانَتْ آخِرَ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنی حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے یہ فرماتے وقت جو میں نے دیدار کیا یہ آخری دیدار تھا۔''[3]

اے عاشقانِ رسول! ان روایات میں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دو مبارک اوصاف کا بیان ہے: 1 فَرَط 2 شَهِيْدٌ

''فَرَط'' فَرَطَ يَفْرُطُ سے صفتِ مشبہ کا صیغہ ہے۔[4] اس کے معنیٰ ہیں پیش رو، راہنمائی کرنے والا، آگے جانے والا۔ محاورہ عرب میں فَرط اُسے کہتے ہیں جو لشکر یا قافلے سے پہلے آگے جاکر پانی وغیرہ کی جگہ تلاش کرے اور آنے والوں کے ٹھہراؤ وغیرہ کا انتظام کرے جیسا کہ حافظ عراقی رحمۃُ اللہِ علیہ نے لکھا ہے۔[5]

فرط کے معنیٰ و مفہوم کو مزید وضاحت کے ساتھ سمجھنے کے لئے یہ دو روایات اور شرح پڑھئے:

مؤمنین کے جو بچے نابالغی میں فوت ہو جاتے ہیں انہیں بھی

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

والدین کے لئے فرط فرمایا گیا ہے جیسا کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بابرکت ہے: مَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطَانِ مِنْ اُمَّتِي اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ یعنی میری امت میں سے جس کے دو بچے فرط ہوں (یعنی نابالغی میں ہی فوت ہو کر آگے چلے گئے) اللہ کریم ان کے سبب اسے جنّت میں داخل فرمائے گا۔ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اور جس کا ایک بچہ پیشوائی کے لئے گیا ہو تو؟ فرمایا: وہ ایک بچہ بھی اس کی پیشوائی کرے گا۔ عرض کی: آپ کی اُمّت میں جس کی پیشوائی کے لئے کوئی نہ ہو تو؟ فرمایا: فَاَنَا فَرَطُ اُمَّتِي لَنْ يُّصَابُوا بِمِثْلِي تو میں اپنی امت کا پیش رو ہوں، وہ میرے جیسا پیشوا ہرگز نہ پائیں گے۔[6]

انبیا کے اپنی اُمّت کے لئے فرط ہونے کے بارے میں ایک حدیثِ پاک ملاحظہ کیجئے: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اِذَا اَرَادَ رَحْمَةَ اُمَّةٍ مِنْ عِبَادِهٖ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهٗ لَهَا فَرَطًا وَسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا وَاِذَا اَرَادَ هَلَكَةَ اُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِيُّهَا حَيٌّ یعنی اللہ ربُّ العزّت جب اپنے بندوں میں سے کسی امت پر رحمت چاہتا ہے تو اس کے نبی کو اس سے پہلے وفات دیتا ہے پھر اس نبی کو اس کے آگے پیش رو بناتا ہے اور جب کسی گروہ کی ہلاکت کا ارادہ کرتا ہے تو اسے اس کے نبی کی زندگی میں عذاب دیتا ہے۔[7]

مشہور مفسر و محدث حکیمُ الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرط اور اس سے متعلقہ حدیثِ مبارکہ کی شرح کرتے ہوئے کیا ہی ایمان افروز جملے تحریر فرماتے ہیں چنانچہ مراٰۃ المناجیح میں ہے: فرط بمعنی فارط ہے جیسے تبع بمعنی تابع۔ فرط وہ شخص ہے جو کسی جماعت سے آگے منزل پر پہنچ کر ان کے طعام قیام وغیرہ تمام ضروریات کا انتظام کرے جس سے وہ جماعت آکر ہر طرح آرام پائے۔ مطلب یہ ہے کہ میں تم سے پہلے جارہا ہوں تاکہ تمہاری شفاعت تمہاری نجات تمہاری ہر طرح کارسازی کروں، تم میں سے جو بھی ایمان پر فوت ہو گا وہ میرے پاس میری حفاظت میرے انتظام میں اس طرح آئے گا جیسے مسافر اپنے گھر آتا ہے بھرے گھر میں۔ مؤمن مرتے ہی حضور کے پاس پہنچتا ہے بلکہ بعض مؤمنوں کی جانکنی کے وقت حضورِ انور انہیں لینے تشریف لاتے ہیں جیسا کہ امام بخاری کا واقعہ ہوا اور بہت مرنے والوں سے سنا گیا کہ حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم آگئے۔ خیال رہے کہ چھوٹے فوت شدہ بچوں کو بھی فرط فرمایا گیا ہے مگر وہ فرطِ ناقص ہیں حضورِ انور فرطِ کامل یعنی ہر طرح کے منتظم، نیز ”ایدیکم“ میں خطاب ساری امت سے ہے نہ کہ صحابۂ کرام سے، حضور اپنی امت کے دائمی منتظم ہیں۔[8]

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: مؤمن مر کر نہ تو لاوارث ہوتا ہے نہ اجنبی گھر میں جاتا ہے، اس کے والی وارث حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم اس سے پہلے وہاں پہنچ چکے ہیں، ان کی آغوشِ رحمت میں جاتا ہے، بھرے گھر میں اترتا ہے۔[9]

ان بیان کردہ احادیثِ مبارکہ پر غور کریں تو یہ چند نِکات سامنے آتے ہیں:

- حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا دنیا سے رخصت ہونے کا اشارہ فرمانا۔
- صحابۂ کرام کے جدائی کے غم کو ملحوظ فرماتے ہوئے وجہِ رخصت بیان فرمانا۔
- پردہ فرمانے کے باوجود احوالِ اُمّت پر گواہ ہونے کا فرمانا۔
- پردہ میں ہونے کے باوجود پاس ہونے کا اشارہ فرمانا۔
- اُمّت پر حاضر وناظر ہونا۔
- حوضِ کوثر پر ملنے اور منتظر و منتظم ہونے کا فرمانا۔
- حوضِ کوثر کے وجود اور مشاہدہ کا ذکر فرمانا۔

ان نِکات پر عشق بھری معلومات کیلئے اگلے ماہ کے شمارے کا انتظار کیجئے۔

---

(1) بخاری، 4/270، حدیث: 6589 (2) بخاری، 3/45، حدیث: 4085 (3) بخاری، 3/33، حدیث: 4042 (4) مراٰۃ المناجیح، 7/408 (5) طرح التثریب، 3/296 (6) ترمذی، 2/333، حدیث: 1064 (7) مسلم، ص966، حدیث: 5965 (8) مراٰۃ المناجیح، 8/286 (9) مراٰۃ المناجیح، 8/314۔

بے تکلفی (Frankness)

مولانا ابو رجب محمد آصف عطّاری مَدَنی*

گردن خون سے لال ہوگئی بائیو گرافی (سیرت) کے پیریڈ میں ایک طالبِ علم نے مجھے بتایا کہ میں پہلے کراچی کے ایک ہائی اسکول میں پڑھتا تھا۔ وہاں کلاس 7 میں دو اسٹوڈنٹس نے دوستی اور بے تکلفی کی بنیاد پر آپس میں "گُدی مار" کا کھیل مقرر کر رکھا تھا، اس کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ ملاقات ہونے پر اگر ایک نے اپنی گُدی یعنی اپنی گردن کے پچھلے حصے پر ہاتھ نہ رکھا ہو تو دوسرے کو اختیار ہوتا ہے کہ وہ اس کی گُدی پر اچانک تھپڑ مار دے، ایک دن ایک دوست نے دوسرے کی گُدّی پر زوردار تھپڑ مارا اور غالباً کوئی نوکیلی چیز بھی اس کے ہاتھ میں تھی، جس کی وجہ سے دوسرے کی گردن خون سے لال ہوگئی، اسے فوراً اسپتال لے جانا پڑا جہاں اس کے زخم پر کئی ٹانکے لگے۔

محترم قارئین! بے تکلفی کے نام پر کی جانے والی اس طرح کی بہت سی خلافِ شریعت حرکتیں دیکھنے اور سننے میں آتی ہیں۔ ہمارے معاشرے میں بعض لوگوں کو غلط فہمی ہے کہ جس سے ہماری بے تکلفی ہو اسے ہم جو چاہیں کہہ سکتے ہیں اور جو اس کے ساتھ کرنا چاہیں کرسکتے ہیں، حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ اس میں کچھ تفصیل (Detail) ہے۔

بے تکلفی کی اقسام آج کے دور میں اجنبیت سے شناسائی (یعنی تھوڑی بہت جان پہچان) اور شناسائی سے واقفیت (گہری جان پہچان) پھر اُنسیت اور دوستی، اس کے بعد آپسی بے تکلفی (Frankness) کا سفر قدرے تیزی سے طے ہوتا ہے۔ یہی بے تکلفی قریبی رشتہ داروں، بہن بھائیوں اور میاں بیوی میں بھی پائی جاسکتی ہے، پھر یہ بے تکلفی کبھی زبان کی حد تک ہوتی ہے کہ آپس میں کسی پرسنل ایشو (ذاتی معاملے) پر بھی بات کرلیتے ہیں یا ایسے اپنائیت والے انداز سے ایک دوسرے سے بات کرلیتے ہیں کہ کسی اور کے ساتھ ایسا انداز اختیار نہیں کرتے، ایک دوسرے کو اپنا رازدار بھی بنالیتے ہیں۔ کبھی یہ بے تکلفی مالی ہوتی ہے کہ ایک دوسرے کی تھوڑی بہت رقم استعمال کرلی جاتی ہے یا ایک دوسرے سے قرض مانگنے میں شرم محسوس نہیں ہوتی، کبھی استعمال کی چیزوں میں بے تکلفی ہوتی ہے کہ ایک دوسرے سے کوئی چیز مثلاً بائیک، بال پوائنٹ یا کال کرنے کے لئے موبائل وغیرہ لینے میں جھجک نہیں ہوتی

* چیف ایڈیٹر ماہنامہ فیضان مدینہ

وغیرہ۔ ان باتوں کا کوئی بھی فریق بُرا نہیں مانتا۔ ہمارے بزرگانِ دین کے حالاتِ زندگی میں بھی مختلف قسم کی بے تکلفی والے واقعات ملتے ہیں لیکن بہت کم، پھر ان کی بے تکلفی میں مسلمان کو تکلیف دینا، اسے بے عزت کرنا یا مالی طور پر نقصان پہنچانا شامل نہیں تھا۔

بے تکلفی کے فوائد اور نقصانات بے تکلفی بنیادی طور پر زندگی کو خوبصورتی، رونق اور امید دیتی ہے کہ کوئی ہے جس سے میں اپنے دل کی بات کر سکتا ہوں، اپنا غم اور خوشی اس سے شیئر کر سکتا ہوں، اس کی چیز بلا جھجک استعمال کر سکتا ہوں، ضرورت پڑنے پر اس سے پیسے لینے میں شرم محسوس نہیں ہوگی۔ لیکن ضروری ہے کہ یہ سارے کام شریعت کے دائرے میں رہ کر کئے جائیں اور جس کام کو شریعت منع کردے اب وہ کام جائز نہیں ہوگا چاہے اسے بے تکلفی کے نام پر کیا جائے یا کسی اور عنوان سے! اب یہ بے تکلفی دنیا اور آخرت میں نقصان دے گی کیونکہ بے تکلفی کی وجہ سے شرعی احکام معطل (Suspend) نہیں ہو جاتے کہ اس بات کی کھلی چُھوٹ مل جائے کہ آپ بے تکلفی کے نام پر کسی کا بُرا لقب رکھ دیں اور اسے موٹا، کالا، پیٹو وغیرہ کہنا شروع کردیں، اس پر بدگمانی کریں کہ یہ خوفِ خدا میں رونے کا ڈرامہ کر رہا ہے، اس کی غیبت کریں، اس کے عیب اُچھالیں، اسے بہتان لگائیں کہ اس نے فلاں آدمی سے اتنی رشوت لی ہے، اسے گالیاں دیں یا اس سے قرض لے کر واپس نہ کریں وغیرہ۔

اعتدال کی راہ اختیار کریں حضرت سیّدُنا یونُس بن عبْدُ الاعلیٰ رحمۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیّدُنا امام شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: یونُس! لوگوں سے کھنچے کھنچے رہنا عداوت پیدا کرتا ہے اور ان سے بے تَکَلُّف ہو جانا بہت سے بُرے ہم نشین بنا دیتا ہے لہٰذا دوری اور بے تکلفی کے درمیان رہنا۔

(حلیۃ الاولیاء، 9/130، رقم: 13361)

بے تکلفی کے بارے میں 5 اہم باتیں (1) بے تکلفی کا تعلق قائم کرنے سے پہلے ہزار مرتبہ سوچ لیجئے، کیونکہ بعد میں اسے ختم کرنا آسان نہیں ہوتا۔ انسان کا موڈ بدلتا رہتا ہے اگر کل آپ کا ذہن بن بھی گیا کہ اب اس شخص سے بے تکلف نہیں ہونا لیکن ضروری نہیں کہ اس کا بھی یہی ذہن بن جائے، پھر وہ ایسا "کمبل" بن جائے گا جسے آپ تو چھوڑنا چاہیں گے لیکن وہ آپ کو نہیں چھوڑے گا (2) بے تکلفی کی وجہ سے شریعت میں جو رعایتیں دی گئی ہیں ان کی ایک حد (Limit) ہے پھر انہیں خود پر نافذ (Implement) کرنے میں بہت احتیاط درکار ہے کیونکہ ان کا تعلق غور و فکر کے ساتھ ہے، ایسا نہ ہو کہ آپ ان کاموں کو اپنے لئے جائز سمجھیں لیکن جائز نہ ہوں! میں تو آپ کو مشورہ دوں گا کہ خود رسک لینے کے بجائے اہلِ سنّت کے کسی اچھے مفتی صاحب سے مسئلہ پوچھ لینا چاہئے کہ فلاں سے میری بے تکلفی ہے کیا ہمارا آپس میں یہ یہ معاملہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ پھر جو راہ نمائی ملے اس پر عمل کیجئے (3) بے تکلفی لائف ٹائم نہیں ہوتی کہ ایک مرتبہ کسی سے بے تکلفی قائم ہو گئی تو اب یہ تعلق زندگی بھر چلے گا کیونکہ یہ ضروری نہیں کہ وہ باتیں جو آج ہمیں اچھی لگتی ہیں کل عمر بڑھنے، اسٹیٹس تبدیل ہونے یا مزاج بدلنے کے بعد بھی اچھی لگیں، خاص کر جب کسی دوست سے طویل عرصے بعد ملاقات ہو تو فوراً بے تکلفی کے اظہار سے محتاط رہئے، کیونکہ سامنے سے ناگواری ظاہر ہونے پر شرمندگی بھی اٹھانا پڑ سکتی ہے (4) بے تکلفی اپنے ہم رُتبہ، ہم عمر لوگوں کے ساتھ ہونی چاہئے جس کی وجہ سے کسی کی عزت اور وقار پر حرف نہ آئے، لہٰذا بچّوں، شاگردوں اور ماتحتوں سے زیادہ بے تکلف ہونے میں احتیاط کیجئے۔ فتاویٰ رضویہ میں ہے: اور (آم وغیرہ کے) صرف چھلکوں سے ہم عمر ہم مرتبہ لوگ نادراً (کبھی کبھار) محض تطبیبِ قلب (دل خوش کرنے) کی طور پر باہم مزاح دوستانہ کریں جس میں اصلاً کسی حُرمت یا حَشمتِ دینی کا ضرر حالاً یا

مآلاً(یعنی Present and Future میں) نہ ہو تو مباح ہے۔(فتاویٰ رضویہ،111/24) 5 نامحرم مرد و عورت (مثلاً دیور بھابھی، کلاس فیلوز) کی آپس میں بے تکلفی کی کوئی گنجائش نہیں۔ اس سے بچنا ہی ہوگا۔

ان کاموں سے پرہیز کیجئے بے تکلفی ہر کسی کو اچھی نہیں لگتی، بعض صورتوں میں انسان گناہ گار بھی ہو سکتا ہے، اس لئے ان کاموں سے پرہیز ہی کیجئے: 1 کسی کی کمر یا گردن پر اچانک تھپڑ مار دینا، مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ایسی دل لگی ہنسی کسی سے کرنی جس سے اس کو تکلیف پہنچے مثلاً کسی کو بیوقوف بنانا اس کے چپت لگانا وغیرہ حرام ہے۔(مراٰۃ المناجیح، 127/5) 2 بازو مروڑ دینا 3 کوئی چیز اٹھا کر دے مارنا (اگر آنکھ یا جسم کے نازک حصے پر لگ جائے تو مصیبت کھڑی ہو جاتی ہے) 4 بیٹھنے والے کے نیچے سے کرسی کھینچ لینا 5 ابھی کوئی ٹھیک سے بیٹھ بھی نہ پائے لیکن جھٹکے سے بائیک چلا دینا 6 چلتی بائیک کو اچانک ریس دے دینا جس کی وجہ سے پیچھے بیٹھنے والے کا توازن (Balance) بگڑ جائے 7 اسکول کالج میں سال کے پہلے دن یا آخری دن کپڑوں پر سیاہی(Ink) چھینک دینا 8 منع کرنے کے باوجود زبردستی اس کی جیب سے رقم نکال لینا 9 نہر، دریا یا سمندر میں زبردستی دھکا دینا یا پکڑ کر کھینچ لینا کہ ہم نہا رہے ہیں تم بھی نہاؤ 10 یہ جانتے ہوئے بھی کہ اسے ناگوار گزرے گا کسی کے سامنے سے اسپیشل چیز مثلاً آئس کریم یا فروٹ چاٹ یا پِزا وغیرہ اٹھا کر کھا جانا 11 نیند سے جگانے کے لئے منہ پر تھپڑ مارنا یا اچانک لحاف یا چادر کھینچ دینا(کیونکہ بعض اوقات لباس اوپر نیچے ہوا ہوتا ہے جس سے بے پردگی ہو رہی ہوتی ہے) 12 اس کے کمرے میں بغیر اجازت داخل ہو جانا 13 باہر سے دروازہ لاک کر کے کسی کو کمرے یا واش روم میں بند کر دینا 14 مصافحہ (ہاتھ ملانے) میں ایک دَم ہاتھ اتنی زور سے دبانا کہ اس کی چیخیں نکل جائیں اس پر کھی کھی کر کے ہنسنا 15 معانقہ (یعنی گلے ملنے) میں زور سے دبا دینا کہ اگلے کی جان پر بن آئے، کئی برس پہلے ہیڈ پنجند (جنوبی پنجاب) کے اسکول ماسٹر کے ساتھ اسی طرح کا واقعہ پیش آیا کہ کسی نے اس سے عید ملنے کے دوران اتنی زور سے دبایا کہ بے چارا بے ہوش ہو کر زمین پر گر گیا پھر اسے اسپتال لے جانا پڑا، جہاں اسے بڑی مشکل سے ہوش میں لایا گیا 16 کھاتے پیتے وقت ٹوکنا کہ اب بس بھی کرو جانوروں کی طرح کھاتے چلے جا رہے ہو 17 اسے سب کے سامنے جھاڑ دینا، بے عزتی کر دینا کہ یہ مائنڈ نہیں کرے گا 18 اس کے گھریلو معاملات میں دخل دینا 19 کسی کے موبائل میں گھس جانا، اس کے واٹس اپ اور میسجز دیکھنا، اس کی فیملی کی تصویریں، ویڈیوز وغیرہ دیکھنا(بلکہ کسی کو بھی اپنے موبائل میں گھر کی خواتین کی تصویریں یا ویڈیوز رکھنی ہی نہیں چاہئیں) 20 پردے کا لحاظ اُٹھا کر دوسرے کے اہلِ خانہ کے درمیان جا بیٹھنا 21 اس کی اہم چیز چابی یا موبائل وغیرہ چھپا دینا اور اسے پریشان کرنا 22 ”مان نہ مان میں تیرا مہمان“ بن کر خوامخواہ کی مہنگی فرمائشیں کرنا 23 ہر چھوٹے بڑے کام کے لئے اس کی بائیک وغیرہ استعمال کرنا، عافیت اِسی میں ہے کہ بندہ اپنی چیز ہی اِستعمال کرے، قریبی دوست کی اَشیا بھی بِلا اِجازت اِستعمال نہ کرے کیونکہ بہت سے بے تکلف دوستوں میں بھی بعض اوقات مَسائل پیدا ہو جاتے ہیں مثلاً اگر کوئی دوست کی موٹر سائیکل پنکچر کر کے آ گیا یا ایکسیڈنٹ میں کچھ نُقصان کر دیا تو اب جس کا نُقصان ہوا ہے وہ خوشی سے جھومے گا نہیں بلکہ ہو سکتا ہے کہ وہ طنزیہ جملے کہہ کر اپنے غصے کا اِظہار کرے کہ تم کو صحیح چلانی نہیں آتی، سارا پیٹرول ختم کر دیا، بریک خَراب کر دیا وغیرہ 24 بلا اجازت تصویر یا وڈیو بنانا خاص کر جب وہ رف انداز میں بیٹھا ہو۔

اللہ پاک ہمیں ہر کام شریعت کے مطابق کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بخشش کے اسباب (قسط:01)

مولانا محمد نواز عطاری مَدَنی*

اللہ پاک کی ہمیشہ رہنے والی نعمتوں سے بھرپور جنّت میں داخلہ اور مختلف عذابات سے بھری جہنّم سے نجات کا دار و مدار انسان کی بخشش پر ہے۔ آیئے! بخشش کا سبب بننے والی نیکیوں پر مشتمل 3 فرامینِ مصطفےٰ پڑھئے، عمل کیجئے اور اپنی مغفرت کے لئے اللہ پاک کے فضل و کرم پر نظر رکھئے۔

1 نمازِ توبہ پڑھنے کے سبب بخشش جس شخص سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے پھر وہ وضو کر کے (2رکعت) نماز پڑھتا ہے اور اللہ پاک سے بخشش طلب کرتا ہے تو اللہ پاک اسے بخش دیتا ہے۔[1] حکیمُ الْاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ مبارکہ کی شرح میں لکھتے ہیں: اس نماز کا نام "نمازِ توبہ" ہے۔ بہتر یہ ہے کہ اس کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پڑھے یا پہلی رکعت میں پارہ4، سورۂ اٰلِ عمرٰن کی آیت نمبر 135 اور دوسری رکعت میں پارہ5، سورۃُ النساء کی آیت نمبر 110 پڑھے۔ بہتر ہے کہ اس نماز سے پہلے غسل کرلے اور دُھلے ہوئے کپڑے پہن لے۔[2]

2 بخشش کا سبب بننے والا اِسْتِغفار جس شخص نے کہا: "اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہ" یعنی میں معافی مانگتا ہوں اس اللہ سے جس کے سواء کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ زندہ ہے، قائم رکھنے والا ہے اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔ اس کی بخشش کر دی جائے گی۔[3] حکیمُ الْاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: یہ استغفار بدترین گناہوں کی بخشش کے لئے مفید ہے، مگر علماء فرماتے ہیں کہ توبہ سچے دل سے ہو کہ توبہ کے وقت آئندہ گناہ سے بچنے کا پورا ارادہ ہو، گناہ پر قائم رہتے ہوئے منہ سے توبہ توبہ بول دینا ایک طرح کا مذاق ہے۔ ایک اور جگہ مفتی صاحب لکھتے ہیں: استغفار کی حقیقت یہ ہے کہ مجرم گزشتہ (گناہ) پر نادم (شرمندہ) ہو اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کرے، اگر حقوق سے توبہ کرتا ہے تو ادا کردے، گناہ پر قائم رہتے ہوئے منہ سے توبہ توبہ کرنا استغفار کی حقیقت نہیں۔[4]

3 بخشش کا سبب بننے والے کلمات اللہ کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی ہائے میرے گناہ! ہائے میرے گناہ، اس نے یہ بات دو یا تین مرتبہ کہی تو اللہ کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس سے فرمایا کہ تم کہو: اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِی یعنی اے اللہ! تیری مغفرت میرے گناہوں سے زیادہ وسیع ہے اور میں اپنے عمل کے مقابلے میں تیری رحمت کی زیادہ امید رکھتا ہوں۔ اس نے یہ کلمات کہے، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس سے فرمایا: دوبارہ کہو، تو اس نے یہ کلمات دوبارہ کہے۔ نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس سے فرمایا پھر کہو، اس نے پھر دہرا دیئے تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: کھڑے ہو جاؤ! بے شک اللہ پاک نے تمہیں بخش دیا ہے۔[5]

جاری ہے۔۔۔

(1)ترمذی، 1/414، 415 حدیث: 406ملتقطاً(2)مراٰۃ المناجیح، 2/303ملخصاً
(3)ترمذی، 5/336، حدیث:3588ملتقطاً(4)مراٰۃ المناجیح، 3/372۔2/303
(5)مستدرک، 2/238، حدیث:2038۔

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ، کراچی

حُسنِ مُعاشرت کے نبوی اصول (قسط:04)

مولانا راشد علی عطاری مَدَنی*

ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے اکتوبر کے شمارے میں بیان کیا گیا تھا کہ حضور نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک تعلیمات حسنِ معاشرت کے عظیم اصولوں کی حیثیت رکھتی ہیں، اب تک اس مضمون کی تین اقساط میں 47 اصولوں پر مشتمل فرامینِ مبارکہ پیش کئے گئے ہیں جبکہ 20 اصولوں پر مشتمل احادیثِ مبارکہ مع ترجمہ آپ اس مضمون میں پڑھیں گے۔

اصول48: اجرت وقت پر ادا کرو!

اَعْطُوا الْاَجِيرَ اَجْرَهٗ قَبْلَ اَنْ يَجِفَّ عَرَقُهٗ یعنی مزدور کو اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی مزدوری ادا کر دو۔[1]

اصول49: ہر کام اچھے انداز سے کرو!

اَنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ يُحِبُّ اِذَا عَمِلَ اَحَدُكُم عَمَلًا اَن يُّتقِنَهٗ یعنی اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص کوئی کام کرے تو خوش اسلوبی اور مہارت سے کرے۔[2]

اصول50: صرف اپنا نہیں دوسروں کا بھی خیال رکھو!

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ یعنی تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہی کچھ پسند نہ کرے جو خود اپنے لئے پسند کرتا ہے۔[3]

اصول51: دوسروں کے لئے نفع بخش بنو!

اَحَبُّ النَّاسِ اِلَى اللهِ اَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ یعنی اللہ پاک کو سب سے بڑھ کر محبوب بندے وہ ہیں جو لوگوں کو زیادہ فائدہ پہنچانے والے ہیں۔[4]

اصول52: تنگدستوں پر آسانی کرو!

مَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ یعنی جو کسی تنگ دست کے لئے آسانی پیدا کرے گا، اللہ پاک اس کے لئے دنیا اور آخرت میں آسانی پیدا کرے گا۔[5]

اصول53: دکھ درد میں دوسروں کے کام آؤ!

اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ سُرُورٌ تُدْخِلُهٗ عَلٰى مُسْلِمٍ اَوْ تَكْشِفُ عَنْهُ كُرْبَةً اَوْ تَقْضِي عَنْهُ دَيْنًا اَوْ تَطْرُدُ عَنْهُ جُوعًا یعنی اللہ کو سب سے محبوب عمل کسی مسلمان کو خوشی فراہم کرنا یا اس کی کوئی تکلیف دور کرنا یا اس کا قرض ادا کرنا یا اس کی بھوک مٹانا ہے۔[6]

اصول54: مسلمان بھائی کی حاجت پوری کرو!

مَن مَشٰى مَعَ اَخِيهِ فِي حَاجَةٍ حَتّٰى اَثْبَتَهَا لَهٗ اَثْبَتَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ قَدَمَهٗ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ فِيهِ الْاَقْدَامُ یعنی جو شخص اپنے کسی بھائی کی ضرورت کے لئے اس کے ساتھ جائے حتیٰ کہ اس کی ضرورت پوری کر دے تو اللہ تعالیٰ پلِ صراط پر اس کو اس روز ثابت قدم رکھے گا جس روز لوگوں کے قدم ڈگمگا رہے ہوں گے۔[7]

اصول55: بداخلاقی سے بچو یہ نِری بربادی ہے!

الْخُلُقُ السَّوْءُ يُفْسِدُ الْعَمَلَ كَمَا يُفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ یعنی بداخلاقی نیک عمل کو اس طرح خراب کر دیتی ہے جس طرح

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، نائب مدیر ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

سر کہ شہد کو خراب کر دیتا ہے۔ [8]

اصول56: ظلم سے بچو کہ یہ برباد کر دیتا ہے!

اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَاِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللهِ حِجَابٌ یعنی مظلوم کی بد دعا سے بچو کیونکہ اس کی دعا اور اللہ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔ [9]

اصول57: جانوروں پر رحم کرو!

عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِي هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ لَا هِيَ اَطْعَمَتْهَا وَلَا سَقَتْهَا اِذْ حَبَسَتْهَا وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ یعنی ایک عورت کو بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا جسے اس نے قید کر دیا تھا حتی کے وہ بلی مر گئی۔ بس اسی وجہ سے وہ عورت جہنم کی آگ میں چلی گئی، اس نے اسے قید کیا تو نہ اسے خود کھلایا پلایا اور نہ ہی چھوڑا کہ وہ حشرات الارض ہی کھا لیتی۔ [10]

اصول58: ہر جاندار کے ساتھ بھلائی کرو!

فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ یعنی ہر جاندار کے ساتھ بھلائی کرنے میں اجر و ثواب ہے۔ [11]

اصول59: بھلائی کرنے والوں کا شکریہ ادا کرو!

لَا يَشْكُرُ اللهَ مَنْ لَّا يَشْكُرُ النَّاسَ یعنی جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔ [12]

اصول60: نجومیوں اور کاہنوں سے دور رہو!

مَنْ اَتٰى عَرَّافًا فَسَاَلَهٗ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلَاةٌ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً یعنی جو شخص نجومی کے پاس گیا اور اس سے کسی چیز کے متعلق پوچھا تو چالیس شب تک اس کی کوئی نماز قبول نہیں ہو گی۔ [13]

اصول61: شرم و حیا اختیار کرو!

اَلْاِيمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُونَ شُعْبَةً وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْاِيمَانِ یعنی ایمان کے ستر سے زائد حصے ہیں اور حیا بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔ [14]

اصول62: امانت داری ضروری ہے!

لَا اِيمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ لَهٗ یعنی جو شخص امانت دار نہیں اس کا کوئی ایمان نہیں۔ [15]

اصول63: معاہدہ و وعدہ کی پاسداری لازم ہے!

لَا دِينَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَهٗ یعنی جو شخص وعدے کا پابند نہیں اس کا کوئی دین نہیں۔ [16]

اصول64: بُرائی روکنے اور مٹانے کی ہر ممکن کوشش کرو!

مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيمَانِ یعنی تم میں سے جو شخص کسی برائی کو دیکھے اسے چاہئے کہ وہ اسے اپنے ہاتھ سے روک دے، اگر اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو پھر اپنی زبان سے روکے، اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل میں بُرا جانے، یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔ [17]

اصول65: قطعِ تعلقی سے باز رہو!

لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ یعنی کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے تعلقات توڑے رکھے۔ [18]

اصول66: لوگوں کے مال پر نظر نہ رکھو!

اِزْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبُّكَ اللهُ وَازْهَدْ فِيمَا فِي اَيْدِي النَّاسِ يُحِبُّوكَ یعنی دنیا سے بے رغبت ہو جاؤ اللہ تم سے محبت کرے گا اور لوگوں کے مال و متاع سے بے نیاز ہو جاؤ لوگ تم سے محبت کریں گے۔ [19]

اصول67: دھوکا مت دو!

مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا یعنی جو ہمیں دھوکا دے وہ ہم میں سے نہیں۔ [20]

---

(1) ابن ماجہ، 3/162، حدیث:2443 (2) المعجم الاوسط، 1/260، حدیث:897 (3) بخاری، 1/16، حدیث:13 (4) المعجم الاوسط، 4/293، حدیث:6026 (5) مسلم، ص1110، حدیث:6853 (6) المعجم الاوسط، 4/293، حدیث:6026 (7) المعجم الاوسط، 4/293، حدیث:6026 (8) المعجم الاوسط، 1/247، حدیث:850 (9) مسلم، ص39، حدیث:121 (10) بخاری، 2/470، حدیث: 3482 (11) بخاری، 2/133، حدیث:2466 (12) ابوداؤد، 4/335، حدیث:4811 (13) مسلم، ص943، حدیث:5821 (14) مسلم، ص45، حدیث:35 (15) ابن حبان، 1/208، حدیث:194 (16) مسند احمد، 4/271، حدیث:12386 (17) مسلم، ص48، حدیث: 177 (18) بخاری، 4/167، حدیث: 6237 (19) ابن ماجہ، 4/422، حدیث:4102 (20) مسلم، ص64، حدیث:283۔

ملکِ شام کا تعارف و فضائل (قسط:01)

مولانا محمد آصف اقبال عطاری مدنی*

رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بادشاہت کا علاقہ، حضراتِ انبیائے کرام علیہم السّلام کی سَرزمین، اَبدالوں کا دیس اور برکتوں والا ملک "شام" دینی اور دنیاوی ہر دو لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اس کا موجودہ سرکاری نام "الجمہوریۃ العربیۃ السوریۃ" ہے، حضور نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی ظاہری زندگی ہی میں ملکِ شام کے فتح ہونے کی غیبی خبر وبشارت دے دی تھی کہ عنقریب شام فتح ہوجائے گا۔[1] چنانچہ خلافتِ صدیقی میں شام فتح ہونے کی ابتدا ہوئی اور خلافتِ فاروقی میں وہ مکمل فتح ہوگیا حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی یہ پیش گوئی بالکل درست ثابت ہوئی۔[2] ملکِ شام کی فتوحات اور وہاں اسلامی حکومت قائم ہونے سے دینِ اسلام کو بے حد قوت و شوکت اور اسلامی ریاست کو زبردست وسعت و برکت حاصل ہوئی۔ ہم یہاں اس عظیم ملک کی عظمت و شان اور اہمیت وحیثیت کو بیان کریں گے۔

شام سے مراد کتبِ سِیَر ومَغازی میں شام کا اطلاق تین علاقوں پر ہوتا ہے: 1 عرب کے عُرف میں شمال کی جہت میں جو بھی علاقہ ہے اُسے شام کہا جاتا ہے 2 کچھ عام لوگوں کے عرف میں شام سے مراد صرف دمشق ہے اور 3 تاریخی لحاظ سے جسے شام کہا جاتا ہے وہ سوریہ، اردن، لبنان اور فلسطین پر مشتمل علاقہ تھا، اسے سُورِیَّۃُ الْکُبْریٰ کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ مسلمانوں کا ملکِ شام میں سب سے پہلے داخلہ غزوۂ مُوتہ کے سلسلے میں حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زمانۂ اقدس میں ہوا، پھر زمانۂ فاروقی میں شام کے تمام شہر فتح ہوگئے اور آج شام عرب کے قدیم ترین ملکوں میں شمار ہوتا ہے، یہ ایسی بستیوں پر مشتمل ہے جو ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہیں، وہاں جاری نہریں ہیں اور تروتازہ و سرسبز کھیت ہیں۔[3]

شام نام کیسے پڑا؟ مؤرخین کے مطابق اس ملک کا نام شام رکھے جانے کی کئی وجوہات ہیں، ان میں سے ایک یہ بیان کی جاتی ہے کہ یہ نام حضرت نوح علیہ السّلام کے بیٹے "سام" کے نام سے پڑا کیونکہ یہی وہ پہلے شخص ہیں جو اس زمین پر تشریف لائے۔ عجمی لفظ کی تبدیلی کے سبب لفظِ "سام" کی سین کو شین کردیا گیا۔[4]

ملکِ شام کے فضائل پر احادیثِ مبارکہ کسی علاقے وخطے کی فضیلت اسی سے ظاہر ہوجاتی ہے کہ رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کی عظمت ورفعت کو اپنی زبانِ حق ترجمان سے بیان فرمادیا ہو اور ملکِ شام بھی ایسا ہی ایک ملک ہے کہ کثیر احادیثِ مبارکہ اس کی فضیلتوں کو واضح کرتی ہیں، یہاں چند ذکر کی جاتی ہیں:

شامی مسلمانوں کے لئے برکت کی دعا حضرت عبدُاللہ بن عمر رضی اللہُ عنہما سے روایت ہے کہ حضورِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دعا کی: اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ شَامِنَا، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ یَمَنِنَا یعنی اے

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ تراجم، المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)

اللہ پاک! ہمارے شام میں برکت دے اور اے میرے پروردگار! ہمارے یمن میں برکت عطا فرما۔ نجد والوں نے عرض کی: اور ہمارے نجد میں بھی۔ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پھر یہی دعا فرمائی: اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا۔ وہ پھر بولے: اور ہمارے نجد میں بھی۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔[5]

یعنی خدایا ہمارے شام کے مسلمانوں کے دین و دنیا میں برکتیں عطا فرما۔ دعا میں شام کو یمن پر اس لئے مقدم فرمایا کہ شام ہی میں قیامت قائم ہوگی، وہ ہی فلسطین سے متصل ہے اور فلسطین میں بیت المقدس عمان وغیرہ واقع ہیں، چالیس ابدال وہاں ہی رہتے ہیں، بعض لوگوں نے کہا ہے کہ مدینہ منورہ بھی شام ہی کا ایک شہر ہے بہر حال شام بہت افضل علاقہ ہے۔[6]

اللہ پاک کا چُنا ہوا اور رحمت بھرا ملک

حضرت ابو امامہ رضی اللہُ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ملک شام اللہ پاک کا چُنا ہوا شہر ہے اور وہ اپنے چنے ہوئے بندوں کو اس میں جمع فرمادے گا۔[7] ایسا کیوں نہ ہو کہ رحمت والے فرشتے اس ملک پر اپنے پر پھیلائے رہتے ہیں۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہُ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن ہم حاضر تھے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: (ملکِ) شام کے لئے خوشخبری ہے، بے شک رحمٰن عزوجل کے فرشتے اس پر اپنے پر پھیلائے رہتے ہیں۔[8] فرشتوں کا مقرر ہونا حفاظت کے لئے بھی ہے، چنانچہ اس حدیثِ پاک کی شرح کرتے ہوئے حکیمُ الْاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: چونکہ چالیس ابدال ہمیشہ شام کے شہر دمشق میں رہیں گے اس لئے وہاں فرشتے حفاظت کے لئے مقرر ہیں۔ معلوم ہوا کہ اللہ والوں کی برکت سے ملک میں حفظ و امان رہتی ہے۔ خیال رہے کہ اس سے یہ لازم نہیں کہ شام میں کبھی کسی کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی ہاں دوسرے مقامات سے کم یا وہاں کفر و گناہ کم ہوں گے جیسے ہر انسان کے ساتھ حفاظتی فرشتے رہتے ہیں مگر پھر بھی انسان کو تکلیف پہنچ جاتی ہے کہ یہ تکلیف رب تعالیٰ کے حکم سے آتی ہے اس وقت فرشتے حفاظت نہیں کرتے۔[9]

شام والوں کے ساتھ رہنے کا حکم

حضرت ابنِ حوالہ رضی اللہُ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: عنقریب یہ صورت پیش آئے گی کہ تمہارے مختلف لشکر ہوجائیں گے۔ ایک شام کا لشکر، ایک یمن کا لشکر اور ایک عراق کا لشکر۔ حضرت ابنِ حوالہ رضی اللہُ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر میں یہ صورتحال پاؤں تو کس کو اختیار کروں؟ ارشاد فرمایا: شام والوں کے ساتھ رہنا کیونکہ وہ اللہ کی زمین میں بہتر ہوگی اور اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو اس میں جمع کردے گا، اگر تمہیں یہ قبول نہ ہو تو یمن والوں کے ساتھ رہنا اور اپنے حوضوں سے پانی پینا اور اللہ پاک نے شام اور اس کے رہنے والوں کا میری خاطر ذمہ لے لیا ہے۔[10] شام والوں کے ساتھ رہنے کا حکم اس لئے دیا کیونکہ فتنوں کے دور میں ایمان و عافیت کا مَقام ملکِ شام ہوگا۔ چنانچہ ایک روایت میں ہے: سن لو! جب فتنے واقع ہوں گے تو ایمان ملکِ شام میں ہوگا۔[11]

شام والے غالب رہیں گے

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہمانے ممبر پر بیان کیا کہ میں نے رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ اللہ کے حکم کو قائم رکھے گا، انہیں رُسوا کرنے یا ان کی مخالفت کرنے والا انہیں نقصان نہیں پہنچاسکے گا یہاں تک کہ اللہ پاک کا حکم وفیصلہ آجائے اور وہ لوگوں پر غالب رہیں گے۔ یہ روایت سن کر مالک بن یخامر سکسکی نے کھڑے ہوکر عرض کی: امیر المؤمنین! میں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہُ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ اس گروہ سے مراد اہلِ شام ہیں، حضرت معاویہ رضی اللہُ عنہ نے اونچی آواز میں فرمایا: یہ مالک گمان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت معاذ رضی اللہُ عنہ سے سنا ہے کہ اس فرمانِ رسول میں گروہ سے مراد اہلِ شام ہیں۔[12]

---

(1) مسند احمد، 9/37، حدیث: 22323 (2) مراٰۃ المناجیح، 8/585، ملخصاً (3) معجم المعالم الجغرافیۃ فی السیرۃ النبویۃ، ص167 (4) معجم البلدان، 3/117 (5) ترمذی، 5/496، حدیث: 3979- بخاری، 4/440، حدیث: 7094- مسند احمد، 2/460، حدیث: 5994 (6) مراٰۃ المناجیح، 8/578 (7) معجم کبیر، 8/171، حدیث: 7718- مستدرک، 5/713، حدیث: 8602- تاریخ ابن عساکر، 1/119 (8) ترمذی، 5/497، حدیث: 3980- معجم کبیر، 5/158، حدیث: 4933 (9) مراٰۃ المناجیح، 8/580 (10) تاریخ ابن عساکر، 1/75، ابو داؤد، 3/7، حدیث: 2483 (11) مستدرک، 5/712، حدیث: 8601 (12) مسند احمد، 6/32، حدیث: 16930۔

بُزرگانِ دین کے مبارک فرامین
The Blessed quotes of the pious predecessors

مولانا سید عمران اختر عطاری مدنی*

باتوں سے خوشبو آئے

بھلائی کس میں ہے؟

کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم ایک مقررہ مدت میں صبح و شام بسر کر رہے ہو! اُس بات میں کوئی بھلائی نہیں جس سے اللہ پاک کی رضا مقصود نہ ہو۔ اُس مال میں کوئی بھلائی نہیں جسے راہِ خدا میں خرچ نہ کیا جائے۔ اُس شخص میں کوئی بھلائی نہیں جس کی جہالت اس کی بردباری پر غالب آجائے اور اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں جسے اللہ پاک کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا ڈر ہو۔

(ارشادِ حضرت سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ)

(حلیۃ الاولیاء، 1/71، رقم:82)

مسلمانوں کی تکریم

تقویٰ و پرہیز گاری اور اللہ پاک کی فرماں برداری اختیار کرو اور اپنے ہاتھوں کو مسلمانوں کی خون ریزی کرنے، اپنے پیٹ کو ان کے مال ہڑپنے اور اپنی زبان کو ان کی عزّت پامال کرنے سے بچاؤ۔

(ارشادِ حضرت سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ)

(رسالۃ المسترشدین، ص46)

حرام سے بچو!

ہم حرام کے دروازے میں داخل ہونے کے ڈر سے حلال کے 70 دروازے چھوڑ دیتے تھے۔

(ارشادِ حضرت سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ)

(رسالہ قشیریہ، ص325)

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی

اُمّتِ محمدیہ کے پہلے غوث

غوثِ اکبر و غوثِ ہر غوث حضور سیدِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں، پھر اُمّت میں سب سے پہلے درجۂ غوثیت پر امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ممتاز ہوئے۔

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص178 ملتقطاً)

ہمیشہ صحبتِ مصطفےٰ نصیب رہی

جب سے خدمتِ اقدس (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) میں (حضرت صدیقِ اکبر) حاضر ہوئے کسی وقت جُدا نہ ہوئے۔ یہاں تک کہ بعدِ وفات بھی پہلوئے اَقدس میں آرام فرما ہیں۔

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص61)

عطّار کا چمن کتنا پیارا چمن

انبیاء کے بعد سب سے افضل انسان

آپ (صدیقِ اکبر) رضی اللہ عنہ اس قدر جامعُ الکمالات اور مجمعُ الفضائل ہیں کہ اَنبیائے کِرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام کے بعد اگلے اور پچھلے تمام انسانوں میں سب سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ (عاشقِ اکبر، ص4)

عاشقِ اکبر کی سیرت اپنائیے!

سنتیں سیکھتے سکھاتے یا سنتوں پر عمل کرتے کراتے ہوئے اگر مشکلات کا سامنا ہو تو ہمیں عاشقِ اکبر سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے حالات و واقعات کو پیشِ نظر رکھ کر اپنے لئے تسلی کا سامان مہیا کر کے دینی کام مزید تیز کر دینا چاہئے اور دین کے لئے تَن مَن دَھن نثار کر دینے کا جذبہ اپنے اندر اُجاگر کرنا چاہئے۔

(عاشقِ اکبر، ص12)

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

اَحکامِ تجارت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مَدَنی*

1 پلاٹ کی فائل بیچنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا پلاٹ کی فائل بیچنا جائز ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: ہمارے ہاں پلاٹ کی فائل بیچنے کے چند طریقے رائج ہیں جن کی تفصیل اور حکم درج ذیل ہے:

1 پلاٹ کا محل وقوع معلوم ہے یعنی نقشے میں پلاٹ نمبر، گلی نمبر، فیز/کالونی/سیکٹر وغیرہ سب چیزیں متعین ہیں اور بات نقشے تک محدود نہیں بلکہ حقیقت میں بھی اسی طرح ہے، آپ پلاٹ پر کھڑے ہو کر دیکھنا چاہیں تو وہاں کھڑے ہو کر آپ معلوم کر سکتے ہیں کہ یہ پلاٹ آپ خرید رہے ہیں البتہ بعض اوقات پلاٹ کا وجود بھی ہوتا ہے اور نقشہ میں بھی پتا ہوتا ہے کہ پلاٹ کہاں پر ہے، صرف اتنا ہوتا ہے کہ ڈویلپمنٹ کے کام نہیں ہوئے ہوتے پلاٹ روڈ اور گلی سے حسی طور پر الگ سے ممتاز نہیں ہوتے تو اس سے کوئی شرعی خرابی واقع نہیں ہو گی۔

جب اس انداز کی واضح صورت حال ہے تو اس پلاٹ کا خریدنا، بیچنا جائز ہے اگرچہ لوگ عُرفِ عام میں اس کو فائل کی خرید و فروخت کا نام دیتے ہوں۔ کیونکہ یہاں اس صورت میں حقیقت میں پلاٹ کا خریدنا بیچنا ہے، یہاں محض فائل خریدنا بیچنا مقصود نہیں بلکہ جس پلاٹ کی فائل ہے، وہ بیچا جارہا ہے، عقود میں اعتبار معانی و مقاصد کا ہے، محض ظاہری الفاظ وصورت ہی مقصود نہیں، لہٰذا اس پلاٹ کی خرید و فروخت جائز ہے۔

ردالمحتار میں ہے: ”العبرۃ فی العقود للمعانی دون الالفاظ“ ترجمہ: عقود میں معانی کا اعتبار ہے، الفاظ کا نہیں۔

(ردالمحتار، 3/17)

واضح رہے کہ پلاٹ متعین ہونے کی قید اس وجہ سے بیان کی گئی کہ مبیع یعنی خریدی بیچی جانے والی چیز معلوم ہونا ضروری ہے۔ پلاٹ کی خرید و فروخت ہو تو وہاں بھی یہ متعین ہونا ضروری ہے کہ پلاٹ کا ایریا نمبر اور سیکٹر یا علاقہ یہ ہو گا۔ اس موقع پر ابہام دھوکے کا سبب بنتا ہے اور دھوکے والی خرید و فروخت سے منع کیا گیا ہے۔ چنانچہ مسلم شریف میں ہے: ”نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عن بیع الحصاۃ وعن بیع الغرر“ ترجمہ: رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کنکری کی بیع (کنکری پھینک کر چیز منتخب کرنے کی صورت زمانہ جاہلیت میں رائج تھی) اور دھوکے والی بیع سے منع فرمایا۔

(مسلم، ص625، حدیث:3808)

* محققِ اہلِ سنّت، دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر کراچی

بہارِ شریعت میں ہے: ”مبیع و ثمن دونوں اس طرح معلوم ہوں کہ نزاع پیدا نہ ہوسکے۔ اگر مجہول ہوں کہ نزاع ہوسکتی ہو، تو بیع صحیح نہیں۔“ (بہارِ شریعت، 2/617)

2 فائل کے پیچھے پلاٹ کا سرے سے وجود ہی نہیں تو ایسی فائل کو خریدنا، جائز نہیں کیونکہ فائل تو چند کاغذات کا مجموعہ ہے جس کی قیمت بمشکل چند روپے ہو گی، کوئی عقل مند انسان یہ نہیں کر سکتا کہ چند روپے کی فائل کو لاکھوں بلکہ کروڑوں روپے دے کر خریدے۔ کاغذات یا فائل دراصل ایک رسید اور سند ہے جو کہ پلاٹ کی ملکیت کی دلیل ہوتی ہے۔ لیکن اگر حقیقت میں پیچھے پلاٹ ہی نہ ہو تو یہ واضح دھوکا ہے کہ آپ نے بغیر پلاٹ کے فائل ہاتھ میں پکڑا دی، اس وقت یہ تھوڑی کہا تھا کہ پلاٹ نہیں ہے بلکہ پلاٹ بیچنے کے نام پر یہ سارا چکر چلایا جاتا ہے۔ اسی بنا پر آئے دن یہ خبریں گردش کرتی ہیں کہ فلاں سوسائٹی میں پلاٹ خریدنے والوں نے رقم جمع کروادی مگر اتنے عرصے سے انہیں پلاٹ نہیں مل سکا لہٰذا ایسی فائل خریدنا، ناجائز ہے جس کے پیچھے پلاٹ ہی نہ ہو اور ایسی بیع باطل ہو گی یعنی سرے سے منعقد ہی نہ ہو گی۔

نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”لا يحل بيع ما ليس عندك“ ترجمہ: جو چیز تیرے پاس نہ ہو، اسے بیچنا حلال نہیں۔ (ابن ماجہ، 3/31، حدیث: 2188)

بہارِ شریعت میں ہے: ”معدوم کی بیع باطل ہے۔“ (بہارِ شریعت، 2/697)

محض فائل بیچنا جائز نہیں۔ جیسا کہ سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرَّحمہ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: ”ٹکٹ جو اس کے ہاتھ بیچا جاتا ہے اور یہ دوسروں کے ہاتھ بیچتا ہے اصلاً مال نہیں تو رکن بیع کہ مبادلۃ المال بالمال ہے اس میں متحقق نہیں۔“ (فتاویٰ رضویہ، 17/167)

فتاویٰ رضویہ میں ہے: ”حقیقت دیکھئے تو معاملہ مذکورہ بنظر مقاصد ٹکٹ فروش و ٹکٹ خراں ہرگز بیع و شرا وغیرہ کوئی عقد شرعی نہیں بلکہ صرف طمع کے جال میں لوگوں کو پھانسنا اور ایک امید موہوم پر پانسا ڈالنا ہے اور یہی قمار ہے۔۔۔ ہاں ٹکٹ کی بیع کا نام لیا مگر اس پر وہ عبارت چھاپی جس نے صاف بتا دیا کہ یہ مبیع نہیں ایک اقراری سند ہے جس کے ذریعہ سے ایک روپے والا بعد موجود شرائط تیس روپے کا مال تاجر سے لے سکے گا، اگر ٹکٹ ہی بکتا تو خریدار کیا ایسے احمق تھے کہ روپیہ دے کر دو انگل کا محض بیکار پرچۂ کاغذ مول لیتے جسے کوئی دو کوڑی کو بھی نہ پوچھے گا، لاجرم بیع وغیرہ سب بالائے طاق ہے۔۔۔ یہی غرر و خطر و ضرار و ضرر میں پڑنا اور ڈالنا ہے جس سے صحاح احادیث میں نہی ہے، یہ معاملہ چٹھی سے بدرجہا بدتر ہے وہاں ہر ایک بطور خود اس قمار و گناہ میں پڑتا ہے اور یہاں ہر پہلا اپنے نفع کیلئے دوسرے پانچ کا گلا پھانسے گا تو وہاں صرف خطر تھا یہاں خطر و ضرر و ضرار و غش سب کچھ ہے۔“

(فتاویٰ رضویہ، 17/330، 331)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 کپڑے کے تھان میں کچھ کپڑا زیادہ ہوتا ہے اس کا کیا کریں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ کپڑے کے تھان میں لکھا ہوتا ہے کہ یہ بیس میٹر ہے یا پچیس میٹر ہے اسی کے حساب سے ہم اس کی پیمنٹ کرتے ہیں لیکن جب اس کی پیمائش کرتے ہیں تو اس میں سے آدھا یا پونا میٹر کپڑا زیادہ نکلتا ہے، اس کے بارے میں کیا حکم ہو گا؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: عموماً ایسا ہوتا ہے کہ کپڑا بیچنے والا جب ایک میٹر دو میٹر کپڑا کاٹتا ہے تو وہ تھوڑا تھوڑا کم ہوتا رہتا ہے اس لئے خریدار کی یہ ڈیمانڈ ہوتی ہے کہ کچھ کپڑا زیادہ ڈالا جائے اس لئے فیکٹری والے کچھ زیادہ کپڑا رکھ کر پیکنگ کرتے ہیں لہٰذا اگر صورت حال ایسی ہی ہو کہ ان کی طرف سے زیادہ کپڑا ڈالنے کا عرف ہے تو عرف کے مطابق زیادہ کپڑا آپ کے لئے حلال ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حضرت نُعَیم بن مسعود رضی اللہُ عنہ

مولانا عدنان احمد عطّاری مَدَنی*

صحابیِ رسول حضرت سیدنا نُعَیم بن مسعود رضی اللہُ عنہ کا تعلق قبیلۂ غَطفان سے ہے، آپ سن 5 ہجری میں ہونے والے غزوۂ خندق میں ایمان کی دولت سے مالامال ہوئے لیکن اپنی قوم سے اپنا اسلام چھپائے رکھا۔(1)

آپ رضی اللہُ عنہ بہت ذہین، فطین اور بہترین گفتگو کرنے کی صلاحیت سے مالا مال تھے، ایک مرتبہ قبولِ اسلام سے پہلے آپ نے مسلمانوں کو ورغلا کر کفارِ قریش کے خلاف جنگ پر نکلنے سے روکنا چاہا لیکن کامیابی نہ ہوئی جبکہ قبولِ اسلام کے بعد اپنی حکمتِ عملی سے کفار کے اتحاد کو پارا پارا کیا۔(2)

قبولِ اسلام سے پہلے سن 4 ہجری میں حضرت نُعَیم ابھی مسلمان نہ تھے کہ کسی کام سے مکہ آئے تو کفّارِ مکہ نے پوچھا: اے نعیم! تم کہاں سے آئے ہو، آپ نے بتایا، مدینے سے، انہوں نے پوچھا: کیا وہاں مسلمانوں میں کوئی ہلچل نظر آئی تھی؟ آپ نے کہا: ہاں! وہ کسی جنگ کی تیاری کر رہے تھے،(3) سردارِ قریش نے کہا: ہم نے محمد عربی سے (3 ہجری جنگ احد کے اختتام پر) وعدہ کیا تھا کہ اگلے سال دوبارہ (جنگ کیلئے) ملیں گے لیکن یہ سال خشک سالی اور وباؤں کا سال ہے لہٰذا تم مدینے جاؤ اور مسلمانوں کو ڈراؤ کہ میں نے بہت بڑا لشکر تیار کر رکھا ہے، تمہیں اس کام کے بدلے 10 اونٹ ملیں گے، آپ نے اس معاوضہ کو قبول کر لیا۔

مسلمانوں کو ورغلانا جب آپ مدینے پہنچے تو صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم نے پوچھا: نُعَیم! کہاں سے آرہے ہو؟ جواب دیا: مکہ سے آرہا ہوں، صحابہ نے پوچھا: سردارِ قریش کے بارے میں کچھ پتا ہے؟ آپ نے کہا: ہاں! اس نے بڑا لشکر جمع کر لیا ہے اور عرب قبائل کو بھی ملالیا ہے، تم لوگ یہیں ٹھہر جاؤ اور جنگ کے لئے نہ نکلو ورنہ وہ تمہارے سرداروں کو کاٹ کر رکھ دیں گے اور تمہارے نبی کو پہلے جیسی تکالیف پہنچائیں گے، اب تم چاہو تو ان سے مقابلے کے لئے نکل جاؤ، لیکن تمہارا یہ فیصلہ بہت بُرا ہوگا کیونکہ اس وقت وہاں بہت لوگ جمع ہیں تم میں سے کوئی بھی بچ نہیں پائے گا۔ ان حوصلہ شکن باتوں نے بعض مسلمانوں کو جنگ سے بَددِل کر دیا، یہ دیکھ کر نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! میں ضرور نکلوں گا اگرچہ اکیلا جاؤں (پھر اسلامی لشکر جنگ کے لئے میدانِ بدر پہنچ گیا مگر کفارِ مکہ جنگ کرنے نہ آئے)۔(4)

قبولِ اسلام حضرت نعیم بن مسعود رضی اللہُ عنہ دامنِ اسلام میں اپنے پناہ لینے کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: (5ھ غزوۂ خندق میں) مغرب اور عشاء کا درمیانی وقت تھا رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس وقت نماز پڑھ رہے تھے میں حاضرِ خدمت ہوا تو حضورِ اکرم مجھے دیکھ کر بیٹھ گئے، پھر فرمایا: اے نُعَیم! کیوں آئے ہو؟ میں نے عرض کی: میں آپ کی تصدیق کرنے اور اس بات

* سینیئر استاذ مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ، کراچی

کی گواہی دینے آیا ہوں کہ آپ نبیِّ برحق ہیں۔ یارسولَ اللہ! آپ جو چاہیں حکم فرمادیں، اللہ کی قسم! میں آپ کے ہر حکم کی تعمیل کروں گا، کسی کو نہیں معلوم کہ میں اسلام لا چکا ہوں، ارشادِ نبوی ہوا: اپنی ہمت اور طاقت کے مطابق کفار کو مسلمانوں کے خلاف جنگ بندی پر آمادہ کرسکتے ہو تو آمادہ کرلو، میں نے عرض کی: میں یہ کام کر گزروں گا لیکن! کچھ باتیں (آپ کی جانب سے) کہوں گا، حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے اجازت عطا کی اور فرمایا: جو مناسب لگے وہ کہہ دینا، تمہاری پکڑ نہ ہوگی۔[5] ایک روایت میں آیا ہے: تم ایسے مرد ہو جو ان کفار کو جنگ نہ کرنے پر آمادہ کرسکتے ہو کیونکہ اَلْحَرْبُ خَدْعَۃ جنگ دھوکا ہے۔[6]

نوٹ: یہاں خدعہ بمعنی فریب و جھوٹ نہیں بلکہ بمعنی جنگی چال جنگی تدبیر ہے جس سے دشمن جلد ہتھیار ڈال دے، جنگ میں شمشیر سے زیادہ تدبیر کام آتی ہے، تدبیر سے خونریزی کم ہوتی ہے فتح جلد۔[7]

آپ فرماتے ہیں: (یہودیوں کے قبیلے بنو قُرَیظہ کے پاس پہلے سے میرا آنا جانا رہتا تھا اس لئے) میں بنو قریظہ کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا پھر کھانا اور شراب میرے سامنے رکھی گئی، میں نے کہا: میں تمہارے پاس کھانے پینے نہیں آیا میں تمہارے لئے دُکھ اور خطرے کی خبر لایا ہوں تاکہ تمہیں کوئی مشورہ دے سکوں اور میری تم سے محبت کوئی ڈھکی چھپی نہیں ہے، انہوں نے کہا: ہمیں تمہاری محبت کا علم ہے، میں نے کہا: کسی کو میرا پتا نہ لگے، محمد عربی کا معاملہ عجیب ہے تم دیکھ چکے ہو کہ بنو نَضِیر اور قَیْنُقاع قبیلے کو انہوں نے جِلاوطن کردیا تھا، تم، غَطَفان اور قریش اس جنگ میں شریک ہو یہ دونوں دوسری جگہ سے آئے ہیں، اگر جنگ میں شکست ہونے لگی تو یہ اپنے شہر کی جانب بھاگ جائیں گے تم یہیں رَہ جاؤ گے، اس شہر میں ہی تمہارے بیوی بچّے مال اسباب ہیں، میرا مشورہ ہے کہ تم قریش اور غطفان کا ساتھ اس وقت تک نہ دو جب تک تم ان کے کچھ معززین ضمانت کے طور پر نہ لے لو۔ یہ سن کر انہوں نے کہا: تم نے ہمیں اچھا مشورہ دیا ہے۔ پھر میں سردارِ قریش کے پاس آیا اور کہا: تم میرے راز کو چھپائے رکھنا،[8] مجھے خبر ملی ہے کہ قریظہ کے یہودیوں نے دھوکا دیا ہے اور انہوں نے محمد عربی (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) سے صلح کرلی ہے کہ بنو نضیر کو ان کے گھر اور مال واپس لوٹا دیں گے لیکن اس شرط پر کہ وہ ان کا ساتھ دیتے ہوئے (قریش کے خلاف) جنگ میں حصہ لیں۔[9] پھر میں اپنے کافر قبیلے میں آیا اور جیسا سردار قریش سے کہا تھا ویسا ہی اپنے قبیلے سے کہا انہوں نے بھی میرا یقین کرلیا۔ اتنے میں قبیلۂ قریظہ نے قریش اور غطفان والوں کی جانب کہلا بھیجا کہ ہم اس جنگ میں تمہارا ساتھ اس وقت دیں گے جب تم اپنے کچھ افراد ہمارے پاس بطورِ ضمانت رکھواؤ گے، یہ سن کر سردارِ قریش اور قبیلہ غطفان نے کہا: یہ تو وہی بات ہے جو نُعَیم نے بتلائی ہے۔ اس طرح آپ کی حکمت عملی سے دشمنوں کے حوصلے پست ہوگئے اور ان میں پھوٹ پڑ گئی (آخر کار ایک رات سخت آندھی چلی تو کفار کی ہمت جواب دے گئی اور میدان چھوڑ کر بھاگ نکلے)۔ آپ فرماتے تھے: میں نے ہی جنگِ خندق میں دشمنوں کو مقابلے پر آنے سے روکا یہاں تک کہ ان کے درمیان نااتفاقی ہوئی، اور میں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے راز کا امین تھا۔ اس کے بعد آپ نے مدینے میں مستقل رہائش اختیار کرلی اور بعد کے تمام غزوات میں شرکت کی سعادت پائی۔ سن 9ھ غزوۂ تبوک کے موقع پر نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کو آپ کی قوم کی جانب بھیجا تاکہ آپ اپنی قوم کو دشمن کے خلاف جنگ کرنے پر جوش دلائیں۔[10]

ایک قول کے مطابق آپ نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں سفرِ آخرت اختیار کیا، جبکہ دوسرے قول کے مطابق آپ نے حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ کی ہمراہی میں 36ھ جمادی الاخریٰ جنگِ جمل میں حصہ لیا اور مرتبۂ شہادت پایا۔[11]

---

(1) مغازی للواقدی، ص480- الاصابہ فی تمییز الصحابہ، 6/363 (2) تفسیر بغوی، 1/294، پ4، اٰل عمرٰن، تحت الآیۃ: 172 ملخصاً- مغازی للواقدی، ص386 (3) سیرت نبویہ لابن حبان، ص237 ملخصاً (4) تفسیر بغوی، 1/294، پ4، اٰل عمرٰن، تحت الآیۃ: 172 ملخصاً- مغازی للواقدی، ص386 (5) مغازی للواقدی، ص480 (6) بخاری، 2/318، حدیث: 3030- سیرت نبویہ، ابن حبان ص259 (7) مراٰۃ المناجیح، 7/231 (8) مغازی للواقدی، ص481 ملخصاً (9) دلائل النبوۃ للبیہقی، 3/405 (10) طبقات ابن سعد، 4/210 ملخصاً (11) الاصابہ فی تمییز الصحابہ، 6/363۔

اوصافِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ

مولانا محمد علی رضا عطّاری مَدَنی*

مسلمانوں کے پہلے خلیفہ امیر المؤمنین حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ جہالت و بد تہذیبی کے دور میں بھی برے اَخلاق سے پاک ہونے کے ساتھ ساتھ کئی اچھے اوصاف سے متصف تھے۔ حدیثِ پاک میں ہے: اچھی خصلتیں 360 ہیں، اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کی ذات میں ایک خصلت پیدا فرماکر اسی کے سبب اسے جنّت میں داخل فرمادیتا ہے اور ابو بکر میں وہ ساری خصلتیں موجود ہیں۔[1]

صدیقِ اکبر کی صداقت ہر معاملے میں سچ بولنے اور سچ کی تصدیق کرنے کی وجہ سے زمانۂ جاہلیت میں بھی لوگ آپ کو صدیق کہتے لیکن جب آپ نے واقعۂ معراج کی تصدیق کی اور مشرکین سے کہا: اگر حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا ہے تو یقیناً سچ فرمایا ہے اور میں ان کی اس بات کی بلا جھجک تصدیق کرتا ہوں۔ تو اس واقعے کے بعد آپ صدیق مشہور ہوگئے۔[2] اور آپ کا یہ نام "صدیق" آسمان سے اُتارا گیا ہے۔[3]

صدیقِ اکبر کی غیرتِ ایمانی عموماً آپ نہایت ہی نرم دل اور نرم مزاج تھے مگر اسلامی احکامات کے معاملے میں انتہائی غیرت مند اور سخت تھے، ایک بار یہودیوں کے عالِم نے آپ کے سامنے قراٰنِ کریم کی آیت کا مذاق اڑایا تو آپ نے اسے تھپڑ رسید کیا اور فرمایا: اے دشمنِ خدا! اگر مسلمانوں اور یہودیوں میں معاہدہ نہ ہوتا تو میں تیری گردن اُڑا دیتا۔[4]

صدیقِ اکبر کی سخاوت آپ نے ہر اس معاملے میں اپنا مال خرچ کیا جہاں حضور کی چاہت تھی، آپ نے راہِ خدا میں چالیس ہزار درہم یا دینار خرچ کئے۔[5] آپ کی سخاوت کو تو خود ربِّ کریم نے بیان فرمایا: ﴿الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَكّٰىۚ۝۱۸﴾[6] (ترجمۂ کنزالایمان: جو اپنا مال دیتا ہے کہ ستھرا ہو) مفسرینِ کرام کا اجماع ہے کہ یہ آیتِ مبارکہ آپ ہی کے حق میں نازل ہوئی۔[7] رضائے الٰہی کی خاطر ایسے سات غلام خرید کر آزاد کئے جنہیں راہِ خدا میں بہت تکالیف دی جاتی تھیں۔[8] اور غزوۂ تبوک کے موقع پر تو ایسی بے مثال سخاوت فرمائی کہ اپنا سارا مال حضور کی بارگاہ میں پیش کر دیا۔[9] خود حضور کی ذات پر آپ نے اپنا مال بڑے کھلے دل کے ساتھ خرچ کیا اور اس بات کو خود پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بیان فرمایا کہ "مجھے کسی مال نے اتنا فائدہ نہ دیا جتنا ابو بکر کے مال نے دیا۔"[10]

صدیقِ اکبر کی دور اندیشی دور اندیشی بہت بڑی نعمت ہے اور یہ نعمت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا ایک عظیم وصف تھا، غزوۂ بدر کے موقع پر آپ نے قیدیوں کو فدیہ لے کر چھوڑنے کا مشورہ دیا اور ان قیدیوں میں سے کئی افراد بعد میں ایمان لے آئے۔[11] اسی طرح بظاہر مسلمانوں کے خلاف نظر آنے والے صلحِ حدیبیہ کے معاہدے پر بھی دلی اطمینان کا اظہار فرمایا کہ یہ مسلمانوں میں قوّت

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ فیضان حدیث
المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)

واستحکام پیدا کرنے کا سبب بنے گا اور پھر سب نے مشاہدہ کیا کہ یہ معاہدہ ہر لحاظ سے مسلمانوں کے مفاد میں رہا۔[12]

صدیقِ اکبر کی جرأت و بہادری آپ اسلام کی سربلندی کے لئے ہر طرح کے حالات میں ثابت قدم رہے، ہمیشہ جرأت و بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے محبوبِ خدا پر اپنی جان نچھاور کی، حضرت مولیٰ علی مشکل کشا رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر کا حال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: کفار کے حملوں سے حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حفاظت کے لئے ہم نے جو سائبان بنایا تھا اس پر پہرا دینے کے لئے ہم میں سے صرف صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ ہی ننگی تلوار لئے آگے بڑھے اس لئے سب سے زیادہ بہادر صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔[13]

صدیقِ اکبر کا تقویٰ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے زہد و تقویٰ میں آپ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مثل فرمایا۔[14] آپ کے متقی ہونے کے بیان میں صرف اتنا ہی کافی ہے کہ ربِّ کریم نے آپ کو سب سے بڑا پرہیز گار فرمایا، ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى﴾[15] (ترجمۂ کنز الایمان: اور بہت جلد اس سے دور رکھا جائے گا جو سب سے بڑا پرہیز گار) سب سے بڑے پرہیز گار سے مراد ابو بکر صدیق ہیں۔[16]

نہایت متقی و پارسا صدیقِ اکبر ہیں
تقی ہیں بلکہ شاہِ اَتْقِیا صدیقِ اکبر ہیں

صدیقِ اکبر کا خوفِ خدا اپنی ساری زندگی دِین کی خدمت کرنے اور اطاعتِ خداوندی میں گزارنے کے باوجود ہمیشہ خوفِ خدا سے لرزتے رہتے، آپ کو انبیاو رُسُل کے بعد سب سے افضل ہونے کا شرف عطا ہوا لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ کی خفیہ تدبیر اور اُخروی معاملات سے خوف زدہ رہتے اور فرماتے: میری چاہت یہ ہے کہ میں کسی (نیک) مومن کے پہلو کا کوئی بال ہوتا۔[17]

صدیقِ اکبر کی قناعت ایک کامیاب تاجر ہونے اور مال و دولت کی فراوانی کے باوجود نہایت قناعت پسند تھے، اپنے نفس کو قابو کرنے کے لئے دنیا کی نعمتوں اور آسائشوں سے کنارہ کَشی کرتے، خود فرماتے ہیں: میں جب سے مسلمان ہوا ہوں کبھی پیٹ بھر کر نہیں کھایا تاکہ عبادت کی حلاوت (مٹھاس) نصیب ہو۔[18]

صدیقِ اکبر محافظِ عقیدۂ ختمِ نبوت عقیدۂ ختمِ نبوت دین کی ضروریات میں شامل ہے لہٰذا اس پر ڈٹے رہنا اور اس کی حفاظت کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے، حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کو عقیدۂ ختمِ نبوت کی حفاظت کرنے والے سب سے پہلے خلیفہ ہونے کا شرف ملا، خلیفہ بننے کے بعد آپ نے کفار و مشرکین کے خلاف جہاد کرنے سے بھی پہلے ترجیحی بنیاد پر نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے خبیث مسیلمہ کذاب اور اس کے دیگر مرتد ساتھیوں کو کُچلا اور اس فتنے کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا[19] اور قیامت تک آنے والے مسلمانوں کو درس دیا کہ عقیدۂ ختمِ نبوت کی حفاظت کرنا ان کی اوّلین ترجیح ہونی چاہئے۔

صدیقِ اکبر کی عاجزی آپ نہایت منکسر المزاج اور بہت سادگی پسند تھے، خلافت کا تاج سجانے کے بعد بھی آپ کے رویّے میں کوئی تبدیلی نہ آئی، محلے کی چھوٹی بچیوں کی دلجوئی کے لئے انہیں بکریوں کا دودھ دوہ دیا کرتے اور فرماتے: "مجھے اللہ پاک کے کرم سے یقین ہے کہ تمہارے ساتھ میرے رویّے میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں آئے گی۔"[20] اللہ پاک آپ کے صدقے ہمیں بھی اچھے اَوصاف سے مزین فرمائے اور تمام برے اَخلاق سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حضرت سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی سیرت پر تفصیلی مطالعہ کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "فیضانِ صدیقِ اکبر" پڑھئے۔

---

(1) تاریخ ابن عساکر، 30/103 ملتقطاً (2) مستدرک للحاکم، 4/25، رقم: 4515 ملخصاً (3) معجم کبیر، 1/55، حدیث: 14 (4) تفسیر کبیر، پ3، اٰلِ عمران، تحت الآیۃ: 182، 3/446 (5) الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، 3/94 (6) پ30، الّیل: 18 (7) تفسیر خازن، پ30، الّیل، تحت الآیۃ: 18، 4/384 (8) الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، 3/94 (9) ترمذی، 5/380، حدیث: 3695 (10) ابن ماجہ، 1/72، حدیث: 94 (11) تفسیر خزائن العرفان، پ10، الانفال: 67، فیضان صدیق اکبر، ص256 (12) بخاری، 2/226، حدیث: 2731، 2732، تفسیر خزائن العرفان، پ26، الفتح: 1 (13) کنز العمال، جز12، 6/235، حدیث: 35685 (14) ریاض النضرۃ، 1/82 (15) پ30، الّیل: 17 (16) تفسیر خزائن العرفان، پ30، الّیل: 17 (17) الزھد لامام احمد، ص138، رقم: 560 (18) منہاج العابدین، ص84 (19) الکامل فی التاریخ، 2/218 (20) تہذیب الاسماء واللغات، 2/480۔

وصالِ صدیقی پر مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کا خطبہ

مولانا حافظ حفیظ الرحمٰن عطّاری مَدَنی*

کائنات کی سب سے سچی کتاب قراٰنِ پاک میں اللہ کریم نے اپنے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صحابہ کے متعلق ارشاد فرمایا: ﴿ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ ﴾ ترجمۂ کنزُ العرفان: آپس میں نرم دل ہیں۔ (پ26، الفتح:29) صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم آپس میں ایسے نرم دل اور ایک دوسرے کے ساتھ ایسے محبت و مہربانی کرنے والے تھے جیسے ایک باپ اپنے بیٹے کے ساتھ کرتا ہے۔ (صراط الجنان، 9/387) صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کی حیاتِ مبارکہ کے بے شمار ایسے واقعات کتبِ حدیث اور کتبِ تاریخ میں بھرے پڑے ہیں جن سے صحابہ کی آپسی محبت، ہمدردی، خلوص، غم خواری، شفقت و رحمت اور ایک دوسرے کالحاظ رکھنے والی خوبیوں کا پتا چلتا ہے۔

اسی طرح صحابۂ کرام کی اہلِ بیت سے اور اہلِ بیت کی صحابہ سے محبت پر بھی ڈھیروں روایات و واقعات کتبِ حدیث اور کتبِ سیرت میں موجود ہیں جس کی ایک چھوٹی سی جھلک ہمیں مسلمانوں کے پہلے خلیفہ جنابِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے وصال کے موقع پر بھی نظر آتی ہے کہ جب آپ کا وصال ہوا تو جہاں دیگر صحابہ نے آپ سے محبت کی وجہ سے گہرے دُکھ کا اظہار کیا وہیں مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے ایک تاریخی خطبہ دیا جس میں جنابِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ سے اپنی محبت و الفت کا اظہار کیا۔ آیئے! اس خطبے کے چند اہم نکات ملاحظہ کیجئے:

حضرت سیدنا اُسید بن صفوان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو پورا مدینہ سوگوار ہو گیا صحابۂ کرام حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وصالِ ظاہری کے دن کی طرح پریشان تھے۔ حضرت سیدنا علیُّ المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْن پڑھتے ہوئے تشریف لائے اور فرمایا کہ آج کے دن نبیِّ آخرُ الزّماں صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے خلیفہ ہم سے رخصت ہو گئے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ اُس مکان کے دروازے پر جس کے اندر صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا جسمِ پاک رکھا گیا تھا کھڑے ہو گئے اور آپ کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمانے لگے:

سیّدنا علیُّ المرتضیٰ کا تاریخی خطبہ

◉ اے صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ! اللہ پاک آپ پر رحم فرمائے، آپ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بہترین رفیق، اچھے محب، وجہِ راحت، بھروسا مند اور محبوبِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے رازداں تھے، حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آپ سے مشورہ فرمایا کرتے تھے۔

◉ آپ لوگوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے، ایمان میں سب سے زیادہ اخلاص والے، اللہ کی ذات پر پختہ یقین رکھنے والے، سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والے، لوگوں میں سب سے زیادہ سخی اور رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سب سے بڑے محافظ تھے۔

◉ آپ کی صحبت سب سے اچھی اور مرتبہ سب سے بلند تھا، آپ کا اندازِ خیر خواہی، دعوتِ دین کا طریقہ، شفقتیں اور عطائیں رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جیسی تھیں، آپ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بہت زیادہ خدمت گزار تھے۔ اللہ پاک آپ کو اپنے رسول

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور اسلام کی خدمت کی بہترین جزا عطا فرمائے۔
◎ جس وقت لوگوں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو جھٹلایا تو آپ نے رسول اللہ کی تصدیق کی، رسول پاک کے ہر فرمان کو حق و سچ جانا اور ہر معاملے میں رسول پاک کی تصدیق کی (جس کی وجہ سے) اللہ پاک نے قراٰنِ کریم میں آپ کو صدیق کے لقب سے نوازا (اور فرمایا:) ﴿وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے اور وہ جنہوں نے ان کی تصدیق کی۔
(پ24، الزمر:33)
◎ آپ کو ثَانِیَ اثْنَیْن کا لقب ملا، آپ یارِ غار ہیں، اللہ پاک نے آپ پر سکینہ نازل فرمایا، آپ نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ ہجرت کی، آپ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے خلیفہ فی الدین تھے، آپ نے خلافت کا حق ادا کیا، آپ نے مرتدوں سے جہاد کیا، حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد لوگوں کے لئے سہارا بنے، جب لوگوں میں اُداسی اور مایوسی پھیلنے لگی تو اس وقت بھی آپ کے حوصلے بلند رہے۔
◎ (کافروں کے ظلم و ستم کے سبب) جب لوگوں نے اپنے اسلام کو چھپایا تو آپ رضی اللہُ عنہ نے اپنے ایمان کا اظہار کیا۔
◎ آپ رضی اللہُ عنہ نے ہمیشہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے طریقے کی اتباع کی، منافقین و کفار آپ رضی اللہُ عنہ کے حوصلوں کو پست نہ کر سکے، آپ نے کفار کو ذلیل کیا، باغیوں پر خوب شدت کی، آپ کفار و منافقین کے لئے غیظ و غضب کا پہاڑ تھے۔
◎ لوگوں سے دینی اُمور میں سستی ہوئی لیکن آپ نے بخوشی دین پر عمل کیا۔ لوگوں نے حق بات سے خاموشی اختیار کی مگر آپ نے علی الاعلان کلمۂ حق کہا، جب لوگ اندھیروں میں بھٹکنے لگے تو آپ کی ذات ان کے لئے منارۂ نور ثابت ہوئی۔
◎ آپ سچے، خاموش طبیعت، دور اَندیش، اچھی رائے کے مالک، بہادر اور سب سے زیادہ پاکیزہ خصلت تھے۔
◎ آپ رضی اللہُ عنہ نے لوگوں پر مشفق باپ کی طرح شفقتیں فرمائیں، جس بوجھ سے لوگ تھک کر نڈھال ہوگئے تھے آپ نے انہیں سہارا دیتے ہوئے وہ بوجھ اپنے کندھوں پر لاد لیا۔ جب لوگوں نے بے پروائی کا مظاہرہ کیا تو آپ نے قوم کی باگ ڈور سنبھالی، جب لوگوں نے بے صبری کا مظاہرہ کیا تو آپ نے صبر سے کام لیا، جو چیز لوگ طلب کرتے آپ عطا فرمادیتے، لوگ آپ کی پیروی کرتے رہے اور کامیابی کی طرف بڑھتے رہے اور آپ ہی کی وجہ سے انہوں نے وہ کامیابی اور ہدایت پائی جس کا ان کو گمان بھی نہ تھا۔
◎ آپ اہلِ ایمان کے لئے رحمت، شفقت اور محفوظ قلعہ تھے، آپ بہت نڈر اور نہ گھبرانے والے تھے، آپ جذبوں اور ہمتوں کا ایسا پہاڑ تھے جسے نہ تو آندھیاں ڈگمگا سکیں نہ ہی سخت گرج والی بجلیاں متزلزل کر سکیں۔
◎ آپ نے کبھی کسی کو عیب نہ لگایا، نہ کسی کی غیبت کی اور نہ ہی کبھی لالچ کی۔ کمزور و ناتواں لوگ آپ کے نزدیک محبوب اور عزّت والے ہوتے، اگر کسی مالدار اور طاقتور شخص پر ان (کمزوروں) کا حق ہوتا تو انہیں ضرور ان کا حق دلواتے۔ طاقت اور شان و شوکت والوں سے جب تک لوگوں کا حق نہ لے لیتے وہ آپ کے نزدیک کمزور ہوتے۔
◎ اللہ کی قسم! آپ رضی اللہُ عنہ ہم سب سے سبقت لے گئے، آپ کے بعد والے آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ آپ اپنی منزلِ مقصود کو پہنچ گئے۔ آپ کو بہت عظیم کامیابی حاصل ہوئی، آپ نے اس شان سے اپنے اصلی وطن کی طرف کوچ کیا کہ آپ کی عظمت کے ڈنکے آسمانوں میں بج رہے ہیں اور آپ کی جدائی کا غم ساری دنیا کو رُلا رہا ہے۔
◎ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وصال کے بعد آپ کی جدائی جیسی مصیبت مسلمانوں کو کبھی نہیں پہنچی۔ آپ دین کی عزّت کا باعث اور اس کی جائے پناہ تھے، آپ مسلمانوں کے لئے بہت بڑا سہارا اور منافقوں پر سراپا شدت اور غیظ و غضب تھے۔
◎ اللہ پاک نے آپ کو اپنے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ ملایا۔ اللہ پاک ہمیں آپ کے اجر و ثواب سے محروم نہ کرے اور نہ ہی آپ کے بعد ہمیں گمراہ کرے۔
لوگ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہُ عنہ کا خطبہ خاموشی سے سنتے رہے۔ جب آپ رضی اللہُ عنہ نے خاموشی اختیار کی تو لوگوں نے زار و قطار رونا شروع کر دیا اور سب نے کہا: ”آپ نے سچ فرمایا۔“
(ریاض النضرۃ، 1/262، تاریخ ابن عساکر، 30/440، فیضانِ صدیقِ اکبر، ص457)

مزار خواجہ شمس الدین ترک

مزار علامہ عبد المنان مردانی

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مدنی*
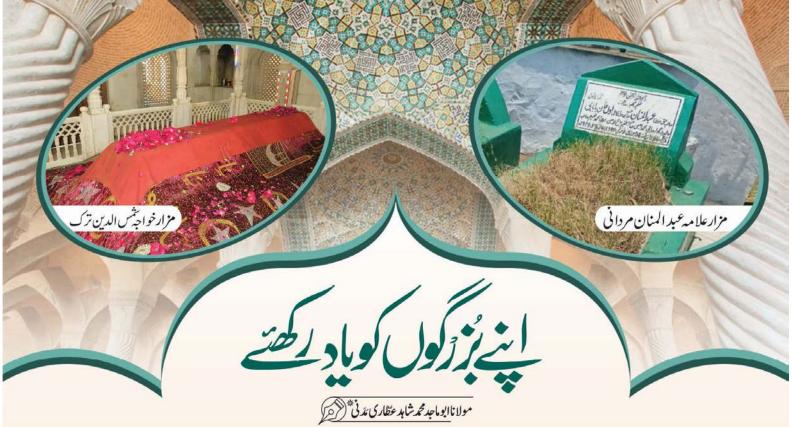
جُمادَی الاُخریٰ اسلامی سال کا چھٹا مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، علمائے اسلام اور اَولیائے عظام کا وصال ہوا، ان میں سے 87 کا مختصر ذکر ماہنامہ فیضانِ مدینہ جُمادَی الاُخریٰ 1438ھ تا 1443ھ کے شماروں میں کیا جا چکا ہے، مزید 12 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان

(1) حضرت ہِنْد بن اَبی ہَالَہ نَبّاش بن زُرَارَہ تمیمی رضی اللہُ عنہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہُ عنہا کے بیٹے ہیں جو سابقہ شوہر سے تھے، انہوں نے کاشانۂ نبوی میں پرورش پائی، آپ فصیح و بلیغ اور عربی شاعر تھے، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اوصاف بہت عمدہ انداز میں بیان فرمایا کرتے تھے، آپ سے کئی احادیث مروی ہیں، جنگِ جَمَل (جُمادَی الاُخریٰ 36ھ) میں درجۂ شہادت پر فائز ہوئے۔[1]

(2) حضرت مُطِیع بن اَسْوَد قُرَشی عَدَوی رضی اللہُ عنہ نے فتحِ مکہ کے دن اسلام قبول کیا، آپ کا نام عاص تھا، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بدل کر مطیع رکھ دیا، کئی صحابہ نے آپ سے احادیث روایت فرمائیں، عظیم سپہ سالار معزز و مکرم صحابی حضرت عبد اللہ بن مطیع رضی اللہُ عنہ آپ کے ہی فرزند ہیں۔ ایک قول کے مطابق آپ جنگِ جَمَل (جمادَی الاخریٰ 36ھ) میں شہید ہوئے۔[2]

اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم

(3) حضرت سیّدُنا قاسم بن محمد بن ابو بکر صدیق رحمۃُ اللہِ علیہم کی ولادت 24ھ کو مدینۂ منورہ میں ہوئی، آپ کی پرورش حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہُ عنہا کے ہاں ہوئی، آپ راویِ حدیث، امامُ الحُفّاظ، عالِم و فقیہ اور مَرجَعِ زمانہ تھے، آپ کا شمار کِبار تابعین اور مدینۂ منورہ کے فقہائے سَبعہ میں ہوتا ہے۔ آپ کا وصال 24 جمادَی الاخریٰ 105 یا 106 یا 108ھ کو قُدَید کے مقام میں ہوا، تدفین مقامِ مُشَلَّل میں ہوئی۔[3]

(4) امامُ الاَبدال حضرت خواجہ قُدْوَۃُ الدّین ابو احمد ابدال حسنی چشتی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 260ھ میں چشت کے ایک معزز سیّد گھرانے میں ہوئی اور یہیں 95 سال کی عمر میں جمادی الاخریٰ 355ھ کو وفات پائی، آپ بیس سال کی عمر میں تصوف کی جانب متوجہ ہوئے اور مَسْنَدِ قُطْبِیَت پر فائز ہو گئے، آپ

* رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)

کی کرامات کثیر ہیں۔[4]

5 شمسُ الاولیاء حضرت خواجہ شمسُ الدین تُرک پانی پتی صابری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 21 جمادَی الاُخریٰ 597ھ کو مرخس (ترکستان) کے علوی خاندان میں ہوئی اور وصال 15 جمادی الاخریٰ 716ھ کو پانی پت میں فرمایا، یہیں مزار ہے، آپ علمِ ظاہری و باطنی کے جامع، سیّاحِ مقاماتِ کثیرہ اور صاحبِ مجاہدات و کرامات تھے۔[5]

6 سربراہِ خاندانِ مشائخ جیلانیہ حضرت شیخ سیّد علاءُ الدّین علی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا نسب ساتویں پُشت میں حضور غوثُ الاعظم سے مل جاتا ہے۔ آپ کا وصال 24 جمادی الاخریٰ 793ھ کو قاہرہ مصر میں ہوا۔[6]

7 قطبِ عالَم حضرت مولانا حکیم شاہ محمد اسماعیل مہمی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1200ھ کو کاہ نور ضلع رہتک (مشرقی پنجاب، ہند) میں ہوئی اور جنگِ آزادی 1857ء میں شرکت کی وجہ سے 28 جمادی الاخریٰ 1274ھ کو شہید کر دیئے گئے، مزار مبارک پیپل کے درخت کے نیچے حصار ریلوے اسٹیشن (مشرقی پنجاب، ہند) میں ہے۔ آپ عالمِ دین، شیخِ طریقت، حکیمِ حاذِق، شاعرِ اسلامی اور صاحبِ تصنیف تھے، ریاض الادویہ اور بیاض حاصل السفر آپ کی یادگار تصانیف ہیں۔[7]

8 شیخِ زماں حضرت پیر سیّد اسد اللہ گیلانی المعروف بڈھن میاں رحمۃ اللہ علیہ، ہند کے خاندانِ غوث الاعظم میں پیدا ہوئے، آپ ولیِّ کامل، شیخِ طریقت اور جنوبی ہند کے مشہور ولیُّ اللہ تھے، آپ کا وصال 4 جمادی الاخریٰ 1301ھ کو ناسک (ریاست کرناٹک، ہند) میں ہوا اور دھرن گاؤں (ضلع خاندیس، ہند) میں تدفین ہوئی۔[8]

9 حضرت پیر حیات محمد سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سیالکوٹ کے کاشمیری گھرانے میں ہوئی اور یہیں 11 جمادی الاخریٰ 1361ھ کو وصال فرمایا، آپ امیرِ ملت پیر سیّد جماعت علی شاہ محدث علی پوری کے مرید و خلیفہ، عابد و زاہد، مقبولِ عوام و عُلما، کشمیری زبان کے مبلغ اور شریعت و طریقت کے جامع تھے۔[9]

علمائے اسلام رحمہم اللہ السّلام

10 عالمِ باعمل حضرت علّامہ سیّد موسیٰ شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت کشمیر کے خاندان ساداتِ گیلانیہ میں ہوئی، آپ عالمِ باعمل، مدرسِ درسِ نظامی، ولیِّ کامل، صاحبِ کشف و کرامت بزرگ اور متبعِ شریعت تھے، آپ کی خانقاہِ مُعَلّٰی بَیک وقت علومِ ظاہریہ و باطنیہ کا سَرچَشمہ تھی، آپ کا وصال 17 جمادی الاخریٰ 1236ھ کو ہوا، مزار مبارک کشمیر میں ہے۔[10]

11 حضرت مولانا گل شیر میروی رحمۃ اللہ علیہ 1316ھ کو ملہو والی (ضلع اٹک) میں پیدا ہوئے اور یکم جمادی الاخریٰ 1363ھ کو شہید ہوئے، تدفین ملہو والی کے جنوبی قبرستان میں ہوئی۔ آپ حافظِ قراٰن، عالمِ دین، خواجہ احمد میروی کے مرید اور بہترین مقرِّر تھے۔[11]

12 صاحبِ حق، استاذالعلماء حضرت علّامہ عبد المنّان شہباز گڑھی رحمۃ اللہ علیہ 1313ھ کو شہباز گڑھ ضلع مَردان کے علمی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ اپنے علاقے کے عُلَما سے علومِ عقلیہ و نقلیہ سے فراغت کے بعد مدرسہ اندر کوٹ میرٹھ (یوپی ہند) سے دورۂ حدیث کیا، مدرسہ نُصرۃُ الاسلام ہند، دارُالعلوم مَنظرِ اسلام بریلی، دارُالعلوم حزب الاحناف لاہور، مدرسہ شہباز گڑھ میں تدریس فرمائی اور مسجد بہرام خیل کے امام و خطیب بھی رہے۔ وفات 8 جمادی الاخریٰ 1399ھ میں ہوئی، مزار مسجد صاحبِ حق شہباز گڑھ سے متصل ہے۔[12]

---

(1) الاصابہ، 6/436- اسد الغابہ، 5/434 (2) استیعاب فی معرفۃ الاصحاب، 4/38- الاصابہ، 6/105 (3) سیر اعلام النبلاء، 5/534 تا 539- تاریخ مشائخ نقشبند، ص68 (4) تحفۃ الابرار، ص52 تا 54- اقتباس الانوار، ص277 (5) انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، 3/57 (6) اتحاف الاکابر، ص399 (7) تذکرہ صوفیائے میوات، ص500 تا 510 (8) تذکرۃ الانساب، ص112 (9) تذکرہ خلفائے امیر ملت، ص109 (10) انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، 1/368 (11) تذکرہ علمائے اہلسنت ضلع اٹک، ص233 (12) تعارف علماء اہل سنت، ص210- حیات صاحب حق، ص52 تا 85۔

نبی زندہ ہیں!

(قسط:01)

مولانا راشد علی عطاری مَدَنی*

1 اَنبیا کو بھی اَجل آنی ہے
مگر ایسی کہ فَقط آنی ہے

الفاظ معانی اَجل: موت، مرگ۔ آنی (دوسرے مصرعے میں): وقتی، آن بھر کی، عارضی۔

شرح ذی رُوح یعنی جاندار مخلوق ہونے کی بناء پر وعدۂ الٰہی ”کُلُّ نَفْسٍ ذَآىٕقَةُ الْمَوْتِ“ (پ17، الانبیآء:35) (ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے) کی تصدیق کے لئے اَنبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی عالی بارگاہوں میں بھی موت نے حاضری دینی ہے۔ مگر یہ مَوت ایسی ہے کہ صرف ایک آن یعنی لمحہ بھر کے لئے ہی آنی ہے۔

2 پھر اُسی آن کے بعد اُن کی حَیات
مِثلِ سابِق وُہی جِسْمانی ہے

الفاظ معانی آن: لمحہ، لحظہ، دَم بھر، تھوڑی دیر۔ مِثلِ سابِق: پہلے کی طرح۔

شرح پھر ”کُلُّ نَفْسٍ ذَآىٕقَةُ الْمَوْتِ“ کا وعدۂ اِلٰہی پورا ہو جانے کے فوراً بعد اُسی لمحے اُن حضراتِ انبیاء و مُرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کی زندگی پہلے ہی کی طرح حَیاتِ جسمانی حِسّی حقیقی ہو جاتی ہے۔

حیاتِ انبیاء کا عقیدہ: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ انبیائے کرام کی حیاتِ مبارکہ کے اِجماعی عقیدے کا بیان یوں فرماتے ہیں کہ: ”رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم اور تمام انبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام حقیقۃً ایسے ہی زندہ ہیں جیسے رونق افروزیِ دُنیا کے زمانہ میں تھے۔ اُن کی موت ایک آن کے لیے تصدیقِ وعدۂ الٰہیہ کُلُّ نَفْسٍ ذَآىٕقَةُ الْمَوْتِ (ہر جاندار نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔) کے واسطے ہوتی ہے، پھر وہ ہمیشہ ہمیشہ بحیاتِ حقیقی جسمانی دُنیاوی زندہ ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں، حج کرتے ہیں، مجالسِ خیر میں تشریف لے جاتے ہیں، کھانا پینا سب کچھ دُنیا کی طرح بے کسی آلائش کے جاری ہیں کَمَا نَطَقَتْ بِهِ الْاَحَادِيْثُ وَاَئِمَّةُ الْقَدِيْمِ وَالْحَدِيْث (جیسا کہ اس بارے میں احادیث اور زمانہ قدیم وجدید کے ائمہ کے ارشادات موجود ہیں)۔“

(فتاویٰ رضویہ، 9/612)

حیاتِ انبیاء اور اَحادیث: حیاتِ انبیاء کے ثبوت پر ویسے تو بہت سی اَحادیث اور روایات موجود ہیں لیکن اختصاراً دو حدیثیں یہاں ملاحظہ کیجئے:

1 حضورِ اَنور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُرْزَقُ یعنی، بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے جسموں کا کھانا حرام فرمادیا ہے، لہٰذا اللہ پاک کے نبی زندہ ہیں، انہیں رزق دیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ، 2/291، حدیث:1637)

2 سیّدِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلْاَنْبِيَاءُ اَحْيَاءٌ فِيْ قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ یعنی انبیائے کرام زندہ ہیں اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں۔ (مسند ابی یعلیٰ، 3/216، حدیث:3412)

جاری ہے۔۔۔

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ،

تعزیت وعیادت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے Video اور Audio پیغامات کے ذریعے دکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات ضروری ترمیم کے بعد پیش کئے جارہے ہیں۔

انڈونیشیا کے عظیم عالمِ دین تُنکو (جناب) حاجی محمد امین بن حاجی محمود کے انتقال پر تعزیت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

قبرستان جانے کا فائدہ: مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”شرحُ الصدور“ (اردو) صفحہ نمبر 387 پر ہے: حضرت سیّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس نے قبرستان جاکر مُردوں کے لئے اِستغفار اور دعائے رحمت کی گویا وہ ان کے جنازوں میں شریک ہوا اور ان کی نمازِ جنازہ پڑھی۔ (شرح الصدور، ص226)

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مجھے یہ افسوسناک خبر ملی کہ امیرُ شاہِرمان، حیدر شاہ بِنار، محمد اور مَرْحَبَن کے ابو جان تُنکو حاجی محمد امین بن حاجی محمود پہلی ربیعُ الاول شریف 1444 ہجری مطابق 28 ستمبر 2022ء کو 95 سال کی عمر میں انڈونیشیا میں انتقال فرماگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن!

میں تمام سوگواروں سے تعزیت کرتا ہوں اور صبر وہمت سے کام لینے کی تلقین۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

یاربَّ المصطفےٰ جَلَّ جَلَالُہٗ وصلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! تنکو حاجی محمد امین بن حاجی محمود کو غریقِ رحمت فرما، اِلٰہَ العٰلمین! انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عنایت فرما، یَااَرْحَمَ الرّٰحِمِیْن اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے! ان کی قبر جنّت کا باغ بنے، رحمت کے پھولوں سے ڈھکے، تاحدِ نظر وسعت پائے، یَاکَاشِفَ الْغَمّ اے رنج و غم دور کرنے والے! ان کی قبر سے ہر وحشت، تنگی اور اندھیرا دور فرما، یَاربّ مصطفےٰ! بطفیلِ نورِ مصطفےٰ ان کی قبر تاحشر جگمگاتی رہے۔

روشن کر قبر بیکسوں کی — اے شمعِ جمالِ مصطفائی
تاریکیِ گور سے بچانا — اے شمعِ جمالِ مصطفائی

یَاغَفَّارَ الذُّنُوب اے گناہوں کی مغفرت فرمانے والے! مرحوم کو بے حساب مغفرت سے مشرف فرماکر انہیں جنّتُ الفردوس میں اپنے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مدنی، محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوسی بنا، یااللہ پاک! تمام سوگواروں کو صبرِ جمیل اور صبرِ جمیل پر اجرِ جزیل مرحمت فرما، یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام اے عظمت وعزت والے! میرے پاس جو کچھ ٹُوٹے پُھوٹے اعمال ہیں اپنے کرم کے شایانِ شان ان پر اجر عطا فرما، یہ سارا اجر و ثواب جنابِ رسالت مآب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو عنایت فرما، بوسیلۂ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہ سارا ثواب مرحوم تُنکو حاجی محمد امین بن حاجی محمود سمیت ساری امّت کو عنایت فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بے حساب مغفرت کی دُعا کا ملتجی ہوں۔

حضرت مفتی لیاقت رضوی صاحب کے لئے دعائے صحت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

صبر کا معنیٰ: حضرت سیّدُنا سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: صبر کا معنیٰ یہ ہے کہ تو زمین کی طرح ہو جائے جو پہاڑوں اور آدمیوں کو اٹھائے ہوئے ہے اور زمین اس بوجھ کا نہ انکار کرتی ہے اور نہ اسے مصیبت سمجھتی ہے بلکہ اسے اپنے مولیٰ کی نعمت وعطیہ کہتی ہے۔

(حلیۃ الاولیاء، 10/124، رقم:14723)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

یاربَّ المصطفےٰ جَلَّ جَلَالُہٗ وصلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! حضرت مولانا مفتی

لیاقت رضوی صاحب کو کمزوری اور دیگر بیماریوں سے شفائے کاملہ، عاجلہ، نافعہ عطا فرما، یَاشَافِیَ الْاَمْرَاض اے بیماریوں میں شفا دینے والے! ان کی بیماری دور کرکے انہیں صحتوں، راحتوں، عافیتوں، عبادتوں، ریاضتوں، دینی خدمتوں اور سنّتوں بھری طویل زندگی عطا فرما، یاربِّ باری! یہ بیماری، یہ تکلیف، یہ پریشانی ان کے لئے ترقیِ درجات کا باعث، جنّتُ الفردوس میں بے حساب داخلے اور جنّتُ الفردوس میں تیرے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مدنی، محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوسی بننے کا ذریعہ بن جائے، یَاکَشَّافَ الْکُرَب اے دُکھ درد اور پریشانی دور کرنے والے! کربلا والوں کا صدقہ ان کی جھولی میں ڈال دے۔ یَااَرحمَ الرَّاحِمین اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے! ان کے حالِ زار پر رحم و کرم فرما، ان کی بیماریاں، تکلیفیں، امراض دور کردے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ! لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ! لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ!

بے حساب مغفرت کی دعا کا ملتجی ہوں۔

مختلف پیغاماتِ عطّار

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے اکتوبر 2022ء میں نجی پیغامات کے علاوہ المدینۃُ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کے شعبہ "پیغاماتِ عطّار" کے ذریعے تقریباً 3112 پیغامات جاری فرمائے جن میں 382 تعزیت کے، 2442 عیادت کے جبکہ 288 دیگر پیغامات تھے۔

مَدَنی رسائل کے مُطالعہ کی دُھوم

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے صفر المظفر 1444ھ میں درج ذیل مَدَنی رَسائل پڑھنے / سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: ① یاربَّ المصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! جو کوئی 21 صفحات کا رِسالہ **"خوفِ خدا میں رونے کی فضیلت"** پڑھ یا سُن لے اُس کو اپنے خوف سے اخلاص کے ساتھ رونے کی توفیق عطا فرما اور اُسے بے حساب بخش دے۔ اٰمین ② یاربَّ المصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ **"نماز سے مدد کی تین حِکایات"** پڑھ یا سُن لے اُس کا دل نماز میں لگا دے اور اُس کو بے حساب بخش دے۔ اٰمین ③ یاربَّ المصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! جو کوئی 14 صفحات کا رِسالہ **"مدینے کی برکتیں"** پڑھ یا سُن لے اُسے اپنے پیارے پیارے سب سے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتوں کا پابند بنا اور اُسے بے حساب بخش دے۔ اٰمین ④ جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت حضرت مولانا عبید رضا عطاری مدنی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے رِسالہ **"امیرِ اہلِ سنّت کے 163 ارشادات"** پڑھنے / سننے والوں کو یہ دُعا دی: یاربَّ المصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ **"امیرِ اہلِ سنّت کے 163 ارشادات"** پڑھ یا سُن لے اُسے سچا عاشقِ رسول بنا اور دین کی خدمت کا خوب جذبہ عطا فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

رِسالہ	پڑھنے / سننے والے اسلامی بھائی	اسلامی بہنیں	کُل تعداد
خوفِ خدا میں رونے کی فضیلت	16لاکھ25ہزار767	9لاکھ14ہزار52	25لاکھ39ہزار819
نماز سے مدد کی تین حکایات	16لاکھ47ہزار9	8لاکھ18ہزار342	24لاکھ65ہزار351
مدینے کی برکتیں	17لاکھ25ہزار429	9لاکھ12ہزار707	26لاکھ38ہزار136
امیرِ اہلِ سنّت کے 163 ارشادات	16لاکھ74ہزار384	9لاکھ80ہزار164	26لاکھ54ہزار548

آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیاری سیرت

کُتُب کا تعارف

مولانا منعم عطّاری مَدَنی*
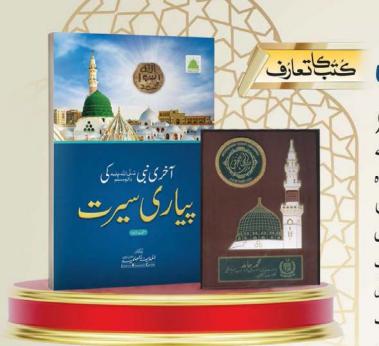
اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس کائنات کے سب سے جامع اور اکمل ترین انسان ہیں۔ اعلیٰ انسانیت کا وہ کون سا وصف ہے جو آپ کی ذات میں نہیں پایا جاتا۔ آپ کی سیرت کا امتیاز ہے کہ اس میں زندگی کے ہر گوشے سے متعلق راہنمائی موجود ہے۔ اسی لئے قراٰنِ کریم میں آپ کی سیرت کو تمام لوگوں کے لئے "اسوۂ حسنہ" قرار دیا گیا۔ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرت پر ہر دور میں کئی زبانوں میں مختلف پہلوؤں پر مقالات، مضامین اور کتابیں تصنیف کی گئی ہیں اور یہ سلسلہ اب بھی جاری و ساری ہے۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! اسی سلسلے میں دعوتِ اسلامی کے تحقیقی ادارے المدینۃُ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) میں شعبہ سیرت النبی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس شعبے کی سیرت مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے متعلق پہلی کاوش کتاب "آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیاری سیرت" ہے۔ **کتاب لکھنے کی وجہ** یہ کتاب کیوں لکھی گئی، پیشِ لفظ میں اس کی وجہ یوں درج ہے: دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران حضرت مولانا حاجی محمد عمران عطّاری زیدَ مجدُہ نے ادارۂ تصنیف و تالیف المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center) سے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مُقدّس سیرت پر ایک ایسی مختصر کتاب مرتب کی جائے جو آسان زبان و بیان پر مشتمل ہو، تاکہ عوامُ النّاس بالخصوص بچّوں اور نوجوان نسل (Younger Generation) یعنی اسکول اور کالج کے طلبا کے لئے اس کا پڑھنا آسان ہو۔ (آخری نبی کی پیاری سیرت، ص11 رنگین ایڈیشن) یوں ان کی خواہش پر اس کتاب کو تالیف کیا گیا۔ **کتاب کی چند خصوصیات** ❁ Two Colors میں کتاب 147 صفحات پر مشتمل ہے ❁ یہ کتاب نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرتِ مبارکہ کی بنیادی باتوں سے روشناس کراتی ہے ❁ کتاب کی زبان سادہ اور آسان ہے ❁ اسلوب ایسا رکھنے کی کوشش کی گئی ہے کہ پڑھنے والے کے لئے واقعات کو تصور کی نگاہ سے دیکھنا آسان ہو ❁ بچپن اور جوانی وغیرہ کے ایسے واقعات جو عموماً کم بیان کئے جاتے ہیں وہ بھی شاملِ کتاب ہیں ❁ مستند کتب سے حاصل ہونے والے نتائج پیش کئے گئے ہیں ❁ سیرتِ طیبہ سے متعلق مقامات کی جدید معلومات (محلِّ وقوع، مکہ یا مدینہ سے بائی روڈ فاصلہ، موسم اور موجودہ نام وغیرہ) سمیت مختلف مقامات کی تصاویر اور مقاماتِ غزوات کے بعض نقشوں کی شمولیت نے کتاب کو چار چاند لگا دیئے ہیں ❁ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی 63 سالہ حیاتِ مبارکہ کو ماہ و سال کے آئینے میں دیکھنے کے لئے مختصر تاریخی جدول بھی مرتب کیا گیا ہے جو کہ اس کتاب کا آخری باب ہے۔ **کتاب کی مقبولیت** کتاب کی بے پناہ مقبولیت کو دیکھتے ہوئے اس کا رنگین ایڈیشن زیرِ اشاعت ہے۔ اردو زبان میں اب تک اس کے پانچ ایڈیشن (پہلا 20 ہزار، دوسرا 20 ہزار، تیسرا 10 ہزار، چوتھا 15 ہزار اور پانچواں 20 ہزار کی تعداد میں) شائع ہو چکے ہیں جبکہ ہند میں بھی ایک اردو ایڈیشن 21 سو کی تعداد میں شائع ہو چکا ہے۔ کتاب کا انگریزی ترجمہ 3 ہزار کی تعداد میں پرنٹ ہو چکا ہے، سندھی ترجمہ آن لائن دستیاب ہے جبکہ پشتو اور رومن میں ٹرانسلیشن جاری ہے۔ مختلف زبانوں میں ایسی مانگ کتاب کی مقبولیت کی واضح دلیل ہے۔ **خصوصی اعزاز** وفاقی وزارت برائے مذہبی امور حکومتِ پاکستان کے تحت مقابلہ کتبِ سیرت بابت سن 1444ھ مطابق 2022ء میں اس کتاب کو بچّوں کی کیٹیگری میں پہلے انعام کا حق دار قرار دیا گیا اور مصنفِ کتاب حضرت مولانا محمد حامد سراج عطّاری مدنی صاحب کو اعزازی شیلڈ، سرٹیفکیٹ اور انعام سے نوازا گیا۔ آپ بھی ایسی مقبولِ عام کتاب کا مطالعہ فرمائیں اور سیرتِ طیبہ کے نور سے اپنے قلوب جگمگائیں۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ سیرت مصطفےٰ المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)

تُرکیہ، چیچنیا اور داغستان کا سفر

مولانا عبدالحبیب عطّاری*
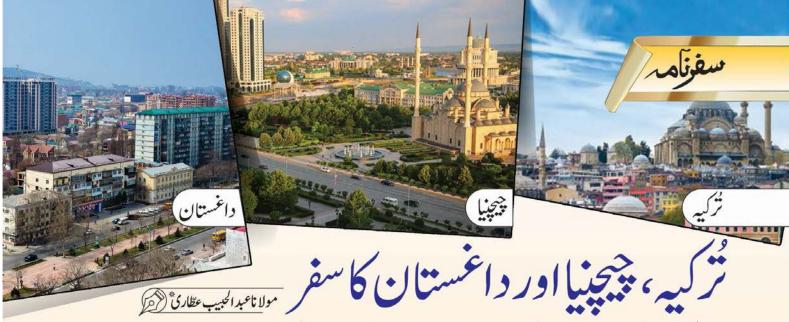
اَلحمدُ لِلّٰہ 19 اکتوبر 2022ء بروز بدھ کراچی سے استنبول (ترکیہ) کا سفر تھا چنانچہ میں دوپہر 12 بجے کی فلائٹ سے کراچی سے دبئی پہنچا جہاں سے نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطّاری مُدَّظِلُّہُ العالی بھی شریک سفر ہوئے اور ہم استنبول روانہ ہوئے۔

استنبول کے مدنی مرکز میں حاضری شام کو جب ہم استنبول پہنچے تو نمازِ مغرب ایئر پورٹ پر ادا کی اور نمازِ عشا استنبول کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پہنچ کر ادا کی۔ نماز کے بعد نگرانِ شوریٰ نے مقامی اسلامی بھائیوں کے درمیان بیان فرمایا جس میں تلاوتِ قراٰن کی ترغیب دلائی اور مدرسۃُ المدینہ بالغان میں شریک ہونے کا ذہن بنایا۔

میزبانِ رسول کے قدموں میں حاضری رات آرام کے بعد اگلی صبح 20 اکتوبر جمعرات کو نمازِ فجر سے پہلے حضرت سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مزارِ مبارک کی طرف روانہ ہوئے۔ نمازِ فجر مزار شریف سے متصل مسجد میں ادا کر کے مزار شریف پر حاضری دی جہاں بڑا ہی پُر کیف اور روحانی منظر تھا۔

مزار شریف کے احاطے میں کئی تبرکات بھی موجود ہیں۔ مثلاً نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے مبارک ہاتھوں سے جو درخت لگایا تھا اس کا مقدس پتّا (Leaf)، داڑھی مبارک کا بال شریف، مبارک قدم کے نشان والے پتھر وغیرہ۔

اپنے قدموں میں بلالیا تبرکات کی زیارت کے بعد نگرانِ شوریٰ نے اجتماعی دعا کروائی اور پھر اپنی پہلی حاضری کا یہ واقعہ سنایا:

جب میں پہلی مرتبہ حضرت سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے قدموں میں حاضر ہوا تو اس وقت مزار شریف زیرِ تعمیر تھا اور مین گیٹ بند تھا۔ ہم نے گیٹ کے باہر سے ہی حاضری دے کر فاتحہ پڑھی لیکن دل میں حسرت تھی کہ کاش! اندر جاکر قریب سے سلام کا موقع مل جائے۔ جب ہم فاتحہ کے بعد واپس پلٹنے لگے تو اندر سے مزار کے ایک خادم آئے اور ہمیں اپنے ساتھ اندر لے گئے۔ وہ مجھے اپنے ساتھ حضرت کے قدموں میں لے گئے اور کہا کہ سونگھو! میں نے سونگھا تو وہاں ایسی خوشبو محسوس ہوئی جو میں نے زندگی میں کبھی نہیں پائی۔

نمازِ فجر میں نمازیوں کی بڑی تعداد ترکیہ میں دعوتِ اسلامی کا دینی کام حضرت سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مزارِ مبارک کی برکت سے ہی شروع ہوا ہے۔ میں ترکیہ میں پہلی بار آپ کے مزار پر ہی حاضر ہوا تھا۔ جب میں پہلی بار نمازِ فجر کے وقت مزار شریف حاضر ہوا تو اطراف کی تمام سڑکیں برف سے ڈھکی ہوئی تھیں لیکن اس قدر شدید سردی کے باوجود مزار شریف سے متصل مسجد میں نمازیوں کی بڑی تعداد موجود تھی۔

ولیُّ اللہ کے مزار پر حاضری یہاں حاضری کے بعد نگرانِ شوریٰ واپس فیضانِ مدینہ روانہ ہو گئے جبکہ ہم چند اسلامی بھائی شیخ عزیز محمود ہدائی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف کی طرف روانہ ہوئے۔ یہ مزار شریف اسکودار (Üsküdar) نامی ایک جزیرے پر واقع ہے جہاں

نوٹ: یہ مضمون مولانا عبدُ الحبیب عطّاری کے وڈیو پروگرام وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے پیش کیا گیا ہے۔

*رکنِ شوریٰ ونگرانِ مجلس مدنی چینل

کشتی کے ذریعے جانا پڑتا ہے۔ اس بار ہم اپنی گاڑی بھی کشتی میں لے کر گئے تاکہ سفر میں آسانی رہے۔ مزار شریف پر ہم نے مختصر نعت خوانی اور اجتماعی دعا کی اور واپس فیضانِ مدینہ پہنچے۔

اس بار استنبول میں ہمارا صرف ایک دن کا قیام تھا اس لئے فیضانِ مدینہ میں کچھ دیر آرام کرنے کے بعد نمازِ ظہر باجماعت پڑھی اور کھانا کھاکر اگلی منزل پر پہنچنے کیلئے ایئرپورٹ روانہ ہوئے۔ ہمارے مدنی قافلے میں نگرانِ شوریٰ کے ساتھ ترکیہ کے نگران شہاب عطاری بھائی اور بلال مدنی بھی شریک تھے۔

چیچنیا والوں کا عشقِ رسول استنبول ایئرپورٹ سے ہمارا سفر ایک ایسے ملک کی طرف تھا جس سے محبت آج سے کئی سال پہلے وہاں کے لوگوں کے عشقِ رسول کے مناظر دیکھ کر ہوگئی تھی۔ یہ ملک چیچنیا ہے جہاں کئی سال قبل جب رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف منسوب تبرکات بشمول پیالہ شریف پہنچا تھا تو یہاں کے لوگوں نے ان کا استقبال ایسے کیا تھا جیسے کسی سربراہِ مملکت کا کیا جاتا ہے۔ پوری شان و شوکت کے ساتھ تبرکات کو ایئرپورٹ سے ان کی منزل لے جایا گیا اور راستے میں جگہ جگہ عاشقانِ رسول سڑک کے دونوں طرف قطار بنائے تبرکات لے جانے والی گاڑیوں پر پھول برسارہے تھے۔

چیچنیا کی آبادی تقریباً 15 لاکھ ہے جس کی اکثریت مسلمان ہے۔

استنبول ایئرپورٹ سے ہم چیچنیا کے دارالحکومت گروزنی کے ایئرپورٹ پہنچے۔ تقریباً تین گھنٹے کی فلائٹ تھی۔ ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ مدینۂ منورہ، ترکیہ اور چیچنیا کا معیاری وقت (Standard Time) ایک ہی ہے۔

چیچنیا میں ملاقاتیں چیچنیا میں ہمارے میزبان نے ہمارا استقبال کیا اور بڑی عزت کے ساتھ ٹھہرایا۔ رات ہوچکی تھی اس لئے نماز و طعام کے بعد آرام کیا۔ اگلی صبح 21 اکتوبر جمعۃ المبارک کو ایک مقامی دینی ادارے "مدرسہ دارُالحدیث باسم الامام بخاری" پہنچے۔ ماشآءَ اللہ شاندار مدرسہ ہے جہاں ہماری اساتذہ اور طلبہ سے ملاقات ہوئی۔ یہاں عربی زبان میں دعوتِ اسلامی کی تعارفی ویڈیو (Presentation) بھی دکھائی گئی۔

اس کے بعد گروزنی کے ایک قریبی علاقے شالی میں واقع دینی ادارے "مدرسہ تحفیظ القرآن" میں حاضری ہوئی۔ جہاں عملے اور اساتذہ سے ملاقات کے بعد نگرانِ شوریٰ نے طلبۂ کرام کو سلام کی اہمیت اور استاد کے ادب سے متعلق نکات پیش کئے جن کا مقامی زبان میں ساتھ ساتھ ترجمہ کیا جاتا رہا۔ اس موقع پر ہم نے ایک طالبِ علم سے تلاوتِ قراٰنِ کریم بھی سنی۔

نمازِ جمعہ کے موقع پر عاشقانِ رسول کی محبت مدارس کے وزٹ کے بعد نمازِ جمعہ گروزنی کی ایک عالیشان مسجد میں ہزاروں عاشقانِ رسول کے ساتھ ادا کی۔ یہاں کے امام صاحب نے نماز سے پہلے نگرانِ شوریٰ کو دعوت دی کہ نمازِ جمعہ آپ پڑھائیں لیکن نگرانِ شوریٰ نے امام صاحب کو ہی امامت کے لئے آگے کیا جبکہ سنتوں وغیرہ کے بعد دعائے ثانی نگرانِ شوریٰ نے کروائی۔ اس کے بعد عاشقانِ رسول بڑی محبت سے ہم سے ملتے رہے، خوشی کا اظہار کرتے رہے۔

اس مسجد کی ایک خاص بات یہ تھی کہ یہاں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زلفِ مبارک اور داڑھی مبارک کے بال بڑے شایانِ شان طریقے سے رکھے ہوئے تھے۔ نمازِ جمعہ کے بعد ہمیں بھی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔

گروزنی میں مختلف مقامات پر مقامی عاشقانِ رسول سے ملاقات اور نیکی کی دعوت کا سلسلہ بھی رہا۔

مفتیِ اعظم چیچنیا سے ملاقات آج شام ہماری چیچنیا کے مفتیِ اعظم شیخ محمد صالح صلاح الدین مجییف حفظہ اللہ سے تفصیلی ملاقات ہوئی۔ دعوتِ اسلامی کے تعارف کے ساتھ کئی امور پر بات چیت ہوئی، چیچنیا سمیت پڑوسی ممالک میں دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کے آغاز سے متعلق تبادلۂ خیال ہوا۔ شیخ صاحب نے نگرانِ شوریٰ کو یہاں کی روایتی ٹوپی سمیت کئی تحفے پیش کئے۔

یورپ کی سب سے بڑی مسجد میں حاضری یہاں سے فارغ ہوکر ہم نمازِ عشا پڑھنے کیلئے یورپ کی سب سے بڑی مسجد "مسجد نبی محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم" میں حاضر ہوئے۔ ماشآءَ اللہ نہایت عالیشان مسجد ہے، اسے دنیا کی چند خوبصورت ترین مساجد میں سے ایک کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔ اس مسجد میں دائیں طرف (Right Side) نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زلفِ مبارک کے جبکہ بائیں طرف (Left Side)

داڑھی مبارک کے موئے مبارک تشریف فرما تھے۔ نمازِ عشا کی ادائیگی کے بعد ہم نے مبارک بالوں کی زیارت کی اور ربِّ کریم سے دعائیں مانگیں۔

گروزنی سے داغستان رات اپنی قیام گاہ پر آرام کے بعد اگلے دن 22 اکتوبر بروز ہفتہ صبح ہم گروزنی سے پڑوسی ملک داغستان کے شہر "دربند" روانہ ہوئے۔ گروزنی سے سڑک کے ذریعے دربند تک تقریباً4 گھنٹے کا سفر ہے۔ گروزنی میں ہمارے میزبان اسلامی بھائی بھی ہمارے ہم سفر ہی تھے۔

مزاراتِ صحابہ پر حاضری دربند میں ایک ایسا قبرستان ہے جہاں 40 صحابۂ علیہمُ الرِّضوان کے مزارات ہیں۔ ان صحابۂ کرام کے سپہ سالار حضرت سیدنا سلمان بن ربیعہ رضی اللہُ عنہ تھے۔

چیچنیا سے داغستان جاتے ہوئے راستے میں ایک چھوٹی سی چوکی پڑتی ہے جسے کراس کرکے ہم داغستان میں داخل ہوگئے۔ نمازِ ظہر راستے میں ہی ادا کی اور دربند پہنچتے ہی سب سے پہلے اس قبرستان میں حاضر ہوئے جہاں تقریباً چالیس صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان آرام فرما ہیں۔ مقامی اسلامی بھائی کی راہنمائی میں مزارات پر حاضری دی، جہاں فاتحہ خوانی اور دعا کا سلسلہ بھی ہوا۔

دربند میں مختلف مصروفیات دربند میں ہم نے ایک مقامی دینی ادارے کے سربراہ حضرت مولانا شیخ عِصام الدین سائیدوف سے ملاقات کی۔ ملاقات کے دوران حاضرین کو عربی زبان میں دعوتِ اسلامی کی تعارفی ویڈیو دکھائی گئی جبکہ نگرانِ شوریٰ نے شیخ صاحب کو ماہنامہ فیضانِ مدینہ کا عربی شمارہ پیش کیا۔

رات ہوچکی تھی اور ہمیں دربند کی ایک مسجد میں محفلِ میلاد میں بھی شریک ہونا تھا، چنانچہ محفل میلاد میں حاضر ہوئے جہاں نگرانِ شوریٰ نے اتباعِ سنت کے موضوع پر بیان فرمایا اور ساتھ ساتھ مقامی زبان میں اس کا ترجمہ کیا جاتا رہا۔ بیان میں نگرانِ شوریٰ نے اسلامی بھائیوں کو اتباعِ سنت کی ترغیب دلانے کے علاوہ دعوتِ اسلامی کا تعارف بھی پیش کیا۔ اس موقع پر ہم نے مقامی عاشقانِ رسول کے ساتھ مل کر قصیدۂ بردہ شریف اور مدینۂ طیبہ کی ننھی بچیوں کی جانب سے حضور اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے استقبال پر پڑھا گیا کلام "طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا" پڑھا جبکہ محفل کے آخر میں سب نے کھڑے ہوکر صلوٰۃ وسلام پڑھا۔

اے عاشقانِ رسول! یاد رکھیں کہ نمازِ جمعہ اور دیگر مختلف مواقع پر کھڑے ہوکر بارگاہِ رسالت میں صلوٰۃ و سلام پیش کرنا صرف ہندوستان، پاکستان وغیرہ ایشیائی ممالک ہی نہیں بلکہ دنیا بھر کے مسلمانوں کا معمول ہے۔

اسی طرح میلادِ مبارک منانا صرف پاک وہند کے ہی نہیں بلکہ دنیا بھر کے مسلمانوں کا صدیوں پرانا معمول اور طریقۂ اظہارِ عشقِ رسول ہے۔

دربند سے 22 اکتوبر ہفتے کو رات ہی میں واپسی کا سفر شروع ہوا، چونکہ پاکستان اور وہاں کے وقت میں دو گھنٹے کا فرق ہے اس لئے ہمیں سفر کے دوران موبائل فون کے ذریعے براہِ راست مدنی مذاکرہ دیکھنے کا بھی موقع مل گیا۔

استنبول واپسی چیچنیا اور داغستان کے جدول سے فارغ ہوکر ہم 23 اکتوبر بروز اتوار واپس استنبول (ترکیہ) ایئرپورٹ پر پہنچ چکے تھے اور نمازِ مغرب کا وقت ہوچکا تھا چنانچہ نمازِ مغرب کے لئے قسطنطنیہ کے اس عظیم تاریخی قلعے کے قریب رُکے جہاں صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کے مزارات ہیں۔ مزاراتِ مبارکہ سے متصل مسجد میں ہم نے نمازِ مغرب ادا کی اور پھر حضرت سیدنا کعب، حضرت سیدنا حمدُ اللہ انصاری اور حضرت سیدنا ابی شیبہ رضی اللہُ عنہم کے مزارات پر حاضری دی، فاتحہ خوانی کی اور رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ان صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کے وسیلے سے اللہ پاک کی بارگاہ میں دعائیں مانگیں۔

مختلف مزارات پر زائرین کے لئے لنگر کا اہتمام ہوتا ہے۔ ان صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کے مزارات پر حاضرین کے لئے صبح سے شام تک سوپ کے لنگر کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

ترکیہ سے واپسی کا سفر 24 اکتوبر کو ہوا اور اَلحمدُ لِلّٰہ خیریت کے ساتھ وطنِ عزیز پاکستان پہنچ گئے۔

اللہ کریم ہمارے اس سفر کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، ترکیہ میں دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کو مزید عروج بخشے اور چیچنیا و داغستان میں دینی کاموں کے آغاز کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

انبیا اور ان کی قومیں قراٰن کی روشنی میں

محمد شبیر رضا

(درجۂ سابعہ، مرکزی جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ فیصل آباد)

اللہ پاک نے انسان کو پیدا فرمایا تو انسان کی راہِ راست کا انتظام بھی فرمایا تاکہ قیامت کے دن انسان عذر نہ بنا سکے، لہٰذا وقتاً فوقتاً خوشخبری دینے اور ڈر سنانے والے انبیائے کرام علیہم السلام کو لوگوں کی ہدایت کیلئے مبعوث فرمایا: چنانچہ خود ہی ارشاد فرماتا ہے: ﴿رُسُلًا مُّبَشِّرِیْنَ وَ مُنْذِرِیْنَ لِئَلَّا یَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِؕ-وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَكِیْمًا(۱۶۵)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: رسول خوشخبری دیتے اور ڈر سناتے کہ رسولوں کے بعد اللہ کے یہاں لوگوں کو کوئی عذر نہ رہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ (پ6، النسآء:165)

انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو مختلف اقوام کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا جن میں سے بعض کا تذکرہ قراٰن نے قوموں کے نام اور بعض کا ان کے علاقوں کے نام کے ساتھ کیا ہے جبکہ بعض اقوام کا ذکر ان کے سرداروں کے نام سے، بعض کا ان کی تعداد اور بعض کا ان کے انبیا کی طرف نسبت کرکے ذکر فرمایا ہے۔ آیئے قراٰنِ پاک میں ذکر ہونے والی اقوام اور ان کے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں پڑھتے ہیں:

1 حضرت ھود علیہ السّلام کی قوم: ﴿وَ اِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًاؕ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور عاد کی طرف ان کی برادری سے ہود کو بھیجا۔ (پ8، الاعراف:65)

2 حضرت صالح علیہ السّلام کی قوم: ﴿وَ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًاۘ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور ثمود کی طرف ان کی برادری سے صالح کو بھیجا۔ (پ8، الاعراف:73)

3 حضرت شعیب علیہ السّلام کی قوم: ﴿وَ اِلٰى مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًاؕ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور مدین کی طرف ان کی برادری سے شعیب کو بھیجا۔ (پ8، الاعراف:85)

4 حضرت لوط علیہ السّلام کی قوم: ﴿كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍۭ بِالنُّذُرِ(۳۳)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: لوط کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا۔ (پ27، القمر:33)

5 حضرت نوح علیہ السّلام کی قوم: ﴿لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: بیشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔ (پ8، الاعراف:59)

6 حضرت یونس علیہ السّلام کی قوم: ﴿وَ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ یَزِیْدُوْنَۚ(۱۴۷)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے اسے لاکھ آدمیوں کی طرف بھیجا بلکہ زیادہ۔ (پ23، الصّٰٓفّٰت:147)

7 حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی قوم: ﴿وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰیٰتِنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَاۡىٕهٖ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا۔ (پ25، الزخرف:46)

8 حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی قوم: ﴿وَ اِذْ قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں۔ (پ28، الصف:6)

9 حضور نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی قوم: ﴿قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ

اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: تم فرماؤ: اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔ (پ9، الاعراف:158)

دیگر انبیا کو خاص قوم یا علاقے کی طرف مبعوث کیا گیا جبکہ آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو تمام لوگوں کی طرف مبعوث فرمایا گیا۔ پھر ان میں سے بعض لوگ انبیا کی نافرمانی کے سبب ہلاک ہوئے اور بعض لوگ انبیا کی پیروی کے سبب فلاح پاگئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں فلاح پانے والوں میں سے بنائے اور روزِ قیامت سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شفاعت سے حصہ عطا فرمائے۔ اٰمین

سود کی مذمت احادیث کی روشنی میں

محمد طلحہ خان عطّاری

(درجۂ رابعہ جامعۃُ المدینہ فیضانِ خلفائے راشدین راولپنڈی)

سود (Interest) سے مراد عقدِ معاوضہ (یعنی لین دین کے کسی معاملے) میں جب دونوں طرف مال ہو اور ایک طرف اضافہ مشروط ہو کہ اس کے مقابل (یعنی بدلے) میں دوسری طرف کچھ نہ ہو یہ سود ہے۔ اسی طرح قرض دینے والے کو قرض پر جو نفع، جو فائدہ حاصل ہو وہ سب بھی سود ہے۔ (گناہوں کے عذابات، حصہ اول، ص36) ربا یعنی سود حرامِ قطعی ہے اس کی حرمت کا منکر کافر ہے اور حرام سمجھ کر جو اس کا مرتکب ہے فاسق مَرْدُودُ الشَّھادۃ ہے۔ (بہار شریعت، 2/268)

ہمارے معاشرے میں سود بہت تیزی کے ساتھ عام ہوتا چلا جا رہا ہے اور اس کی بہت ساری وجوہات ہیں: اس کی سب سے بڑی وجہ لاعلمی ہے کہ بہت سے لوگ سود کے متعلق شرعی راہ نمائی نہ لینے کی وجہ سے لین دین میں سودی معاملات کر رہے ہوتے ہیں اور حرام کے مرتکب ہو جاتے ہیں اور اگر معلوم ہو بھی جائے کہ ایسا کرنا سودی لین دین ہے تو دوسری بڑی وجہ سود کے بڑھنے کی، مال و دولت کی لالچ و حرص ہے جو بندے کو اللہ و رسول کی فرمانبرداری سے بے پروا کر کے، پیسے کی محبت دل میں بسا دیتی ہے اور حلال و حرام کی تمیز بُھلا دیتی ہے۔ جبکہ قراٰن و حدیث میں سود کھانے اور سودی لین دین کی بہت سخت مذمت بیان کی گئی ہے جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اَلَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: وہ جو سُود کھاتے ہیں قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے آسیب نے چھو کر مخبوط بنا دیا ہو۔ (پ3، البقرۃ:275) سود کی مذمت پر احادیثِ کریمہ بھی ملاحظہ فرمائیں:

1 نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: سات تباہ کرنے والی چیزوں سے بچو، صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے عرض کی کہ وہ کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، جسے اللہ تعالیٰ نے حرام فرما دیا ہو اس جان کو ناحق قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، جنگ کے دن پیٹھ دکھا کر بھاگنا، پاکدامن مؤمنہ شادی شدہ عورتوں پر تہمت لگانا۔ (بخاری، 2/242، حدیث:2766)

2 حضرتِ جابر رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سود کھانے، کھلانے، لکھنے اور اس کے دونوں گواہوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا کہ سب برابر ہیں۔ (مسلم، ص663، حدیث:4093)

3 رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: شبِ معراج میرا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا جن کے پیٹ گھروں کی طرح تھے، جن میں سانپ تھے جو ان کے پیٹوں کے باہر سے نظر آ رہے تھے، میں نے کہا: اے جبریل! یہ کون ہیں؟ عرض کی: یہ وہ ہیں جو سود کھاتے تھے۔ (ابن ماجہ، 3/71، حدیث:2273)

4 فرمانِ آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: سود (کے گناہ کے) ستر درجے ہیں، ان میں سب سے کم درجہ گناہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں سے زنا کرے۔ (ابن ماجہ، 3/72، حدیث:2274)

5 حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: جس قوم میں سود پھیلتا ہے اس قوم میں پاگل پَن پھیلتا ہے۔ (سود اور اُس کا علاج، ص16)

دورِ حاضر میں سود کی چند مختلف صورتیں یہ ہیں: کسی چیز کی خرید و فروخت انسٹالمنٹ کی صورت میں ہو اور ہر ماہ کی قسط مقررہ تاریخ پر ادا نہ کرنے میں جرمانہ لگانا، انسٹالمنٹ کی صورت میں چیز کی قیمت علیحدہ اور زائد منافع علیحدہ بیان کرنا۔ (اگر زائد منافع کو چیز کی قیمت ہی بیان کرے تو سود نہیں بلکہ وہ مکمل قیمت ہی ہوگی اور جائز ہے۔) ان صورتوں یا ان کے علاوہ کسی بھی سودی صورت کو اگر راضی نامہ پرچہ وغیرہ پر لکھا گیا تو ان پر دستخط کرنا بھی ناجائز ہے اگرچہ قرضہ دینے والا کہہ دے کہ صرف کاغذی کاروائی ہے زائد کچھ نہ لیا جائے گا۔ کیونکہ سودی لین دین اگرچہ نہیں ہو رہا لیکن دستخط کرنا سودی شرط پر رضامندی کا اظہار کرنا ہے اور یہ بھی ناجائز و گناہ

ہے۔ بہر حال اس طرح کے تمام معاملات میں مفتیانِ کرام سے شرعی راہنمائی ضرور حاصل کرلینی چاہئے تاکہ سود کی نحوست سے یقینی طور پر بچا جاسکے۔

اللہ پاک سے دعا ہے کہ ہمیں ہر طرح کے سودی لین دین سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے 5 حقوق

مزمل حسین عطّاری
(درجۂ خامسہ، جامعۃُ المدینہ اشاعت الاسلام، ملتان)

اے عاشقانِ رسول اگر رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی سیرت کا مطالعہ کیا جائے تو اس بات کا اندزہ ہوگا کہ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ہمارے لئے کتنی تکالیف اور مصائب برداشت کئے۔ جب آپ نے طائف والوں کو دعوتِ حق دی تو انہوں نے آپ کی دعوت کو جھٹلایا، آپ کے پیچھے اوباش لڑکے لگادیئے، یہاں تک کہ آپ پر پتھروں کا برساؤ بھی کیا گیا جس سے آپ کے قدمینِ مبارکہ لہولہان ہوگئے، لیکن آپ نے ان مصیبتوں کو برداشت کیا، اب ہم پر بھی رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے کچھ حقوق بنتے ہیں ان حقوق کو علامہ قاضی عیاض مالکی رحمۃُ اللہِ علیہ نے شفاء شریف میں اور دیگر علماء نے اپنی کتابوں میں بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے، ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

① **ایمان بِالرّسول:** مسلمان ہونے کے لئے خدا کی توحید اور رسول کی رسالت دونوں پر ایمان لانا ضروری ہے، اس کے بغیر وہ ہرگز مؤمن نہیں ہوسکتا، کیونکہ اللہ پاک نے اس بات کی خود قراٰن میں وضاحت فرمادی ہے اللہ رب العزت فرماتا ہے:

﴿وَ مَنْ لَّمْ یُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ فَاِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ سَعِیْرًا﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور جو ایمان نہ لائے اللہ اور اس کے رسول پر تو بے شک ہم نے کافروں کے لئے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے۔

(پ26، الفتح:13)

وہ کہ اُس در کا ہوا خلقِ خدا اُس کی ہوئی
وہ کہ اس در سے پھرا اللہ اس سے پھر گیا

② **اتباعِ سنتِ رسول:** حضور کے حقوق میں سے ایک حق یہ بھی ہے کہ ان کی سنّت کی اتباع کی جائے یعنی سنّتِ مبارکہ پر عمل کیا جائے، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (ترمذی، 4/309، حدیث:2687)

③ **اطاعتِ رسول:** ہر اُمّتی پر یہ بھی لازم ہے کہ وہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے فرامین کی پیروی کرے کیونکہ حضور کی اطاعت کا حکم ہمیں خود اللہ پاک نے دیا ہے: ﴿اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا۔

(پ5، النسآء:59)

④ **درود وسلام پڑھنا:** ہر مسلمان پر ضروری ہے کہ وہ حضور کی ذات پر درود وسلام بھی پڑھے کیونکہ اس کا حکم خود ربِّ کریم نے قراٰنِ کریم میں دیا ہے: ﴿اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّؕ-یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو (پ22، الاحزاب:56) نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا جس نے مجھ پر ایک بار دُرود پاک پڑھا اللہ پاک اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

(مسلم، ص172، حدیث:912)

⑤ **قبرِ انور کی زیارت:** صحابۂ کرام کے مقدس دَور سے تمام مسلمان قبرِ انور کی زیارت کرتے آئے ہیں اور قبرِ انور کی زیارت کرنا باعثِ برکت وشفاعت سمجھتے آئے ہیں کیونکہ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ زَارَ قَبْرِی وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِی یعنی جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔ (دارقطنی، 2/351، حدیث:2669)

بروزِ حشر شفاعت کریں گے چُن چُن کر
ہر اِک غلام کا چہرہ حضور جانتے ہیں

اللہ ربُّ العزت سے دعا ہے کہ ہمیں حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم سے سچی پکی محبت عطا فرمائے، آپ کے فرامین کے مطابق زندگی گزارنے، آپ کی ذات پر کثرت سے درود وسلام بھیجنے اور آپ کے فضائل ومحاسن بیان کرتے رہنے کی توفیق وسعادت عطا فرمائے اور بروزِ قیامت آپ کی شفاعت نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

تحریری مقابلے میں موصول ہونے والے 235 مضامین کے مؤلفین

مضمون بھیجنے والے اسلامی بھائیوں کے نام **کراچی:** محمد اویس، علی عمران عطّاری، محمد شاف عطّاری، محمد اریب، محمد اویس عطّاری، محمد بلال، محمد الیاس عطّاری مدنی، عبد الرحیم عطّاری، محمد عمر فاروق، غلام مرتضیٰ، زبیر۔ **فیصل آباد:** شبیر رضا عطّاری، محمد ذوالقرنین احمد عطّاری، یوسف رضا، عطاء المصطفیٰ صدیق، شناور غنی عطّاری۔ **لاہور:** تنویر احمد، عبد الرحمٰن عطّاری، محمد جمیل الرحمٰن، احمد رضا، محمد مدثر عطّاری، حافظ وقاص احمد، فیصل یونس۔ **راولپنڈی:** طلحہ خان عطّاری، محمد احمد رضا عطّاری، سرفراز رضا عطّاری۔ **ملتان:** محمد شاہ زیب، مزمل حسین ملتانی، محمد مدنی رضا عطّاری۔ **متفرق شہر:** علی رضا عطّاری (درجۂ ثانیہ جامعۃ المدینہ ڈیرہ اللہ یار ضلع جعفر آباد بلوچستان)، غلام نبی عطّاری (درجۂ سابعہ جامعۃ المدینہ آفندی ٹاؤن، حیدر آباد)، محمد مبشر جیلانی (فاضل جامعہ نور الہدیٰ مظفر گڑھ)۔

مضمون بھیجنے والی اسلامی بہنوں کے نام **سیالکوٹ:** بنتِ شمس دین، بنتِ غلام محی الدین، بنتِ ثاقب، بنتِ آصف، بنتِ اظہر علی، بنتِ افتخار، بنتِ افضل، بنتِ امانت علی، بنتِ خالد، بنتِ ذوالفقار، بنتِ سلیم، بنتِ شفیق (معراجکے)، بنتِ شہباز احمد، بنتِ شہزاد، بنتِ عارف، بنتِ غلام قمر، بنتِ لیاقت علی، بنتِ محمد ریاض، بنتِ محمد سلیم، بنتِ محمد شہباز، بنتِ منیر (معراجکے)، بنتِ نعیم، بنتِ رمضان، بنتِ عارف، بنتِ عبد الستار، بنتِ محمد سلیم (نندپور)، بنتِ لطیف، بنتِ اصغر مغل، بنتِ اعجاز، بنتِ اللہ رحم، بنتِ امجد، بنتِ انتظار، بنتِ تنویر، بنتِ جہانگیر، بنتِ خلیل، بنتِ خوشی محمد، بنتِ رزاق، بنتِ زمان، بنتِ سرفراز، بنتِ سہیل، بنتِ شبیر، بنتِ شمس، بنتِ شہباز احمد، بنتِ صدیق، بنتِ طارق، بنتِ عابد، بنتِ عبد القادر، بنتِ محمد اشرف، بنتِ محمد تنویر، بنتِ محمد جان، بنتِ محمد شبیر، بنتِ محمد شہباز (شفیع کا بھٹہ)، بنتِ محمد نواز، بنتِ محمود حسین، بنتِ نوید احمد، بنتِ وارث، اُمِّ حبیبہ، اُمِّ ہلال، امیر حیدر، بنتِ ارشد، بنتِ اشرف، بنتِ اکرم، بنتِ امجد، بنتِ باقر علی، بنتِ جمیل، بنتِ ذوالفقار (گلبہار)، بنتِ رشید، بنتِ رضوان، بنتِ رمضان، بنتِ ریاض، بنتِ سجاد حسین، بنتِ سعید، بنتِ شفیق، بنتِ شمس، بنتِ طارق، بنتِ طارق محمود، بنتِ عبد الجبار، بنتِ عنصر، بنتِ غلام حیدر، بنتِ غلام مصطفیٰ، بنتِ لیاقت، بنتِ محمد اسلم، بنتِ محمد اشرف (گلبہار)، بنتِ محمد اشفاق، بنتِ محمد رشید، بنتِ محمد سلیم (گلبہار)، بنتِ محمد منیر، بنتِ محمود، بنتِ ملک بشیر، بنتِ منور، بنتِ منیر (گلبہار)، بنتِ ناصر، بنتِ وسیم، ہمشیرہ جنید، بنتِ منیر (نواں پنڈ)، بنتِ ظفر۔ **کراچی:** اُمِّ حسّان مدنیہ، اُمِّ سلمہ، اُمِّ ہاشم، بنتِ اسماعیل، بنتِ اسماعیل مدنیہ، بنتِ اکرم، بنتِ حبیب الرحمٰن، بنتِ شہزاد، بنتِ طفیل، بنتِ طفیل ہاشمی، بنتِ عبد الرشید، بنتِ عبد الستار، بنتِ عدنان، بنتِ عنایت، بنتِ محمد شاہد، بنتِ محمود مدنیہ، بنتِ منصور، بنتِ نذر حسین، بنتِ یاسین۔ **لالہ موسیٰ:** اُمِّ معاذ، بنتِ ارشد، بنتِ اصغر، بنتِ اظہر، بنتِ افتخار، بنتِ اکرم، بنتِ جعفر، بنتِ ذوالفقار، بنتِ رفاقت، بنتِ زبیر، بنتِ ساجد، بنتِ سجّاد علی، بنتِ طاہر، بنتِ ظفر، بنتِ عابد، بنتِ عابد حسین، بنتِ عبد الخالق، بنتِ عبد الرحمٰن، بنتِ عبد المالک، بنتِ محمد احسن، بنتِ محمد الطاف، بنتِ محمد خالد، بنتِ محمد ریاض، بنتِ محمد شفیق، بنتِ مصطفیٰ حیدر، بنتِ مہندی خان، بنتِ نعیم۔ **لاہور:** بنتِ رشید، بنتِ سید ابرار، بنتِ شاہد حمید، بنتِ شفیق، بنتِ نعیم، بنتِ فاروق، بنتِ مبشر۔ **بہاول پور:** بنتِ بلال، بنتِ اظہر، بنتِ اعظم، بنتِ اقبال، بنتِ ایوب، بنتِ ذوالفقار، بنتِ رشید، بنتِ سرور، بنتِ عبد الحمید، بنتِ عبد اللہ، بنتِ قاسم۔ **واہ کینٹ:** بنتِ آصف، بنتِ سلطان، بنتِ شوکت۔ **متفرق شہر:** بنتِ اللہ دِتہ مدنیہ (ملتان)، بنتِ جاوید (مورو)، بنتِ منظور (میرپور خاص)، بنتِ کریم (شکارپور)، بنتِ دل پذیر (کشمیر)، بنتِ مشتاق (کوٹ اڈو)، بنتِ عاشق (گوجرانوالہ)، بنتِ عمر (اسلام آباد)، بنتِ بشیر (اوکاڑا)، بنتِ اقبال (ٹوبہ)، بنتِ جاوید (حیدر آباد)، بنتِ اشرف (سمندری)، بنتِ مدثر (راولپنڈی)۔ **اوورسیز:** اُمِّ حسان (آسٹریلیا)، بنتِ عبد الرؤوف (ساؤتھ امریکہ)۔

ان مؤلفین کے مضامین 10جنوری 2023ء تک ویب سائٹ news.dawateislami.net پر اپلوڈ کر دیئے جائیں گے۔ اِن شآءَ اللہ

تحریری مقابلہ کے عنوانات (برائے اپریل 2023ء)

مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ: 20 جنوری 2023ء

1 قراٰنِ کریم میں عیسیٰ علیہ السّلام کی صفات 2 بد اخلاقی کی مذمت احادیث کی روشنی میں 3 استاذ کے 5 حقوق

مضمون لکھنے میں مدد (Help) کے لئے ان نمبرز پر رابطہ کریں:

صرف اسلامی بھائی: +923012619734 صرف اسلامی بہنیں: +923486422931

خوابوں کی تعبیریں

مولانا محمد اسد عطاری مدنی*

قارئین کی طرف سے موصول ہونے والے چند منتخب خوابوں کی تعبیریں

خواب: میں نے 22 جولائی 2022ء کو رات میں یہ خواب دیکھا ہے کہ میں اپنے والدین کے ساتھ عمرے پر گئی ہوں۔ برائے کرم! اس کی تعبیر بتادیجئے۔

تعبیر: اچھا خواب ہے، اِن شآءَ اللہ حقیقت میں عمرے کی سعادت نصیب ہوگی۔ البتہ اس کے لئے اسباب اختیار کرنے کی کوشش کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا بھی کرتی رہیں۔

خواب: خواب میں گائے دیکھنا کیسا ہے؟ اکثر مختلف خوابوں میں غصّہ کرتی اور بدکتی گائے دکھائی دیتی ہے۔

تعبیر: گائے دیکھنے کی کئی تعبیریں ہیں بعض صورتوں میں خشک سالی جبکہ بعض صورتوں میں خوشحالی کی علامت ہے۔ نیز گائے کا رنگ اور شکل مختلف ہونے سے تعبیر مختلف ہو جاتی ہے۔ لہٰذا کسی خاص صورت پر دیکھے گئے خواب کی خاص تعبیر بیان کی جا سکے گی۔

خواب: میری چچی نے خواب دیکھا ہے کہ ان کے پیچھے کتے بھاگ رہے ہیں اور کچھ کتے بھونک بھی رہے ہیں۔ اس کی تعبیر کیا ہوگی؟

تعبیر: کمزور دُشمن کی علامت ہے اللہ پاک کی بارگاہ میں حفاظت کی دعا کریں، راہِ خدا میں صدقہ کریں اور ظاہری اعتبار سے اپنی اور گھر والوں کی حفاظت کی تدابیر بھی اختیار کریں، اِن شآءَ اللہ نقصان سے محفوظ رہیں گی۔

خواب: میں نے خواب میں ذائقے دار رس گُلّے اور لڈّو دیکھے اور کھائے ہیں، برائے مہربانی اس کی تعبیر بتادیجئے۔

تعبیر: اچھا خواب ہے، میٹھا کھاتے ہوئے دیکھنا خوشخبری کی علامت ہوتی ہے۔ یونہی جائز مراد کے پورے ہونے پر بھی دلیل ہوتی ہے۔

خواب: میں نے رات کو خواب میں دیکھا کہ میں پکا ہوا گوشت کھا رہا ہوں۔ اس کی کیا تعبیر ہوگی؟

تعبیر: اچھا خواب ہے، رزق میں وسعت کی علامت ہے جبکہ حلال جانور کا گوشت ہو۔ یونہی تنگدست کے لئے فراخ دستی کی علامت ہے۔

خواب: میں نے خواب میں ہری ہری گھاس اور لال لال گاجریں دیکھی ہیں، اس کی تعبیر بتادیجئے۔

تعبیر: اچھا خواب ہے، دین کی خوبی کی علامت ہے، اللہ پاک دینی معاملات میں ترقی عطا فرمائے گا۔ لہٰذا عبادت میں مزید کوشش کریں اور اللہ کی رحمت سے حصہ پائیں۔

خواب: خواب میں اپنے کسی رشتہ دار (چاچو، ماموں، پھوپھو، خالہ وغیرہ) کو فوت شدہ دیکھنا کیسا ہے؟ نیز جس کو خواب میں دیکھا ہے کیا اس کو اس بارے میں بتانا چاہئے یا نہیں؟

تعبیر: کسی رشتہ دار کو خواب میں فوت شدہ دیکھنے کی کئی صورتیں ہوتی ہیں کچھ اچھی اور کچھ بری، اور ان کے مختلف ہونے سے تعبیر بھی مختلف ہو جاتی ہے۔ کسی سے خواب بیان کرنے میں احتیاط کرنی چاہئے صرف وہ خواب بیان کریں جو اچھا ہو اور وہ بھی اچھے دوست یا جس سے تعبیر معلوم کرنی ہو اس سے بیان کیا جائے۔ ہر ایک کو اپنا خواب بیان نہیں کرنا چاہئے۔

کیا آپ اپنے خواب کی تعبیر جاننا چاہتے ہیں؟

خواب کی تفصیلات بذریعہ ڈاک ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے پہلے صفحے پر دیئے گئے ایڈریس پر بھیجئے یا اس نمبر پر واٹس ایپ کیجئے۔ +923012619734

*نگرانِ مجلس مدنی چینل

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے بارے میں تأثرات وتجاویز موصول ہوئیں، جن میں سے منتخب تأثرات کے اقتباسات پیش کئے جارہے ہیں۔

شخصیات کے تأثرات

1 بنتِ مبارک علی (ٹیچر الخالد ایکسیلینس سکول، داروغہ والا، لاہور): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" مختلف قسم کے علوم حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ میرا مشورہ ہے کہ جس طرح اس میں اسلامی معلومات (عقائد ودُرستگیِ اَعمال و بچّوں کی تربیت) کا خزانہ موجود ہے اسی طرح "اِسلام اور سائنس" کے نام سے بھی مضامین شامل کئے جائیں تاکہ سائنس کے طلبہ اپنی دلچسپی کے مضامین پڑھ کر اسلام کی شمع سے اپنے قلوب منور کرسکیں۔

متفرق تأثرات

2 اَلحمدُ لِلّٰہ ہر مرتبہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بہت ہی دلچسپ معلومات اور علمِ دین سے بھرا ہوتا ہے، اس میں مَردوں، عورتوں اور بچّوں کے لئے مفید معلومات ہوتی ہیں۔ (عبد السلیمان، تریڑوانوالہ، ڈنگہ) 3 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی برکت سے بڑوں کے ساتھ ساتھ بچّوں کو بھی بہت سارا علم حاصل ہوتا ہے۔ (عبدالجبار، کراچی) 4 ماہنامہ فیضانِ مدینہ علم کا بہت بڑا خزانہ ہے، اس میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرتِ مبارکہ پر بہت اچھے مضامین شامل کئے جاتے ہیں، خصوصاً اکتوبر کے شمارے کے مضامین بہت پسند آئے۔ (ثقلین بشیر صدیقی، حسن ابدال، اٹک) 5 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں باری باری ہر رُکنِ شوریٰ اور دعوتِ اسلامی کے مفتیانِ کرام "مفتی قاسم صاحب، مفتی فضیل صاحب، مفتی علی اصغر صاحب، مفتی ہاشم صاحب اور مفتی حسان صاحب" کے انٹرویو شائع کرنے کی التجا ہے۔ (شہریار ظفر، گوجرخان) 6 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" سے ہر ماہ ہمیں صحابۂ کرام کی سیرت کے واقعات، اولیائے کرام کی ولادت اور عرس کے بارے میں بہت معلومات ملتی ہیں، اگر بیان تیار کرنا ہو تو اس میں بہت سے ایسے موضوع ہوتے ہیں جن سے بآسانی بیان تیار ہو سکتا ہے۔ (حافظ شاہد اقبال، جلالپور، بھٹیاں) 7 مجھے پہلے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھنے میں اتنی دلچسپی نہیں تھی لیکن گھر والوں نے ترغیب دلائی تو میں نے ماہِ محرمُ الحرام کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پورا پڑھ لیا ہے اور اب نیت کی ہے کہ اِن شآءَ اللہ آئندہ آنے والے تمام ماہنامے خود بھی پڑھوں گی اور پڑھ کر دوسروں کو شیئر بھی کروں گی۔ ہم نے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی سالانہ بکنگ کروائی ہوئی ہے۔ (بنتِ سیّد قمر عطاریہ، ڈی جی خان) 8 دعوتِ اسلامی کی کاوشوں میں سے ایک بہترین کاوش "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بھی ہے، اَلحمدُ لِلّٰہ مجھے بھی ماہنامہ پڑھنے کی سعادت ملتی ہے اور میری چھوٹی بہن بھی "بچوں کا ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھنے میں بہت دلچسپی لیتی ہے۔ (بنتِ طارق محمود، ذیلی حلقہ ذمہ دار، سیالکوٹ) 9 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں مجھے سلسلہ "اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل" بہت اچھا لگتا ہے، اس میں بہت سے مسائل سیکھنے کو ملتے ہیں۔ (بنتِ نثار احمد، جڑانوالہ) 10 ماشآءَ اللہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی کیا بات ہے! اس کے رنگ برنگے مضامین علمِ دین سیکھنے کا بہترین ذریعہ ہیں، دارُ الافتاء اہلِ سنّت کے فتاویٰ، مدنی مذاکرے کے سوال جواب اور سفر نامہ بہت پیارے ہوتے ہیں۔ (بنتِ خالد عطاریہ، سرولہ، پنجاب) 11 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے کیا کہنے! اس کا ہر ہر صفحہ قابلِ تعریف ہے، بہت ہی دلچسپ اور معلوماتی میگزین ہے، سب سے زیادہ کمال کی بات یہ ہے کہ اس میں ہمارے عظیم بزرگوں کے بارے میں مفید معلومات ہوتی ہیں۔ (بنتِ ریاض احمد، گجرات)

اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں! اپنے تأثرات، تجاویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ای میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔

آؤ بچّو! حدیثِ رسول سنتے ہیں

بہترین کون؟

مولانا محمد جاوید عطّاری مَدَنی*

ہمارے پیارے اور آخری نبی حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَہٗ یعنی تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس نے قراٰن سیکھا اور سکھایا۔ (بخاری، 3/410، حدیث:5027)

پیارے بچّو! قراٰنِ پاک پڑھنا پڑھانا، سننا سنانا، دیکھنا اور چھونا سب ثواب کے کام ہیں، قراٰنِ پاک کا ایک حرف پڑھنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں، قراٰنِ پاک اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کر کے اسے جنّت میں لے جائے گا۔

بچّوں کا قراٰنِ پاک سیکھنا، پڑھنا اُمّت کے لئے بھی بہت بڑی خیر و برکت اور بھلائی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے جیسا کہ حضرت عبدُ اللہ بن عیسیٰ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: یہ اُمّت ہمیشہ خیر و بھلائی پر (یعنی نیکی کے کام کرتی) رہے گی جب تک ان کے بچے قراٰنِ کریم کی تعلیم حاصل کرتے رہیں گے۔ (حسن التنبہ، 10/235)

اچھے بچّو! بچپن میں قراٰن سیکھنا آسان ہوتا ہے اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم اللہ پاک کو راضی کرنے اور ان فضائل کو حاصل کرنے کے لئے قراٰنِ پاک پڑھنا سیکھیں۔ قراٰنِ پاک سیکھنے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدارسُ المدینہ بھی ہیں جن میں بچوں کو بغیر کسی فیس کے فری میں قراٰنِ پاک کی تعلیم دی جاتی ہے۔ نیز گھر بیٹھے قراٰنِ پاک کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے فیضان آن لائن اکیڈمی میں بھی داخلہ لے سکتے ہیں۔

اللہ پاک ہمیں قراٰنِ کریم سیکھنے اور دُرُست مَخارِج کے ساتھ قراٰنِ پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حروف ملائیے!

پیارے بچّو! ہمارے پیارے نبی کا نام حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے، آپ اللہ پاک کے سب سے پیارے اور آخری نبی ہیں۔ قراٰن شریف میں ایک آیت ہے جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ اور فرشتے ہمارے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اور اسی آیت میں اللہ پاک نے ہم مسلمانوں کو بھی درود وسلام پڑھنے کا حکم فرمایا ہے، درود شریف پڑھنے کے بہت سارے فائدے ہیں جیسے: (1) نیکیاں ملتی ہیں (2) دعا قبول ہوتی ہے (3) پریشانی ختم ہوجاتی ہے (4) بیماری ٹھیک ہوجاتی ہے (5) ڈر نہیں لگتا (6) انسان امیر ہوجاتا ہے (7) بھولی ہوئی چیز یاد آجاتی ہے (8) اللہ پاک خوش ہوتا ہے (9) قیامت میں ہمارے نبی سے ہاتھ ملانا نصیب ہوگا۔ سب سے چھوٹا درودِ پاک یہ ہے: صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

آپ نے اوپر سے نیچے اور سیدھی سے اُلٹی طرف حروف ملا کر 5 الفاظ تلاش کرنے ہیں، جیسے ٹیبل میں لفظ "محمد" کو تلاش کر کے بتایا گیا ہے۔ اب یہ الفاظ تلاش کیجئے: (1) نیکیاں (2) دعا (3) امیر (4) درود (5) خوش۔

ق	و	ع	ر	ت	ے	ئ	ی	پ
ا	س	د	ف	گ	ھ	ج	ک	ل
چ	ط	د	م	ح	م	ب	ن	م
ب	ظ	ع	ث	خ	ژ	ذ	ز	ش
غ	ح	ا	د	و	ر	د	ض	خ
ز	ۃ	م	ٹ	ش	ڑ	آ	ص	ڈ
ل	ا	ی	ک	ی	ن	ط	چ	ش
ع	ر	ر	ت	ے	ئ	ی	ہ	پ
ص	ٹ	ز	ش	چ	ط	ب	ن	م

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

بولتے کنکر

مولانا ابو حفص مدنی
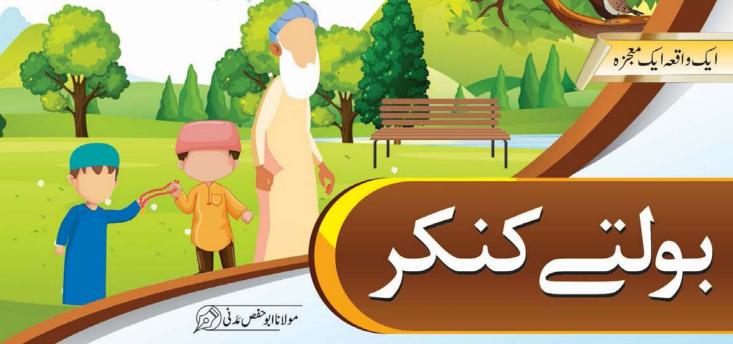
اتوار کا دن تھا تو دادا جان نے نمازِ فجر پڑھنے کے بعد گھر جانے کے بجائے پارک کا رُخ کیا پیچھے پیچھے لاڈلے پوتے صہیب اور خبیب بھی تھے جن میں شاید کسی بات پر تکرار بھی جاری تھی۔ پارک پہنچ کر دادا جان اپنے دوستوں سے سلام دُعا کرنے کے بعد ایک بینچ پر جا بیٹھے اور پوچھنے لگے: جی صہیب بیٹا! آپ دونوں کس بات پر بحث کر رہے تھے؟ صہیب کے جواب دینے سے پہلے ہی خبیب جلدی سے بولے: دادا جان صہیب بھائی اپنی تسبیح گھر بھول آئے تھے تو میری تسبیح زبردستی لینے کی کوشش کر رہے تھے۔

خبیب کی بات سن کر دادا جان بولے: اگر تسبیح گھر رہ گئی ہے تو بیٹا اس میں پریشانی والی کون سی بات ہے آپ اپنی انگلیوں پر بھی تو تسبیح کر سکتے ہیں۔ اتنے میں پاس ہی درخت پر ایک چڑیا آکر بیٹھی اور اپنی چوں چوں کی صدا بلند کرنے لگی۔

دادا جان نے چڑیا کی طرف دیکھتے ہوئے سُبْحٰنَ اللہ پڑھا اور پھر کہنے لگے: صہیب بیٹا دیکھو آخر یہ پرندے بھی تو اللہ پاک کا ذکر کرتے اور اس کے نام کی تسبیح پڑھتے ہی ہیں انہیں کبھی دیکھا ہے کہ تسبیح پکڑے ذکر کر رہے ہوں۔

دادا جان کی بات پر صہیب اور خبیب دونوں ہی مسکرانے لگے۔ پھر صہیب بولے: لیکن دادا جان آپ سے کس نے کہا کہ یہ پرندے اللہ پاک کا ذکر کرتے ہیں، مجھے تو ایسا لگتا ہے یہ صرف صبح صبح انسانوں کو جگانے کے لئے اتنا شور مچاتے ہیں۔

اب مسکرانے کی باری دادا جان کی تھی، اور پھر کچھ لمحے بعد کہنے لگے: ایسی بات نہیں ہے بیٹا، چرند و پرند اور ہر چیز کو پیدا کرنے والا اللہ پاک قراٰنِ مجید میں فرماتا ہے: ”ترجمۂ کنزُالعرفان: ساتوں آسمان اور زمین اور جو مخلوق ان کے درمیان ہے سب اسی کی پاکی بیان کرتے ہیں اور کوئی بھی شے ایسی نہیں جو اس کی حمد بیان کرنے کے ساتھ اس کی پاکی بیان نہ کرتی ہو لیکن تم لوگ ان چیزوں کی تسبیح کو سمجھتے نہیں۔ (پ15، بنی اسرائیل:44) تو اصل بات یہی ہے بیٹا کہ ہمیں چونکہ انسانوں کے علاوہ کسی بھی مخلوق کی بولی سمجھ نہیں آتی تو اسی لئے ان کی تسبیح بھی سمجھ نہیں آتی۔ لیکن بعض اوقات اللہ پاک اپنے پیاروں کی برکت سے انسانوں کو ان کی تسبیح سُنا دیتا ہے۔

دادا جان کی آخری بات پر صہیب اور خبیب دونوں کے منہ حیرت سے کھلے رہ گئے اور خبیب بولے: ایسا ہوتا ہے کیا دادا جان؟ کیا کسی نے آج تک ان کی تسبیح سنی ہے؟

جی بیٹا! چرند و پرند تو ایک طرف رہے بے جان پتھروں کی تسبیح بھی خوش قسمت لوگوں نے سنی ہے آیئے! آپ کو ایک واقعہ سناتا ہوں: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بہت ہی پیارے

صحابی حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے پاس آکر بیٹھا تو حضرت ابو بکر صدیق، عمر فاروق، عثمانِ غنی رضی اللہ عنہم بھی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوگئے، رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے اپنے مبارک ہاتھ میں کچھ کنکریاں اٹھائیں تو وہ کنکریاں آپ کے ہاتھ میں تسبیح پڑھنے لگیں یہاں تک کہ میں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے ہاتھ مبارک میں رکھی ان کنکریوں سے شہد کی مکھی کی سی آواز سنی۔

(دلائل النبوۃ، 6/64، تاریخ ابن عساکر، 39/118 ماخوذاً)

دادا جان نے واقعہ ختم کیا تو دونوں بھائیوں کی زبان سے ایک ساتھ نکلا: یہ تو معجزہ (Miracle) ہے دادا جان!

جی بیٹا یہ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کا معجزہ ہی تھا کہ بے جان کنکریاں بھی ان کے ہاتھوں میں آکر یوں تسبیح پڑھنے لگیں اور حضرت ابوذر غفاری نے بھی اسے سن لیا، اسی واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ہمارے پیارے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

سنگریزے پاتے ہیں شیریں مقالی ہاتھ میں

سنگریزے مطلب کنکریاں اور شیریں مقالی کہتے ہیں میٹھی میٹھی گفتگو اور باتوں کو۔

دادا جان کی بات ختم ہوئی تو دونوں بھائیوں کے منہ سے سُبحٰن اللہ نکلا۔

دادا جان نے پھر بات شروع کی: اچھا تو اصل بات وہی سمجھانی تھی بچّو! کہ اللہ پاک کا ذکر اور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم پر درودِ پاک، تسبیح پر پڑھ سکتے ہیں لیکن ایسا نہیں ہے کہ تسبیح کے بغیر پڑھ ہی نہیں سکتے۔ چلو اب اٹھو اور جلدی سے گھر پہنچو! یاد ہے ناں کہ تمہاری دادی اماں کا کیا حکم تھا؟

جی جی! اتوار کے روز ساری فیملی اکٹھے ناشتہ کرے گی اور جو رہ گیا اسے ناشتہ نہیں ملے گا، صہیب کی بات سن کر سبھی مسکراتے ہوئے گھر کو روانہ ہوگئے۔

بامقصد تربیت

مولانا آصف جہانزیب عطّاری مَدَنی*

قدرت کی جانب سے اولاد والدین کے لئے ایک عظیم نعمت ہے۔ اس نعمت کی قدر کرنا، اس کی حفاظت کرنا اور اس کی اچھی تربیت کرنا والدین کی اہم ذمہ داری ہے۔ لیکن ہمارے معاشرے میں اکثر والدین کو یہ معلوم ہی نہیں ہوتا کہ تربیت کیا ہوتی ہے اور کیسے کی جاتی ہے؟ عموماً والدین کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کا بچہ ڈاکٹر بن جائے، انجینئر بن جائے، سرکاری آفیسر بن جائے یا بچّے کو اچھی نوکری مل جائے وغیرہ۔ لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ آج کل کے والدین بچّوں کو اچھا مسلمان بنانے اور ان کی آخرت بہتر بنانے کی کوئی کوشش نہیں کرتے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بچہ مثال کے طور پر ڈاکٹر تو بن جاتا ہے لیکن اس کے اندر سے انسانیت ختم ہو جاتی ہے، اس کا مقصد صرف پیسے کمانا ہوتا ہے۔ اب اس کے پاس کتنا ہی مجبور و محتاج مریض آجائے اور وہ انتہائی سیریس حالت میں ہو، تب بھی ڈاکٹر کو اس پر ترس نہیں آئے گا، اور اُس وقت تک یہ ڈاکٹر مریض کو ہاتھ نہیں لگائے گا جب تک کہ اس کو اپنی فیس نہ مل جائے۔ اگر وہ اچھا مسلمان ہوتا اور خوفِ خدا رکھنے والا ہوتا تو وہ پہلے اس انسان کو بچانے کی فکر کرتا۔ اس طرح کی بیسیوں مثالیں ہمارے معاشرے میں عام پائی جاتی ہیں اور اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ والدین نے اپنے بچّوں کو اچھا اور پکا مسلمان نہیں بنایا۔

یاد رکھئے! اولاد کی اچھی تربیت کرنا، اسے معاشرے کا کامیاب فرد اور اچھا مسلمان بنانا یہ والدین کی تربیت پر منحصر (Dependent) ہوتا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: ہر بچہ (دینِ) فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے والدین اسے یہودی، عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔

(بخاری، 1/457، حدیث:1358)

بحیثیتِ مسلمان، والدین کی ذمہ داری ہے کہ اپنی اولاد کی اچھی تربیت کریں۔ تربیت کے بنیادی مقاصد میں یہ چند ضروری اُمور لازمی پیشِ نظر ہوں مثال کے طور پر: * آپ کا بچہ پکا مسلمان ہو، اللہ پاک سے ڈرنے والا اور آخرت کی فکر کرنے والا ہو، وہ دنیا کا جتنا بڑا آدمی بن جائے لیکن دنیا کی چمک دمک اس کا ایمان کمزور نہ کر سکے * اس کے عقائد و نظریات مضبوط ہوں تاکہ دنیا کی گمراہیاں اس کے نظریات کو بدل نہ سکیں * وہ بااخلاق و باکردار ہو، تاکہ اس کے کردار سے بھی اسلام کی تبلیغ ہو، ایسا نہ ہو کہ اس کا خراب کردار اسلام کی بدنامی کا باعث بنے * بچہ محنتی بنے، سست کاہل اور غافل نہ بنے * بچّہ متأثر کُن شخصیت (Attractive Personality) کا مالک ہو، ہمارا بچہ دوسرے بچوں کی بُری عادتیں Accept کرنے کے بجائے اُن پر اچھا امپریشن چھوڑے۔

ان کے علاوہ اور بہت سی خصوصیات ہو سکتی ہیں جو ہم اپنے بچّوں کی تربیت میں شامل کر سکتے ہیں۔ اگر اولاد کی پرورش کے وقت والدین کے پیشِ نظر مذکورہ مقاصد ہوں تو یقیناً وہ پکا مسلمان ضرور بنے گا۔ اس کا کردار عمدہ اور نظریات مضبوط ہوں گے۔ اس کا کردار اتنا مضبوط ہوگا کہ زمانے کی خرابیاں اس کو اپنے مقصد سے نہیں ہٹا سکیں گی۔ وہ جہاں بھی رہے گا اپنے مقصد کے حصول (یعنی آخرت کی کامیابی) کی کوشش کرتا رہے گا۔ ایسا بچہ معاشرے میں کامیاب اور ملک و ملّت کے لئے فائدہ مند ثابت ہوگا۔

محترم والدین! آپ اپنی اولاد کو دنیاداری سکھائیں لیکن اسے خوفِ خدا اور فکرِ آخرت اپنانے کا مضبوط ذہن دے کر پکا مسلمان بنائیں، پھر بھلے اسے کیسی ہی دنیاوی ترقی مل جائے اس کے عقائد و نظریات بھی سلامت رہیں گے اور وہ اپنے منصب کے ذریعے دنیا کمانے کے ساتھ ساتھ اپنی آخرت بہتر بنانے کی کوشش بھی کرتا رہے گا۔ اِن شآءَ اللہ

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ بچّوں کی دنیا
(چلڈرن لٹریچر) المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)

ہاتھ بٹانا

مولانا حیدر علی مدنی

ننھے میاں! کیا آپ صوفے سے اٹھ کر ہمارا ہاتھ بٹانا پسند فرمائیں گے؟ آپی سلاد کی پلیٹ اٹھائے دستر خوان کی جانب جاتے ہوئے ننھے میاں سے بولیں جو اپنے کزن "غلام مجتبیٰ" کے ساتھ مدنی چینل پر سلسلہ "غلام رسول کے مدنی پھول" دیکھنے میں مگن تھے۔

دراصل آج اتوار کی چھٹی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ننھے میاں کے سارے کزنز (چچازاد، ماموں زاد بھائی بہن) ان کے گھر جمع تھے جس کی وجہ سے ننھے میاں کا گھر، گھر سے زیادہ نرسری ہوم لگ رہا تھا۔

اَمّی جان نے آپی کے ساتھ مل کر سبھی بچّوں کے لئے لنچ تیار کر لیا تھا، ننھے میاں کئی آوازیں سننے کے باوجود بھی ہاتھ بٹانے کو تیار نہ ہوئے تو آپی اپنی کزنوں کے ساتھ دستر خوان سجانے لگیں۔ اور پھر امی جان نے سبھی بچوں کو پکارتے ہوئے کہا: چلو بچو! ہاتھ منہ دھو کر دستر خوان پر آجاؤ، کھانا تیار ہے۔

ننھے میاں جو آپی کی کئی آوازیں سُنی اَن سُنی کر چکے تھے، کھانے کی ایک ہی آواز پر دستر خوان پر پہنچنے میں پہلے نمبر پر تھے۔ آہا آج تو میکرونی بنی ہے! آپی نے جواب دیا: جی ہاں اور میں نے بنائی ہے لہٰذا کھانے کے دوران میری تعریفیں کرنا اور کھانے کے بعد میرا شکریہ ادا کرنا مت بھولئے گا پیارے بھائی۔ آپی نے ایسے چڑانے والے انداز میں کہا کہ ننھے میاں کا دل کر رہا تھا بغیر کھائے ہی دستر خوان سے اٹھ جائیں لیکن میکرونی کی خوشبو نے انہیں بٹھائے رکھا۔

سبھی بچوں کے ساتھ ساتھ دادی جان بھی دستر خوان پر آبیٹھیں تو انہی کے حکم پر "غلام مجتبیٰ" نے کھانے سے پہلے کی دعا پڑھائی: بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ ؕ(ترجمہ: اللہ پاک کے نام سے اور اللہ پاک کی برکت پر (کھاتا ہوں)۔

کھانا شروع ہوا تو کچھ دیر بعد آپی کہنے لگیں: دادی جان کچھ لوگوں کو کام کا کہا جائے تو ہلتے بھی نہیں لیکن کھانے کے لئے بلایا جائے تو سب سے پہلے دستر خوان پر موجود ہوتے ہیں۔

آپی کی بات پر امی جان اور دادی اماں دونوں ہی مسکرانے لگیں جب کہ ننھے میاں بولے: بڑے لوگ کام نہیں کرتے۔ آپ کہاں سے بڑے ہو گئے جنابِ والا؟ آپی نے فوراً اعتراض

کیا۔ عائشہ آپی جو ابھی تک خاموش تھیں، بولیں: دادی اماں! کیا واقعی بڑے لوگ کام نہیں کرتے؟

نہیں بیٹا! ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ دادی جان نے بات شروع کی: ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بڑا کوئی بھی انسان نہیں لیکن آپ کو پتا ہے ناں! ان کی عادتِ مبارکہ کیسی تھی؟ دادی جان کے سوال پر غلام مجتبیٰ نے فوراً جواب دیا: دادی اماں میں نے مدنی چینل پر سنا تھا کہ ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم گھر کے کام کاج میں گھر والوں کی ہیلپ کیا کرتے تھے۔ (بخاری، 1/241، حدیث:676)

جی بیٹا ایسا ہی تھا لیکن میں آج تم سبھی کو پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ایک واقعہ سناتی ہوں: "حضرت بی بی حلیمہ رضی اللہ عنہا آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بچپن کے بارے میں بتاتی ہیں کہ پیارے آقا ایک دن مجھ سے کہنے لگے: اماں جان میرے بہن بھائی دن بھر نظر نہیں آتے، یہ صبح کو اٹھ کر کہاں چلے جاتے ہیں؟ میں نے کہا: یہ لوگ بکریاں چرانے جاتے ہیں۔ یہ سن کر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اماں جان! مجھے بھی میرے بہن بھائیوں کے ساتھ چراگاہ جانے کی اجازت دے دیجئے۔" اور پھر اجازت ملنے پر دو جہانوں کے سردار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم روزانہ باقی بچوں کے ساتھ جاتے تھے۔ (مدارج النبوۃ، 2/21 ماخوذاً)

تو پیارے بچّو! ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بچپن میں بھی اپنے گھر والوں کا ہاتھ بٹایا کرتے تھے اور ہمیں انہی کو فالو کرنا چاہئے۔ کھانا ختم ہو چکا تھا، غلام مجتبیٰ کے دعا پڑھانے کے بعد برتن اٹھانے والوں میں ننھے میاں سب سے آگے تھے۔

نوٹ: پیارے بچّو! ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا کوئی بھی سگا بھائی یا بہن نہیں تھی لیکن حضرت بی بی حلیمہ نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بچپن میں دودھ پلایا تھا اس لئے ان کے بچے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دودھ کے رشتے میں بہن بھائی ہیں۔ اسی لئے آپ نے پوچھا تھا کہ میرے بہن بھائی کہاں جاتے ہیں؟

جملے تلاش کیجئے!: پیارے بچّو! نیچے لکھے جملے بچوں کے مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجئے اور کوپن کی دوسری جانب خالی جگہ میں مضمون کا نام اور صفحہ نمبر لکھئے۔

1 پرندے اللہ پاک کا ذکر کرتے ہیں۔ 2 قراٰنِ پاک کا ایک حرف پڑھنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں۔ 3 اللہ اور فرشتے ہمارے نبی پر دُرود بھیجتے ہیں۔ 4 آہا آج تو میکرونی بنی ہے۔ 5 بڑے لوگ کام نہیں کرتے۔

◆ جواب لکھنے کے بعد "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعہ ڈاک بھیج دیجئے یا صاف ستھری تصویر بنا کر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔ ◆ 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی تین، تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کرسکتے ہیں)

جواب دیجئے

(نوٹ: ان سوالات کے جوابات اسی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں موجود ہیں)

سوال 1: جنگ خندق میں دشمنوں کو مقابلے پر آنے سے کون سے صحابی نے روکا تھا؟

سوال 2: حضرت صالح علیہ السّلام کو کس قوم کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا تھا؟

◂ جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی دوسری جانب لکھئے ◂ کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے پہلے صفحے پر دیئے گئے پتے پر بھیجئے ◂ یا مکمل صفحے کی صاف ستھری تصویر بنا کر اس نمبر +923012619734 پر واٹس ایپ کیجئے ◂ 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی تین خوش نصیبوں کو چار، چار سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کرسکتے ہیں)

جواب دیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ نومبر 2022ء کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: 1 اُمِّ حبیبہ (کراچی) 2 بنتِ اختر زمان (کراچی) 3 دیدار حسین (عمر کوٹ)۔ انہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات:** 1 حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ 2 40 سال۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام:** بنتِ سید محمود علی (رحیم یار خان) بنتِ عقیل (کراچی) محمد عثمان (فیصل آباد) بنتِ محمد ادریس (گجرات) بنتِ ریاض کلاچی (کوٹ اڈو) عمران حیدر (بھکر) محمد راشد عطّاری (کبیر والا، خانیوال) بنتِ ایاز (سیالکوٹ) ذیشان (کراچی) بنتِ محمد حفیظ عطّاری (فیصل آباد) محمد حسین (لاہور) بنتِ بشیر احمد (اوکاڑہ)۔

جملے تلاش کیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ نومبر 2022ء کے سلسلہ "جملے تلاش کیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: 1 بنتِ ضمیر (راولپنڈی) 2 بنتِ رحمت علی (گکھڑ منڈی) 3 بنتِ نعیم (فیصل آباد)۔ انہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات:** 1 ہمارے آئیڈیل، ص59 2 زرافہ ویلفیئر، ص55 3 پودے کی حفاظت کیجئے، ص58 4 اللہ کے پیارے، ص54 5 حروف ملایئے، ص54۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام:** احمد رضا (خانیوال) عمر رضا عطّاری (کراچی) بنتِ عابد (سیالکوٹ) ابراہیم (کراچی) اُمِّ سلمہ (کراچی) محمد صائم عطّاری (ملتان) حنین رضا عطّاری (حافظ آباد) بنتِ شاہد (شیخوپورہ) بنتِ عبدالحمید (ساہیوال) بنتِ بہرام عطّاری (اوکاڑہ) اُمِّ زینب (لاہور) ریاست علی (پسرور)۔

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچّوں اور بچّیوں کے لئے ہے۔

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 جنوری 2023ء)

نام مع ولدیت: ---------- عمر: ---- مکمل پتا: ----------

موبائل / واٹس ایپ نمبر: ---------- (1) مضمون کا نام: ---------- صفحہ نمبر: ------

(2) مضمون کا نام: ---------- صفحہ نمبر: ------ (3) مضمون کا نام: ---------- صفحہ نمبر: ------

(4) مضمون کا نام: ---------- صفحہ نمبر: ------ (5) مضمون کا نام: ---------- صفحہ نمبر: ------

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان مارچ 2023ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

جواب یہاں لکھئے

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 جنوری 2023ء)

جواب1: .... جواب2: ....

نام: .... ولدیت: .... موبائل / واٹس ایپ نمبر: ....

مکمل پتا: ....

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان مارچ 2023ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

عورت اور بناؤ سنگار

اُمِّ میلاد عطّاریہ*

اسلام نے کبھی کسی معاملے میں عورت کی آزادی میں رکاوٹیں نہیں ڈالیں بلکہ جہاں معاشرے نے اسے جکڑا وہاں اسلام نے ہی اسے آزاد کروایا جیسے مطلقہ یا بیوہ کو شادی کرنے کی آزادی اسلام ہی کی مرہونِ منت ہے، اس کے علاوہ بھی کئی معاملات میں اسلام نے عورت کے لئے آزادی رکھی البتہ کچھ نہ کچھ قوانین بھی مقرر کئے جو اس کی آزادی میں رکاوٹ نہیں بلکہ درحقیقت خواتین کو معاشرے کی میلی نظروں اور ہَوَس پرستوں کی دست درازیوں سے محفوظ رکھنے کے ضامن ہیں۔

یہی وجہ ہے اسلام ایک جانب تو خواتین کو بناؤ سنگار کا حکم دیتا ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: کَانَ رَسُوْلُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم یَکْرَہُ تَعَطُّرَ النِّسَاءِ ترجمہ: حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم عورتوں کے تعطر (یعنی بے زیور رہنے) کو ناپسند فرماتے۔[1] نیز اہلِ عرب کے دانشمند بزرگ حضرت اسماء بن خارجہ فَزاری رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنی بیٹی کی رخصتی پر ایک نصیحت یہ بھی کی کہ تمہارے شوہر کو تمہارے پاس سے خوشبو ہی محسوس ہونی چاہئے۔[2]

اور دوسری جانب ایسا بناؤ سنگار جو اس عورت کی عزّت، مقام اور شرعی تقاضوں کے خلاف ہو اس سے منع کیا ہے جیسا کہ سورۂ نور میں فرمانِ خداوندی ہے: ﴿وَلَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِهِنَّ ؕ﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگار۔[3] یہ آیۂ کریمہ جس طرح نامحرم کو گہنے (یعنی زیور) کی آواز پہنچنا منع فرماتی ہے یونہی جب آواز نہ پہنچے (تو) اس کا پہننا عورتوں کے لئے جائز بتاتی ہے کہ دھمک کر پاؤں رکھنے کو منع فرمایا نہ کہ پہننے کو۔[4]

بناؤ سنگار کا مقصد یاد رہے کہ بناؤ سنگار کے معاملے میں خواتین کیلئے شرعی احکامات کا لحاظ اور نیتوں کو درست رکھنا انتہائی ضروری ہے۔ شادی شدہ عورت کو چاہئے کہ وہ صرف اپنے شوہر کی خوشی کی خاطر ہی زینت اختیار کرے۔ اسی طرح غیر شادی شدہ بچیوں کو بھی غیر محرموں سے شرعی پردے کا پابند رہتے ہوئے صرف اس لئے زینت اپنانی چاہئے کہ رشتہ دار و محلہ دار خواتین اس کے اوڑھنے پہننے کی سلیقہ مندی دیکھ کر جان پہچان والوں میں رشتے کے لئے اچھا تذکرہ کر سکیں جیسا کہ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: کنواری لڑکیوں کو زیور و لباس سے آراستہ رکھنا کہ ان کی منگنیاں آئیں، یہ بھی سنّت ہے۔[5]

اے میری اسلامی بہنو! یاد رہے زیب و زینت کے لئے فلمی ایکٹریس کی نقالی میں خلافِ شرع چیزیں اور ذرائع نہ اپنایئے مثلاً: (1) زینت کے نام پر مکمل طور پر جسم اور جسم کی رنگت نہ چھپانے والا ناکافی یا باریک لباس نہ پہنیں اور نہ ہی ایسا چُست لباس کہ اعضا کی ساخت، بناوٹ اور اُبھار ظاہر ہو (2) زیورات کی جھنکار اور آواز غیر محرموں تک نہ پہنچے (3) بناؤ سنگار کرنے کے لئے جو سامان استعمال کیا جائے اس میں کوئی ایسی چیز شامل نہ ہو جو ناجائز و حرام ہو یا وضو اور غسل میں رکاوٹ بنے (4) اشیائے زینت کے لئے والدین و شوہر کی مالی حیثیت کو نظر انداز کرکے ان پر گنجائش سے زیادہ بوجھ نہ ڈالیں۔

---

(1) النہایہ فی غریب الحدیث والاثر، 3/232 (2) قوت القلوب، 2/421 (3) پ18، النّور: 31 (4) فتاویٰ رضویہ، 22/128 (5) فتاویٰ رضویہ، 22/126۔

* نگرانِ عالمی مجلسِ مشاورت (دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی محمد ہاشم خان عطاری مدنی*

1 عورت کے بالوں کا پردہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورت نقاب والا برقع کرتی ہے تمام بدن اس کا چھپا ہوتا ہے لیکن وہ اپنے سر کے لٹکتے بال برقع سے باہر نکال لیتی ہے جو پیچھے سے نظر بھی آتے ہیں، سوال یہ ہے کہ عورت کے لٹکتے ہوئے بال ستر میں شامل ہیں یا نہیں اور سر کے لٹکتے بال برقع سے باہر نکالنے کی وجہ سے عورت گنہگار ہوگی یا نہیں برائے کرم اس کے متعلق رہنمائی فرمائیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت کے سر پر موجود بال اور سر سے لٹکتے ہوئے دونوں سترِ عورت میں شامل ہیں، عورت پر ان تمام کا پردہ فرض ہے، اجنبی مردوں کے سامنے ان کو کھولنا، ظاہر کرنا، ناجائز و حرام ہے بلکہ فقہائے کرام نے عورت پر اس بات کو بھی لازم کیا ہے کہ کنگھا کرنے یا سر دھونے میں جو بال سر سے جدا ہو جائیں انہیں بھی کہیں چھپادے تاکہ ان پر اجنبی کی نظر نہ پڑے لہٰذا اگر کوئی عورت برقع کرنے کے باوجود سر سے لٹکتے ہوئے بالوں کو برقع سے باہر کھلا چھوڑ دے کہ ان پر اجنبی مردوں کی نظر پڑے تو وہ اس عمل کی وجہ سے گنہگار ہوگی، اس پر لازم ہے کہ اپنے بالوں کو چھپائے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 دورانِ عدت نیا لباس پہننا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہندہ خلع کی عدت میں ہے، دورانِ عدت اس نے زینت کے طور پر نیا لباس پہنا۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ کیا ہندہ عدت میں نیا لباس پہننے کی وجہ سے گنہگار ہوئی؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

خلع سے طلاقِ بائن واقع ہوتی ہے اور طلاقِ بائن کی عدت میں عورت کے لئے زینت اختیار کرنا ناجائز ہے خواہ خوشبو کے ذریعے زینت اختیار کرے یا نیا کپڑا پہننے کے ذریعے یا اس کے علاوہ کسی اور طریقے سے۔ لہٰذا دریافت کی گئی صورت میں جب ہندہ نے خلع کی عدت میں ایسا نیا کپڑا پہنا ہے جس کا پہننا شرعاً یا عرفاً زینت سمجھا جاتا ہے تو ہندہ ناجائز فعل کی مرتکب ہونے کی وجہ سے بلاشبہ گنہگار ہوئی، اس پر توبہ لازم ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* شیخ الحدیث و مفتی
دار الافتاء اہلِ سنّت، لاہور

حضرت بَرِیْرہ رضی اللہُ عنہا

مولانا وسیم اکرم عطّاری مدنی*
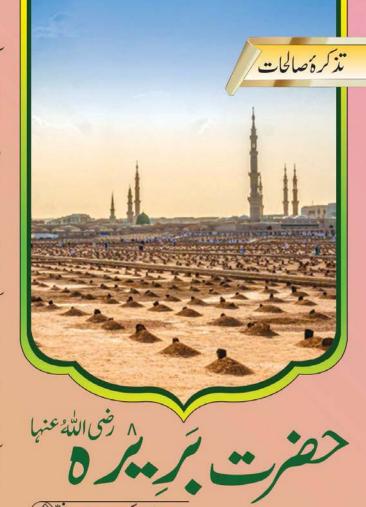
اُمُّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہُ عنہا کی آزاد کردہ کنیز حضرت بَرِیرہ رضی اللہُ عنہا مشہور صحابیہ ہیں۔[1] پہلے آپ ایک یہودی کی باندی تھیں[2] پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہُ عنہا نے خرید کر آزاد کر دیا۔[3] آپ کے والد کا نام صفوان ہے۔[4] آپ حضرت عائشہ رضی اللہُ عنہا کے خریدنے سے پہلے بھی ان کی خدمت کیا کرتی تھیں۔[5] آپ سے بہت سے احکامِ شرعیہ وابستہ ہیں۔[6] اسلام میں عورتوں میں سب سے پہلے حضرت بریرہ رضی اللہُ عنہا کو مُکاتَب[7] بنایا گیا۔[8]

شوہر حضرت بریرہ رضی اللہُ عنہا کے شوہر حضرت مغیث رضی اللہ عنہ صحابی ہیں[9] پہلے غلام تھے، لیکن حضرت بریرہ رضی اللہُ عنہا کے آزاد ہونے کے وقت آزاد ہو چکے تھے۔[10]

حضرت بریرہ سے گوشت طلب فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں: رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لائے کہ ہانڈی گوشت سے اُبل رہی تھی۔ آپ کی خدمت میں روٹی اور گھر کا کوئی سالن پیش کیا گیا تو فرمایا: کیا مجھے گوشت کی ہانڈی نظر نہیں آرہی؟ عرض کی: کیوں نہیں۔ لیکن وہ گوشت بریرہ رضی اللہُ عنہا پر صدقہ کیا گیا ہے اور آپ تو صدقہ نہیں کھاتے! فرمایا: وہ ان پر صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔[11]

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی بریرہ سے کہو کہ اپنے اس گوشت میں سے جو انہیں صدقہ ملا ہے، ہم کو بھی دیں، کیونکہ صدقہ ان پر ختم ہو چکا، اب ہم کو بریرہ کی طرف سے ہدیہ (Gift) ہو کر ملے گا جو ہمارے لئے مباح ہو گا۔

مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں کہ ملکیت بدل جانے سے حکم بدل جاتا ہے، لہٰذا اگر (شرعی) فقیر کو زکوٰۃ دی گئی (اور) اس نے اس زکوٰۃ سے کسی غنی یا سید کی دعوت کر دی یا وہ زکوٰۃ کی رقم کسی مسجد، سرائے (مسافر خانہ) یا کنوئیں پر خیرات کر کے لگا دی تو جائز ہے کہ زکوٰۃ تو فقیر پر ختم ہو گئی اب یہ فقیر کی طرف سے ہدیہ ہے۔[12]

خلیفہ کو نصیحت ایک بار آپ نے عبد الملک بن مروان کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اے عبد الملک! بے شک میں تم میں اس اُمّت کا حاکم بننے کے آثار دیکھ رہی ہوں۔ لہٰذا حکومت ملنے کے بعد خون بہانے سے بچنا۔[13] حضرت بریرہ رضی اللہُ عنہا سے حضرت عائشہ، حضرت ابنِ عباس، حضرت عروہ، عبد الملک بن مروان اور عبد اللہ بن مُحَیْرِیز نے احادیث روایت کی ہیں۔[14]

---

(1) تقریب التہذیب، 1/1346 ملتقطاً (2) مراٰۃ المناجیح، 5/63 (3) الاصابہ، 8/50 (4) تہذیب الاسماء واللغات، 2/600 (5) الاصابہ، 8/50 (6) مراٰۃ المناجیح، 5/63 (7) وہ غلام یا باندی جس سے اس کے آقا نے اس کی رضامندی سے مقرّر مال کی ادائیگی کے بدلے آزادی کا معاہدہ کیا ہوا ہو۔ (المختصر القدوری، ص308) (8) ارشاد الساری، 5/646 (9) تلقیح فھوم اھل الاثر، ص449 (10) مراٰۃ المناجیح، 3/47 (11) بخاری، 3/488، حدیث: 5279 (12) مراٰۃ المناجیح، 3/48 (13) معجم کبیر، 24/205، رقم: 526 ملتقطاً (14) معرفۃ الصحابہ لابی نعیم، 5/197۔

* شعبہ فیضانِ صحابیات وصالحات، المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)

Madani News of Dawat-e-Islami

دعوتِ اسلامی کی مَدَنی خبریں

مولانا عمر فیاض عطّاری مدنی*

پاکستان بھر میں 9 مقامات پر دستارِ فضیلت اجتماعات کا انعقاد

سال 2022ء میں فارغُ التحصیل ہونے والے 1234 مدنی علمائے کرام کی دستار بندی کی گئی

24 اکتوبر 2022ء کو دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام پاکستان بھر میں 9 مقامات پر "دستارِ فضیلت اجتماعات" کا انعقاد کیا گیا جن میں درسِ نظامی (عالم کورس) مکمل کرنے والے مدنی علمائے کرام، ان کے سرپرستوں اور دیگر عاشقانِ رسول نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ دستار بندی کی مرکزی تقریب عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہوئی جس کے آغاز میں استاذُ الحدیث مفتی محمد حسان عطّاری مدنی نے سنتوں بھرا بیان فرماتے ہوئے علمِ دین سیکھنے سکھانے کے فضائل بیان کئے جس کے بعد شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے فارغ التحصیل ہونے والے مدنی اسلامی بھائیوں کی تربیت کی اور انہیں مبارک باد پیش کرتے ہوئے دین کی خوب خدمت کرنے کی ترغیب دلائی۔ اختتام پر دستار بندی کا سلسلہ ہوا جس میں جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت مولانا حاجی عبید رضا عطّاری مدنی مُدَّ ظِلُّہُ العالی، مفتیانِ کرام، اساتذۂ کرام، نگرانِ پاکستان مشاورت حاجی محمد شاہد عطّاری اور اراکینِ شوریٰ نے فارغُ التحصیل ہونے والے علمائے کرام کے سروں پر دستار سجائی اور انہیں دعاؤں سے نوازا۔ واضح رہے کہ سال 2022ء میں فارغ التحصیل ہونے والے طلبہ میں 1133 درسِ نظامی کے، 75 تخصص فی الفقہ کے، 20 تخصص فی الحدیث کے اور 6 تخصص فی الاقتصادیات کے اسلامی بھائی شامل تھے۔

جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت مولانا حاجی عبید رضا عطّاری مدنی کا دورۂ بنگلہ دیش

اجتماعات میں بیانات، جلوسِ میلاد اور مدنی مشوروں میں شرکت سمیت دیگر مصروفیات شیڈول کا حصہ رہیں

جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت، شہزادۂ عطّار مولانا حاجی عبید رضا عطّاری مدنی مُدَّ ظِلُّہُ العالی 06 اکتوبر 2022ء کو دینی کاموں اور خصوصی طور پر اجتماعِ میلاد میں شرکت کرنے کے لئے کراچی ایئرپورٹ سے روانہ ہو کر بنگلہ دیش کے شہر ڈھاکہ پہنچے۔ جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے بنگلہ دیش کے مختلف شہروں (چٹاگانگ کے مقامی کمیونٹی ہال، چٹاگانگ کی جمیعۃ الفلاح مسجد، A.G.B گراؤنڈ، مدنی مرکز فیضانِ مدینہ ڈھاکہ، ریلوے گراؤنڈ سیدپور، سیدپور نیلفماری، میرپور کے مقامی کمیونٹی ہال، ہوبی گنج عید گاہ گراؤنڈ، اسکول گراؤنڈ کومیلا) میں منعقد ہونے والی محافلِ میلاد اور سنّتوں بھرے اجتماعات میں بیانات کئے۔ اس کے علاوہ جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت نے چٹاگانگ میں علمائے کرام سے ملاقاتیں کیں اور چٹاگانگ میں حضرت امانت شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضری دی جہاں فاتحہ خوانی اور ایصالِ ثواب کا سلسلہ ہوا۔ دورانِ شیڈول جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت نے 12 ربیعُ الاوّل کو

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز، کراچی

بنگلہ دیش میں دعوتِ اسلامی کے مرکزی جلوس میں شرکت کی اور عاشقانِ رسول کے ساتھ ”مرحبا یا مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم“ کے نعرے لگائے۔

یونیورسٹی آف سندھ جامشورو میں اجتماعِ میلاد کا انعقاد

نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطّاری مُدَّ ظِلُّہُ العالی نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا

13 اکتوبر 2022ء کو یونیورسٹی آف سندھ جامشورو کے آڈیٹوریم میں اجتماعِ میلاد کا انعقاد کیا گیا جس میں نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطّاری مُدَّ ظِلُّہُ العالی نے سیرتِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے موضوع پر سنّتوں بھرا بیان فرمایا۔ اجتماعِ میلاد میں یونیورسٹی آف سندھ کے وائس چانسلر ڈاکٹر محمد صدیق، پروفیسر ڈاکٹر محمد صاحبداد سکندری، ڈائریکٹر انسٹیٹیوٹ آف لینگویجز (عربی و فارسی) اور دیگر پروفیسرز سمیت اسٹوڈنٹس اور مقامی افراد و شخصیات نے شرکت کی۔ اس موقع پر اراکینِ شوریٰ حاجی محمد اطہر عطّاری اور حاجی قاری ایاز عطّاری بھی موجود تھے۔ اجتماعِ میلاد میں بیان کرتے ہوئے نگرانِ شوریٰ نے فرمایا کہ جب اسٹوڈنٹس تعلیمی اداروں سے اللہ پاک اور اس کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت اور دین کا دُرست سبق لے کر جائیں گے تو یہ جہاں پر بھی ہوں گے مظلوم کی مدد کریں گے اور رشوت کے سدِّباب کی کوشش کریں گے۔ آخر میں یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے نگرانِ شوریٰ کو یادگاری شیلڈ کا تحفہ پیش کیا جبکہ نگرانِ شوریٰ نے وائس چانسلر کو مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”سیرتِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم“ تحفے میں دی۔

سندھ ایگریکلچر یونیورسٹی ٹنڈو جام سندھ میں اجتماعِ میلاد کا انعقاد

نگرانِ شوریٰ نے سنتوں بھرا بیان فرمایا

شعبۂ تعلیم دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام 19 اکتوبر 2022ء کو سندھ ایگریکلچر یونیورسٹی ٹنڈو جام سندھ میں جشنِ ولادتِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سلسلے میں اجتماعِ میلاد کا انعقاد کیا گیا جس میں پروفیسر ڈاکٹر عبدالمبین لودھی، ڈائریکٹر اسپورٹس انوار احمد خانزادہ سمیت ٹیچرز، اسٹوڈنٹس، مقامی افراد، رُکنِ شوریٰ حاجی قاری ایاز عطّاری، شعبہ تعلیم کے نگران عبدُالوہاب عطّاری اور دیگر ذمّہ داران نے شرکت کی۔ اجتماع میں نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطّاری مُدَّ ظِلُّہُ العالی نے سنّتوں بھرا بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ انسان کی کامیابی صرف تعلیم سے نہیں بلکہ کردار سے ممکن ہے، لہٰذا اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرتِ مبارکہ پر عمل پیرا ہوکر کامیابی حاصل کی جاسکتی ہے۔ نگرانِ شوریٰ نے وقت کی قدر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جس نے وقت کی قدر کی وقت اُسے قدر والا بنا دیتا ہے اور جس نے وقت کو ضائع کیا وقت اُسے ضائع کر دیتا ہے۔

مدرسۃُ المدینہ بالغان کی جانب سے ختمِ قراٰن کے سلسلے میں ملک و بیرونِ ملک سنّتوں بھرے اجتماعات کا انعقاد

نگرانِ شوریٰ نے عالمی مدنی مرکز میں سنّتوں بھرا بیان فرمایا

16 اکتوبر 2022ء کو دعوتِ اسلامی کے شعبہ مدرسۃُ المدینہ بالغان کے زیرِ اہتمام عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ”ختمِ قراٰن“ کے سلسلے میں سنّتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں قراٰنِ کریم پڑھانے والے معلمین اور عاشقانِ رسول کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطّاری مُدَّ ظِلُّہُ العالی نے ”قراٰنِ کریم پڑھنے، سمجھنے اور اس کا عامل بننے“ کے موضوع پر سنّتوں بھرا بیان کیا اور شرکا کو مدرسۃُ المدینہ بالغان کی اہمیت بیان کی۔ یہ اجتماع مدنی چینل کے ذریعے ملک و بیرونِ ملک سینکڑوں مقامات پر اجتماعی طور پر براہِ راست دیکھنے کا سلسلہ ہوا جن میں مدرسۃُ المدینہ بالغان میں پڑھنے پڑھانے والے عاشقانِ رسول کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ آخر میں مدرسۃُ المدینہ بالغان میں ناظرہ قراٰنِ پاک مکمل کرنے والے اسلامی بھائیوں کو سرٹیفکیٹ بھی دیئے گئے۔

فیضانِ مدینہ حیدر آباد میں ذمّہ داران کا سنّتوں بھرا اجتماع

نگرانِ شوریٰ کا خصوصی بیان

19 اکتوبر 2022ء کو دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن حیدرآباد میں ذمّہ دارانِ دعوتِ اسلامی کا سنّتوں بھرا اجتماع منعقد ہوا جس میں رُکنِ شوریٰ حاجی قاری ایاز عطّاری، شعبہ جات کے ذمّہ داران، جامعۃُ المدینہ کے طلبہ و اساتذۂ کرام اور مقامی عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا حاجی محمد عمران عطّاری مُدَّ ظِلُّہُ العالی نے ”اصلاحِ اُمّت“ کے موضوع پر سنّتوں بھرا بیان کیا نیز شرکا کو نمازوں کا اہتمام کرنے اور دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں میں عملی طور پر شامل ہونے کا ذہن دیا۔ اجتماع کے اختتام پر صلوٰۃ و سلام، دعا اور ملاقات کا سلسلہ بھی ہوا۔

گورنر ہاؤس سندھ کراچی میں محفلِ میلاد کا انعقاد

ترجمانِ دعوتِ اسلامی مولانا حاجی عبد الحبیب عطّاری کا خصوصی بیان

18اکتوبر2022ء کو گورنر ہاؤس سندھ کراچی میں جشنِ ولادت کے سلسلے میں عظیم الشان اجتماعِ میلاد کا انعقاد کیا گیا جس میں وزیرِ اعلیٰ سندھ سیّد مراد علی شاہ، گورنر سندھ کامران ٹیسوری، حکومتی عہدیداران و افسران سمیت سیلانی ویلفیئر کے چیئرمین مولانا بشیر فاروق قادری صاحب اور ذمّہ دارانِ دعوتِ اسلامی نے شرکت کی۔ محفل کا آغاز تلاوتِ قراٰنِ پاک اور نعتِ رسولِ مقبول سے کیا گیا جس کے بعد دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن و ترجمانِ دعوتِ اسلامی مولانا حاجی عبد الحبیب عطّاری نے ”آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تمام جہانوں کے لئے رحمت ہیں“ کے موضوع پر سنّتوں بھرا بیان کیا اور شرکائے محفل کو حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرت کے مطابق زندگی گزارنے کی ترغیب دلائی۔ آخر میں مولانا بشیر فاروق قادری صاحب نے دعا کروائی اور صلوٰۃ و سلام پر محفل کا اختتام ہوا۔

سندھ ہائی کورٹ کراچی میں اجتماعِ میلاد کا انعقاد

ترجمانِ دعوتِ اسلامی حاجی عبد الحبیب عطّاری نے بیان کیا

19اکتوبر2022ء کو دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام سندھ ہائی کورٹ کراچی میں جشنِ ولادت کے سلسلے میں اجتماعِ میلاد کا انعقاد کیا گیا جس میں جسٹس احمد علی سمیت دیگر ججز، وُکلا حضرات اور مختلف شخصیات و عہدیداران نے شرکت کی۔ محفل کا آغاز تلاوتِ قراٰنِ پاک اور نعتِ رسول سے کیا گیا جس کے بعد رُکنِ شوریٰ مولانا حاجی عبدُ الحبیب عطّاری نے ”اسلام میں عدل و انصاف کی اہمیت“ کے موضوع پر سنّتوں بھرا بیان کیا اور شرکائے محفل کو رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرت کے مطابق زندگی گزارنے کی ترغیب دلائی۔ آخر میں رُکنِ شوریٰ حاجی مولانا عبدُ الحبیب عطّاری نے جسٹس احمد علی کو ترجمۂ قراٰن ”کنزُ العرفان“ کا تحفہ پیش کیا۔

چیچنیا کے مفتیِ اعظم شیخ محمد صالح صلاحُ الدّین مجییف سے دعوتِ اسلامی کے وفد کی ملاقات

نگرانِ شوریٰ نے دعوتِ اسلامی کی دینی خدمات کا تعارف پیش کیا

21اکتوبر2022ء کو دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا حاجی محمد عمران عطّاری اور رکنِ شوریٰ مولانا حاجی عبد الحبیب عطّاری نے وفد کے ہمراہ چیچنیا کے مفتیِ اعظم شیخ محمد صالح صلاحُ الدّین مجییف سے ملاقات کی۔ معلومات کے مطابق نگرانِ شوریٰ حاجی محمد عمران عطّاری نے دورانِ ملاقات مفتی صاحب کو دعوتِ اسلامی کی دینی خدمات کا تعارف پیش کیا جس پر مفتی صاحب نے دعوتِ اسلامی کی ترقی اور امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ کی درازیِ عمر بالخیر کیلئے دعا فرمائی۔ علاوہ ازیں رکنِ شوریٰ مولانا حاجی عبد الحبیب عطّاری نے مفتی شیخ محمد صالح صلاحُ الدّین مجییف کو دعوتِ اسلامی کے تعارف پر عربی رسالہ تحفے میں پیش کیا۔ اس موقع پر دعوتِ اسلامی کے ترکی کے ذمہ دار محمد شہاب عطّاری اور عربی مبلغ دعوتِ اسلامی مولانا بلال عطّاری مدنی بھی موجود تھے۔ اس دورے کے حوالے سے مولانا حاجی عبد الحبیب عطّاری کا کہنا تھا کہ چیچنیا میں تقریباً 15لاکھ آبادی ہے جن میں اکثر لوگ مسلمان، عاشقانِ رسول اور باشرع ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ چیچنیا میں دعوتِ اسلامی کے وفد کی بڑی عزت افزائی ہوئی، جب ہم جمعہ کی نماز کے لئے مسجد گئے تو ہزاروں نمازی موجود تھے، مسجد کے امام صاحب اور انتظامیہ نے نگرانِ شوریٰ کو جمعہ کی امامت کی درخواست کی جس پر نگران شوریٰ نے امام صاحب سے ہی جمعہ پڑھانے کی عرض کی، تاہم دعائے ثانی نگرانِ شوریٰ نے کروائی۔ مفتی صاحب سے ملاقات کے بعد نگرانِ شوریٰ اور رکنِ شوریٰ حاجی عبد الحبیب عطّاری وفد کے ہمراہ چیچنیا میں موجود یورپ کی سب سے بڑی مسجد جو حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک نام پر بنائی گئی ہے ”مسجدِ نبی محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم“ اس مسجد میں بھی حاضر ہوئے۔

فیضانِ مدینہ کراچی میں شیخ فواز الطباع الحسنی، شیخ عمر العوضات اور شیخ عبد الرحیم کی آمد

شیوخ کو مختلف ڈیپارٹمنٹس کا دورہ کروایا گیا

عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں اردن (Jordan) کے شیخ فواز الطباع الحسنی حفظہُ اللہ اور شیخ عمر العوضات حفظہُ اللہ جبکہ صومالیہ کے شیخ عبد الرحیم حفظہُ اللہ کی آمد ہوئی۔ شیخ صاحبان نے فیضانِ مدینہ میں قائم المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، مدنی چینل، ٹرانسلیشن ڈیپارٹمنٹ، عربی ڈیپارٹ سمیت دیگر شعبہ جات کا وزٹ کیا۔ عربی ڈیپارٹ کے ذمّہ دار اسلامی بھائی نے انہیں دعوتِ اسلامی کے تحت دنیا بھر میں ہونے والی دینی و فلاحی خدمات کے بارے میں بریفنگ دی اور مکتبۃُ المدینہ العربیہ کی کتابوں کا تعارف پیش کیا۔

جُمادَی الاُخریٰ کے چند اہم واقعات

پہلی جمادی الاُخریٰ 1102ھ یومِ وصال
سلطانُ العارفین، حضرت سخی سلطان باہُو سروری قادری رحمۃ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ جمادی الاخریٰ 1438ھ
اور المدینۃُ العلمیہ کا رِسالہ ”فیضانِ سلطان باہو“ پڑھئے۔

5 جمادی الاُخریٰ 672ھ یومِ عرس
صوفیِ باصفا، حضرت مولانا جلالُ الدّین محمد بن محمد رومی رحمۃ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ جمادی الاُخریٰ 1438 اور 1439ھ پڑھئے۔

7 جمادی الاُخریٰ 1403ھ یومِ وصال
حضرت علّامہ مولانا قاری مصلحُ الدین صدیقی قادری رحمۃ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ جمادی الاُخریٰ 1439ھ پڑھئے۔

8 جمادی الاُخریٰ 4ھ یومِ وصال
صحابیِ رسول، حضرت سیّدُنا ابو سَلَمہ عبدُ اللہ بن عبدُ الاَسد رضی اللہ عنہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ جمادی الاُخریٰ 1438 اور 1439ھ پڑھئے۔

9 جمادی الاُخریٰ 544ھ یومِ وصال
حضرت علّامہ امام قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ جمادی الاُخریٰ 1438ھ پڑھئے۔

14 جمادی الاُخریٰ 189ھ یومِ وصال
شاگردِ امامِ اعظم، حضرت سیدنا امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ جمادی الاُخریٰ 1439 اور 1440ھ پڑھئے۔

14 جمادی الاُخریٰ 505ھ یومِ عرس
حجۃُ الاسلام، حضرت سیّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ جمادی الاخریٰ 1438 اور 1439ھ
اور المدینۃ العلمیہ کا رِسالہ ”فیضانِ امام غزالی“ پڑھئے۔

19 جمادی الاُخریٰ 1382ھ یومِ وصال
خلیفۂ اعلیٰ حضرت، حضرت مولانا محمد ظفرُ الدّین رضوی بہاری رحمۃ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ جمادی الاخریٰ 1438ھ پڑھئے۔

22 جمادی الاُخریٰ 13ھ یومِ عرس
مسلمانوں کے پہلے خلیفہ، حضرت سیّدُنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ جمادی الاُخریٰ 1438 تا 1443ھ
اور المدینۃُ العلمیہ کی کتاب ”فیضانِ صدیقِ اکبر“ پڑھئے۔

24 جمادی الاُخریٰ 1375ھ یومِ وصال
تاج العلماء، حضرت سیّد شاہ اولادِ رسول محمد میاں مارہروی رحمۃ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ جمادی الاُخریٰ 1438ھ پڑھئے۔

27 جمادی الاُخریٰ 1424ھ یومِ وصال
شیخُ الحدیث والتفسیر حضرت علّامہ مفتی محمد عبدُ القیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ جمادی الاُخریٰ 1438 اور جنوری 2022 پڑھئے۔

جمادی الاُخریٰ 36ھ شہادتِ مبارکہ
حضرت طلحہ بن عُبیدُ اللہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما
مزید معلومات کے لئے
المدینۃُ العلمیہ کے یہ 2 رِسالے ”حضرت سیّدُنا طلحہ بن عُبیدُ اللہ“
اور ”حضرت سیّدُنا زُبیر بن عوّام“ پڑھئے۔

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net اور موبائل ایپلی کیشن پر موجود ہیں۔

جگر کی حفاظت کیجئے

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

کئی لوگ رات کو دیر سے گھر پہنچتے، کھاپی کر فارغ ہوتے ہی کچھ دیر چلنے پھرنے کے بجائے فوراً ہی بستر پر لیٹ جاتے ہیں، طبّی اعتبار سے ان کی یہ عادت ان کے لئے نقصان کا باعث ہے، اس سے پیٹ پھولتا، کولیسٹرول بڑھتا، شوگر پرابلم ہوجاتا، جسم کے مختلف حصوں میں درد ہوتا، وزن بڑھتا، کمر کی ہڈی میں تکلیف پیدا ہوتی اور نہ جانے کیا کیا بیماریاں جسم میں داخل ہوجاتی ہیں۔ وَزن بڑھانے میں مذکورہ بے احتیاطی کے ساتھ ساتھ یہ چیزیں مٹھاس، میدہ اور جمنے والی چکناہٹ جس میں چربی، گھی اور بعض تیل بھی شامل ہیں۔ ان کے زیادہ استعمال نیز بیٹھ کر دیر تک لکھنے پڑھنے یا دفتری کام کرنے، پیدل چلنے کے بجائے صِرف اسکوٹر یا کار وغیرہ میں سفر کرنے، چارزانو یعنی چوکڑی مار کر بیٹھ کر کھانے، ٹیبل کرسی پر پاؤں لٹکا کر کھانے، کھانا زیادہ کھانے، زیادہ گرم کھانے، بدن کا وَزْن اکثر بائیں (یعنی Left) طرف ڈالنے مثلاً بیٹھے ہوئے یا کھانا کھاتے ہوئے بایاں (یعنی Left) ہاتھ زمین پر ٹیکنے، دیوار وغیرہ پر بائیں (یعنی Left) طرف سہارا لینے، پانی پی کر فوراً سو جانے کا بھی وزن بڑھانے میں بڑا دخل ہے۔ ایسوں کی ایک تعداد ہے جن کے جگر (Leaver) پر چربی ہوجاتی ہے حالانکہ بندہ جگر کے بل پر زندہ رہتا ہے، بے شک دِل بھی بدن کا اہم ترین حصہ ہے مگر جگر بھی کم اہم نہیں، ایسے افراد کو چاہئے کہ **پہلی فرصت میں اپنے کلیجے یعنی جگر کی خبر لیں** اور اس کا ٹیسٹ کروائیں، اور اگر کچھ نکل آئے تو مت گھبرائیں، کسی اچھے حکیم سے مشورہ کر کے روزانہ پابندی سے ایک کریلے کا جوس پئیں اور صبح صبح درمیانی رفتار سے ایک گھنٹا یا کم از کم پَون گھنٹا (یعنی 45 منٹ) پیدل چلیں، بلکہ تندرست ہو یا مریض جو پیدل چل سکتا ہو تو میری گزارش ہے کہ وہ چلے اور کچھ نہ کچھ وَرْزِش بھی کرے، اس سے جگر کی چربی پگھلے گی، ایک آدھ مہینا اس نسخے پر عمل کر کے آپ دوبارہ ٹیسٹ کروائیں گے تو اگر چربی ختم نہ بھی ہوئی ہوگی تو کمی ضرور آئی ہوگی اِن شآءَ اللہ الکریم، پھر اس نسخے پر عمل جاری رکھیں گے تو اِن شآءَ اللہ آپ کا جگر کلیئر ہوجائے گا۔ لیکن یہ یاد رکھئے کہ ”سَو دَوا کی اِک دوا پرہیز ہے۔“ لہٰذا ڈاکٹر آپ کو بولے اس سے پہلے میری بات مان لیجئے اور اپنی صحت کا اس لئے خیال رکھئے تاکہ بہتر طریقے سے عبادت کی جاسکے۔ نیز جن کا وَزْن بڑھا ہوا ہے ان کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”فیضانِ سنّت“ کے دو ابواب ”آدابِ طعام“، ”پیٹ کا قفلِ مدینہ“ اور رسالہ ”وَزْن کم کرنے کا طریقہ“ کا مطالعہ بہت ہی مفید ہے۔ اللہ پاک ہمیں ظاہری و باطنی بیماریوں سے نجات عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(نوٹ: یہ مضمون 4 اکتوبر 2022ء کو عشا کی نماز کے بعد ہونے والے مدنی مذاکرے (Ep:2093) اور فیضانِ سنّت کے باب ”پیٹ کا قفلِ مدینہ / بھوک کے فضائل“ کی مدد سے تیار کرنے کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ سے نوک پلک دُرست کروا کے پیش کیا گیا ہے۔)

ISBN 978-969-631-974-0
0125764

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net